

[illegible]

دیکھ کر نابھان مہدی سے کہو بیٹھے جھکا رتے ہیں مروئی	جل گئے دارشانِ سیفانی دین کے دشمن کا خانہ خراب	حق میں آلِ نبی کے منبر پر جسبی اسلام کی ہے دیر خراب
--	---	--

برجگر گوشت رسول پر اب
مہند کی رسم پر مین قربانی
انکی شادی ہی شرک عظیم
دل میں سب کفر و شرک پہانی
حق کی طاعت کو جاننا دشوار
آپ کہلانا صائم ٹھانے
شنا و جیلان کے امر سے بزار
نہیں پہانی ہی وضع ایمانی
خارجی کا ساید و سب بغض
رکھنا عشق کلام رہتا ہے
ذکر اور فکر اس قدر کرنا
بے حجاب نہ رہنا نور ہے
سب کو مصحف سنانا اور شد
گہر سے لے کے تابہ نظر آئے
اور امرا جو دشمن اسلام
ہائو جنگی بہادر سی خانی
کو بھی خلی جمال ملائے

ظالموں کی ہی تیز دزدانی
جمع ہو یہ فرقہ فرقہ کش
پیرا و نہیں کیا غم مسلمانی
نام عبد الباقی سلام علی
غیر کو پوجنا باسانی
دین میں کوڑی خرچ ہو تو
نام کیا ہے غلام جیلانی
انکاس قول فعل اور نظیر
رافضی کیسی تہمتیں لانی
ذکر اسد پاک کا ہر دم
کہ ہو تحصیل حب ایمانی
شرک بدعت کو توڑ کر شرک
خواہ ایرانی ہو کہ تودائی
بچنا پیر و فقیر و ملا سے
دین کے گہر کی اونٹ سے ویرا
اون پر مرتبہ میں شیخ اور
نیت ملا تو اور ملائی

چہ مگر خوار سید الشہداء
کی عیب میں کی پریشانی
بجیب سے لا الہ الا اللہ
کام و بچو تو ساری شیطانی
مال کی صرف شرک بدعت میں
کہنا لا تشر فخر اہم جو خانی
ہو و نہیں سنت رسول پیغمبر
ہی سراپا فریب شیطانی
ہی طریق اتباع مصطفوی
نقش دل کرنا و عظ و قرآنی
پہاؤ کر ہر حجاب ظلمت کو
کونے تر مہیج دین تھا ہے
دین پر کرنا خلق کی دعوت
کہ یہ تمہوں میں آفت جانے
انکی دولت میں ہر مخالف کی
کیا کہوں انکی در شہ خانی
جو علما کہ ان بدعت پسند تھے

مجتہد اور طرفدار مین اور جو مشایخ و فقرا کہ انکے پیرو ولی مین انکا حال ان پر کہل گیا ہے
کہ کیسی کیسی جہلتا زبان کرتے مین اور انجو مطلب کی وقت ملی کا باؤن کتے پر اور ہنم کی چال کر
پر جانی مین کسی کو ذواب کو منطق کی زور انکو رسی شراب کے سوا سب شراب مین حلال کر دیا انکے
حکم دیا کہ تیس روزہ رکھا نہیں جاتا تو روز دس روپیہ کفارہ دیا کہ اور روزہ مت رکھو کہ
وئے کہا جہر کے سفر مین بری حمت ہو و ہزار روپیہ کیسکو دیکر نیا تاجہ کر والو ایک ایک جسم مرگ
بجیب شاپے کے روزہ نماز ادا نہ ہونے کے سبب تہہ دن کی نماز ایک دم بڑھنے کی اجازت

کتابیات
دین کا کام کو
مہند کی رسم پر مین قربانی
انکی شادی ہی شرک عظیم
دل میں سب کفر و شرک پہانی
حق کی طاعت کو جاننا دشوار
آپ کہلانا صائم ٹھانے
شنا و جیلان کے امر سے بزار
نہیں پہانی ہی وضع ایمانی
خارجی کا ساید و سب بغض
رکھنا عشق کلام رہتا ہے
ذکر اور فکر اس قدر کرنا
بے حجاب نہ رہنا نور ہے
سب کو مصحف سنانا اور شد
گہر سے لے کے تابہ نظر آئے
اور امرا جو دشمن اسلام
ہائو جنگی بہادر سی خانی
کو بھی خلی جمال ملائے
مجتہد اور طرفدار مین اور جو مشایخ و فقرا کہ انکے پیرو ولی مین انکا حال ان پر کہل گیا ہے
کہ کیسی کیسی جہلتا زبان کرتے مین اور انجو مطلب کی وقت ملی کا باؤن کتے پر اور ہنم کی چال کر
پر جانی مین کسی کو ذواب کو منطق کی زور انکو رسی شراب کے سوا سب شراب مین حلال کر دیا انکے
حکم دیا کہ تیس روزہ رکھا نہیں جاتا تو روز دس روپیہ کفارہ دیا کہ اور روزہ مت رکھو کہ
وئے کہا جہر کے سفر مین بری حمت ہو و ہزار روپیہ کیسکو دیکر نیا تاجہ کر والو ایک ایک جسم مرگ
بجیب شاپے کے روزہ نماز ادا نہ ہونے کے سبب تہہ دن کی نماز ایک دم بڑھنے کی اجازت

ائمہ ربیبیہ پر کہ حضرت پیر کی لیا ربوبین کو کہانے کی بڑی کو کہتے تھے کھجکھار لی قبر پر لار کہا تو
 موقوف ہوا اور حضرت عذر رائیل کو طاعن ہار کر روحان کی ذمیل جن میں لی سولہ لکھ دینے دی جو
 عزرائیل نے خدا سے فریاد کی تو جواب ملا کہ تو نے اس کی صحبت کی وہ چاہے تو سب مردوں کو جلا کر مینا
 مقدسہ میں کچھ کہہ نہیں سکتا اور حضرت پیر نے ایک کھجکھار جن میں اولاد کی دعا کی جواب پایا کہ اس کی نصیب
 کچھ نہیں ہے سنتی ہی جذبہ میں اگر فرمائے گئے کہ تو نہیں دیتا تو میں نے اسے سات بیٹے دیئے
 قادر میں ہی قادر تو نے زندیا میں نے دیا اور حضرت پیر کے ایک مرید پر عذاب قبر موجود تھا حضرت
 منکر نکیر کو لاشی ہو نامک یا انہوں نے اللہ تعالیٰ سے فریاد کی تو حکم ہوا کہ وہ فرخ کے شعلوں سے اسے ڈرا
 جب شعلے آئے حضرت نے غصے کی نظر کی تو فرشتوں کے پر مل گئے ایک ماری نفیر نے کین کا پناہ
 کین سے نکالا ایک شاخ موسیٰ سہاگ کے نفیر نے آسمان کی طرف جو تاپہنیک کر پانی برسانے کی رو
 معبر تھا ایک شاخ سگ ست کنی کے بچہ کو سامنے رکھ کر ناز پڑھتا اور تلاوت اللہ تعالیٰ کرتا
 الکلب کی سب تانا ایک شانیوں کے پیر نے خجی اور نراج کی مزدوری کو پاک حلال کہا کہ باور
 یہ بائیان اپنی آبرو بچ کر بیسی میں اور نراج تو محنت ہے اور شرع والے زمانہ نا تو جہ میں حرام دینا
 اور جہیز کسی اضیٰ خجی دینا والا رضی بہر نجات قبول ہو خجے گویا ہرے کے گہوڑا شاہد ہو تو
 عند اللہ نراج جو حرام نہیں لغو باللہ من شرار العلماء والاحبار والہشاک یہ علماء و فقہاء
 بدعت بلند و کچھ تہجد پیر میں یہ حضرات بدعت بلند کی سبب و صلح کل کے مذہب کے باعث سنت حرام
 ہی رہی بلکہ انکے جمہور و اجماع سے کوئی انکو شریعت کا منکر بانہوت کا دعویٰ کر نہوالا یا جہیز کے
 کہنیو الا با مسئلہ بدلتی والا با حلال کو حرام اور حرام کو حلال کہنے کے سبب کا فرار اضیٰ یا با جہی یا
 بد مذہب یا منکر امت یا مذہب بنائو الا نہیں کہنا اور نہ کہنا بلکہ یہ لوک ہزاروں تادیلوں سے انکی عیب
 و نام نہی دیکھیں گے اور توحید و سنت پر چلنے یا جلاز و النور غریب و بے وسیلہ جانکر و با کیسے
 آفرین شاہنشاہ بن قصبہ حق ناشناسی رو تو حدیث خدا سے شراب وین کو دیندار بے وسیلہ نہیں
 ہے احکم الحاکمین اور سید المرسلین میں اسکی انتقام سے خوف کریں اور حضرت کی روح مبارک سے شراب وین
 یہ لوگ فقط جالوٹن عالم بنے کو مرتے نہیں اور رہا کہو کہ جو انکا تہذیب و دینی کی کتاب بنا کر مال و
 اسانے پڑھتے ہیں یا ایہا الکفر کہ واحد مد نہ ہر کہ فی مکان دھڑکے فین الیٰ رضد حمہ

کتاب سنت کی پیروی پہلی ضروری چیز ہے کہ صحابہ و تابعین معتمدین و ائمہ کرام و اولیاء و اشدک
یہی طریقہ اور عقیدہ تھا اور اب بھی اکثر علماء عرب و ہند و سندھ و بخارا و کامل و سندھ و بخارا
اجماع اسی بات پر سچے عجب کہ بعض لوگوں کو آیات و احادیث کی سند بناؤ تو کہتے ہیں کہ فقہ کی
سند بناؤ کہ قرآن و حدیث کی سمجھ نہیں ہے جو جب فقہ کی سند بناؤ تو دلائل عقلی و تاویلات رکھ کر
ایک باطل کیا جاتی ہیں اب کوئی دوسری دلیل کہاں سے لایا وی کہ انکو بناؤ انہوں نے علم منطق سے
اخذ کیا ہے کہ منطقی نظریوں سے حق کو باطل اور باطل کو حق کہیں غرض نفسانیت و حسد و بعض کے غلو
سے ہر صحیح بات کو باطل کرنا واجب جانتی ہیں غرض انہی یہ ہے کہ اپنی بات سجادہ و روحانی لوگوں
بات کوئی ہر نہاے لیکن یوں میں غلطی تو مضائقہ نہیں پرواہی ٹہرا کر نانا اس نقل کے مطابق
ایک بکر کی بچہ پر اسامو کرندی پر گیا و ان دیکھا کہ بیٹھ یا پانی پی رہا ہے یہ غریب و رجا کر بیٹھے
کی طرف پانی پینے لگا بیٹھنے بد ذات و دیکھا سو اسے کہا جائے گا اراد کیا سو گھر کر بولا کیوں
پانی گندہ لا کر والا دینی عاجزی سے کہا کہ اچھو دیکھ کر میں اسے پانی بچہ کی طرف اگر پانی چیتا آجکا
اور پانی میلا نہو پہلا بچہ کی طرف سے میلا پانی اور پھر کی طرف سے جاو گیا بولا بچہ ادب نہ ہو کر
کرتا ہی تو نے مجھے گالیاں ہی دے ہیں اس میں کینے پوچھا کہ لاچہ یہی ہوئے اوسے کہا خود
میرے چاہے میں نہ کی ہو تب بولا امی پر شومی کرتا ہے اب تو نہیں تیرے باپ سے دسی ہوئی اوسے
کہا قبلہ کہا جانا ہو تو یوں نہیں کہا جاتی الزام رکھ کر کہا نا کیا ضروری نقل ایک بکر کی
بچہ کتا لیکر بننے نے یہ بیان اوسے پاس کہول کے پوچھا کہ تیرا میرا کچھ دین لیں نہیں تو نے کتے
سے میرا مال لیا گئے نے کہا ہوں بنیا پو لا ہوں سے لا جا رہوں پو کہا نے پنی میں تیرا نام نہیں
ان گرگان معنوی کے ناحق بدنام کرنے سے اور رگان دنیوی کی تو ہوں سے لا جا رہی ہیں نہیں تو
انکے پاس وہابی کہنے کی کوئی دلیل معقول نہیں ہے طرف تر یہ ہے کہ جابل تر سویر سون بلکہ فریون
کے کٹر و ہوں دہون عجب ہند جی ہے کہ لنگر سے چرخے گنگے ٹوے دن مرید جنکو نہ مسکند
کی گت نہ تحریر کی قدرت نہ تفریر کے طاقت نہ شے بچنے کی قوت نہ بائبل قابلیت نہ علما کی مجلس کی کیا
سو دسی ہی ہنی مقدون میں در اختیار تہ پاؤں جیٹھنے لگے کان کان عو عو سے ناحق
مغز تراشی کرنے میں جہنمہ میں آتا ہی سہکتے ہیں کوئی کہتا ہے کہ حضرت پریر جان محمد

[illegible]

کلاں ٹھہرائے ہیں اور فرمایا علیہ السلام نے جو مشہور کر رہی مسلمان عرب کا کہ حبیب را کرسی سکو ناحق
 تو حبیب را کر گیا اوسکو امد تھا اوسی حبیب آتش و دوزخ میں قیامت کے دن روایت کیا ایک چھٹی نے
 شعب لا یمان میں ابی ذر رضی اور فرمایا علیہ السلام نے کہ جو کہ کسی مسلمان کو حق میں وہ چیز کہ
 نہیں اوس میں تو شہر اور گیا اوسی اللہ تعالیٰ و دوزخ میں وہ دونوں کر گڑھی میں الفقیہ خدام محمد بن
 بشیر زادہ عبد الغفار عفی عنہ اور ہم تو نادان ہیں کہ سلف الون کی سنت ہمیں خود بخود ادا ہو
 ہے ویکھو اگلے حاشہ میں بایزید بطامی کو ان کر فیقہ سمیت لہی ہو کمالہ باذوالنون مصری
 طوق و زنجیر کر کے بغداد کی طرف ڈانٹا یا ابو سعید خزاز اور سہیل بن عبد اللہ اور شبلی اور
 سید احمد کبیر رفاعی اور امام ابو القاسم اور بخاری اور عبدالحق اور امام محمد غزالی اور شافعی
 عیاض اور ابو الحسن شافعی اور عبد اللہ بن بریر اور حضرت امام عظیم اور حکیم الہی شافعی اور شیخ
 اکبر صوفی سرمد اور بہت علماء و مقتدا اور اولیاء کو اسلام کے دعوے کر نیوالے حاشہ میں نے
 کسی کو کافر کہا کسی کو ملحد ٹھہرایا کسی کو زندیق لکھو رافضی کسی پر کچھ بیتان کر کے قتل و قید کروا دیا اور
 سچو انہیں دُڑی مروا شہید سے لکھو اٹھی اور حضرت مجدد الف ثانی کی سانہ بدعتوں کے کسی کسی نے انہیں
 کہیں کہ کلمے سے چارون مذہب کے مفتیہ سے بے بنیاد فتویٰ کے کفر کے لکھو اٹھی ان بزرگوں اور نیکو اس
 کچھ ذلت نہ ہوئی کیونکہ وہی مجبور اور مظلوم ہے جو اس در کا دہر بائے ہے
 موت یہاں عین زندگانی ہے ہم لوگ یہی تنہا ہی بدولت ان بزرگوں کے جیسے مجبور و مظلوم
 اور انہی غلاموں میں میں اسلامی ہیں یہی قید و اخرج سے کچھ ذلت نہیں بلکہ عین عزت ہو قید میں
 گرفتار ہو نیکی شرک بدعت میں انشاء اللہ نہ پرہیزنگے شہر سے نکالے جائینگے مگر سنت و جماعت سے
 نہ نکلینگے قیدی بنینگے پر بدعتی نہ ہونگے یہاں کی طوق و بٹری قبول ہو پر بٹری بٹری میں طوق
 نذر غیر اللہ وغیرہ کو نامقبول کیونکہ یہاں قید و طوق بٹری اور روزہ و سہوا گدشتی ہو و نامی
 قید و طوق و زنجیر ہمیشہ سخت دماندی ہے اَعَاذَنا اللہ مِنْ ذَٰلِكَ یُرید یونچ بہت کیا
 تو باقی جینیون پر بند کرو یا جینیون نے آب کو شکر کی امید پر بغیو کج کہنے کو نان کر جام شہادت
 بی لیا اوسکی طبع ظہران کی حکومت پر انکی نظر عاقبت کی سلطنت پر بھی سنی حسنی میں بدعتی یہی ہے
 میں ظالم اور حقانی کو گونگا و غلط نفسا بنو گونگا اسو اسطی پسند نہیں کہ حقانی کلام کی تاثیر سے غافل ہو

قال اللہ تعالیٰ فی حقہم لایعذبنا عبد الا احل وکلا یوثر فی حقہم وکلا یوثر فی حقہم
 قال اللہ تعالیٰ فی حقہم لایعذبنا عبد الا احل وکلا یوثر فی حقہم وکلا یوثر فی حقہم

ہو شیار ہو جاتی ہیں اور بڑے کاسون کے بازو آئے ہیں نیک کاموں کی طرف متوجہ ہوتے ہیں ہر گز نہ
کو نام رکھتے ہیں کہ انہوں نے کبھی نیک کاموں کی نصیحت کی اور بڑی کاموں کی مذمت نہیں کرتے
یہ کہنا اور نگو دشوار و گراں گذار تاج اپنی سرور بازاری کی طورے رشک کے مارے چند خدا
فراموش کو اٹھتے تھے بڑا کر اپنے ساتھ لئے تھیں لاشے چرنے میں اور ایذا رسانی کر دے پہلو
میں تاسد سے راہ پاتے ہوئے ناصحوں سے نفرت کر کے پہرہ مارے ہی مستند میں اور جو جنگلوں کو عوام
کی رسم و عادت کی خلاف باتوں کو منع کرنے میں یہ لوگ ان لفظوں کو کلمہ کفر ٹھہرا کر وہی تباہی مچتے
میں تاحالی لوگ ابن الغرض فقہ کے نقابچی و ستون اور دشمنوں کے ہاتھ سے تنگ ہو رہے ہیں اور
حاکم کو دہائی کا معنادار بھی باز فتوری بھیجا کر غیر واقعی باتوں کی نمک مرچے لگا کر فساد ہی مچ رہے
ہیں اگر کہیں ٹہرنے پا رہے ہیں سجان امتدان پیر بابا العون کے مجھے بہن میں آیت شریفہ اَرْضِ اللہ
وَأَسِعِدْ شَائِدَ لَاسِوْنِیْنِ پڑھا اسپر جابلو کے خیر خواہ بہتان کرنے میں کہ یہ دہائی فرار کے معنی
اٹھ کر ہے میں اور ٹکھو ہکاتے ہیں وہی نادان اور غشی جتہ و دستار پر انگریج کہنے والے جانی پڑ
اور اوپر ہی پھیل پڑنے میں خبر کچے لوگ اون خناسوں کے پچھنے چپے طعندار با تو غیر فریب
کہا جاوین یا غشی و بکسوں کے ڈرو پختے ہو کر انھی سے گانے لگیں حق خدا اور رسول کا کیا بگڑا اور
نصیحت کرنے والوں کا کیا نقصان ہوا مرد و شاگرد اگر ہو گئے تو پیر و شاد کا کیا بگڑا اسبابا نذر
اول ہی سے نہ لیتی توجہ مفرغی رہا ان میں غلغلہ کیا حق کو جٹا اور حضرت کے منافی ہر گز صحابہ
اور اہلسنت کے رافضی خارجی ہو گئے امامان کے کتنے بیدین ہل گئی لیکن خدا سچا ہے اور
حضرت کو کچھ نقصان نہوا لٹا انہیں کا نقصان ہوا سچی نصیحت نمانا اور سچی نصیحت کرنے والوں
پر جانا گو یہ قرآن و حدیث دفعہ ہی بلکہ خدا و رسول فقہاسی پر جانا ہی اسے بن چند دن کے گردوں
کا پر جانا ہی بہتر ہے خاشاک کم جہان پاک ناصح نے کہا نہ ہرٹ کہا تو پھر کسی نے عند کسی کہا لیا تو
نصیحت کرنے والی کا کیا گیا مثنوی ایک دنیا کوئی اندھی کا تہا یا ربط تہاد و نوین باہر مینا
باری بکباری ہوئی وہی ہم سفر ایکجا اٹھا ہوا شب کو گذر تھی پڑانی فحی یک اندھ کو بکبار
کچھ سفر کرنے کے تھے اسکو آس یک بیکٹہ ورا گیا اور کاجوٹ ٹانہہ سے فحی گئی آندھ کے چوٹ
تھی نہ خواہش اسکی چند ان کو اسے بر لگا وہ ڈھونڈنے پر سو اسے ڈھونڈنا اسکو جو وہ ہر جا گیا

سانس کی بات میں یک آگیا خوب جو زنی پر اسکے غور کی جی میں سمجھا ہی میری جی اور کی
 اوسو اوس مچی کو اچھا چاکر بولا ایدل و سکامتا ارمان کر روشنی اتنی میں جو جب تک کی
 تپ پڑی آنکھوں پر اس کو یک بیک گھبرا کر وہ اٹھ بیکار مار تیری بات میں جی اسکو مار
 کو بولا میں غاگہا تا نہیں ان دون میں مطلقاً آتا نہیں پاگیا اید دست میں مطلب تیرا
 یعنی میں بن ہنسنا کہ رونے اٹھا کورتھا اس کنگو کے وہیاں میں سانس کا تھاپے اسکی ران میں
 زہر کارنگین اثر اسکو ہوا کاٹنے ہی اسکو وہ آندھما نو ہی کالی سانس کو مچی بخان
 تاز بان پہنچو نہ کچھ اسی ہر با ویکھ جان اور بوجہ کر آندھما زہر کو موت سمجھ کالی کامن
 بعضے ناہنجا رعبت محن اپنی منکر ہونے کی خجالت یہ بیکر مشائے میں کہ انکی بدنہی دیکھ کر ہم اسکو
 پھر گئی سبحان اللہ عقل کے آندھون چکی ہوٹوں کی یہ بیکر پیاوت شاید نہیں سنی کہ پیر کرنا پہچان کر
 ان کی مل فیض دین کے اسی ہی عادت ہو کہ پہلے آندھ سے کس طرح گر پڑے میں یہ پہچانے میں پہلی ہی
 جانکر حنا بنوں کے مرید یا شاگرد ہوتے تو کیوں پہچانا پڑتا مگر حقیقت تو یہ ہے کہ یہ لوگ بن الفرض
 اور اچھی طرح بخوبی واقف ہیں کہ یہ لوگ دیندار حق پرست سنی ہیں مگر انکی طرف رہی ہو گیا
 کا مزہ اور سب رام چوٹ جاتا ہی اور دوست آشناؤں سے بڑا ناگوار پڑتا ہے تبھکے پلاؤ کے
 پانچ آنے نوشکی روشنی شب برات کی تھولی چپاتی اور فاختہ دینے کے پانچ پیسے اور بہوانی کا
 بکر کاٹھو کے دو پیسے اور کارن بگا چوٹ جاتا ہی غرسن ملے میں جانا تاج و کچھنا موٹوف
 ہوتا ہی اور بڑی لوک دنیا دار جو پیرا دشا دے کے مخالف ہیں انکی گہر کے رستم رسومات کی کہانے ہاتھ
 جاتی ہیں سو بہت سوچ ساچھر سلطان نفس کی مشورت استاد و پیر کے حلق بنگر انکو و فانی کہنے
 لگے تا کہ گمان میں کہ یہ بڑے مسلمان ہیں کہ پیر و استاد و دوستوں کی مروت ہی نہیں کرتے دین کے
 حرارت کی سب پیر و استاد و دوستوں کو ہی چھوڑ دیتی ہیں یہ لوگ ظاہر پرستوں کے پاس ہندو
 ٹہری مگر دل تو جانتا ہی اور دیندار تو نائے مکر سو واقف ہی ہیں کیونکہ ملائے کو خواہ جلد نہ لائے
 پر سبن نہ یاد کرنے کے بہانے سے مارتا ہی تو ملا اور بچہ مارنے کا سبب جان لیتی ہیں یا سہی ان
 منکر و نکاح انکار دین کے سبب نہیں یہ سب بیدینی کی سب سے جو زند کو رہا اور خدا کی بناؤ خود
 شرک و کفر کے کام کرتے ہیں اور مسلمان کی بال برابر عیب کو پھاڑا برابر سمجھ کر شہود کرتے ہیں بلکہ

سانس کی بات میں یک آگیا خوب جو زنی پر اسکے غور کی جی میں سمجھا ہی میری جی اور کی
 اوسو اوس مچی کو اچھا چاکر بولا ایدل و سکامتا ارمان کر روشنی اتنی میں جو جب تک کی
 تپ پڑی آنکھوں پر اس کو یک بیک گھبرا کر وہ اٹھ بیکار مار تیری بات میں جی اسکو مار
 کو بولا میں غاگہا تا نہیں ان دون میں مطلقاً آتا نہیں پاگیا اید دست میں مطلب تیرا
 یعنی میں بن ہنسنا کہ رونے اٹھا کورتھا اس کنگو کے وہیاں میں سانس کا تھاپے اسکی ران میں
 زہر کارنگین اثر اسکو ہوا کاٹنے ہی اسکو وہ آندھما نو ہی کالی سانس کو مچی بخان
 تاز بان پہنچو نہ کچھ اسی ہر با ویکھ جان اور بوجہ کر آندھما زہر کو موت سمجھ کالی کامن
 بعضے ناہنجا رعبت محن اپنی منکر ہونے کی خجالت یہ بیکر مشائے میں کہ انکی بدنہی دیکھ کر ہم اسکو
 پھر گئی سبحان اللہ عقل کے آندھون چکی ہوٹوں کی یہ بیکر پیاوت شاید نہیں سنی کہ پیر کرنا پہچان کر
 ان کی مل فیض دین کے اسی ہی عادت ہو کہ پہلے آندھ سے کس طرح گر پڑے میں یہ پہچانے میں پہلی ہی
 جانکر حنا بنوں کے مرید یا شاگرد ہوتے تو کیوں پہچانا پڑتا مگر حقیقت تو یہ ہے کہ یہ لوگ بن الفرض
 اور اچھی طرح بخوبی واقف ہیں کہ یہ لوگ دیندار حق پرست سنی ہیں مگر انکی طرف رہی ہو گیا
 کا مزہ اور سب رام چوٹ جاتا ہی اور دوست آشناؤں سے بڑا ناگوار پڑتا ہے تبھکے پلاؤ کے
 پانچ آنے نوشکی روشنی شب برات کی تھولی چپاتی اور فاختہ دینے کے پانچ پیسے اور بہوانی کا
 بکر کاٹھو کے دو پیسے اور کارن بگا چوٹ جاتا ہی غرسن ملے میں جانا تاج و کچھنا موٹوف
 ہوتا ہی اور بڑی لوک دنیا دار جو پیرا دشا دے کے مخالف ہیں انکی گہر کے رستم رسومات کی کہانے ہاتھ
 جاتی ہیں سو بہت سوچ ساچھر سلطان نفس کی مشورت استاد و پیر کے حلق بنگر انکو و فانی کہنے
 لگے تا کہ گمان میں کہ یہ بڑے مسلمان ہیں کہ پیر و استاد و دوستوں کی مروت ہی نہیں کرتے دین کے
 حرارت کی سب پیر و استاد و دوستوں کو ہی چھوڑ دیتی ہیں یہ لوگ ظاہر پرستوں کے پاس ہندو
 ٹہری مگر دل تو جانتا ہی اور دیندار تو نائے مکر سو واقف ہی ہیں کیونکہ ملائے کو خواہ جلد نہ لائے
 پر سبن نہ یاد کرنے کے بہانے سے مارتا ہی تو ملا اور بچہ مارنے کا سبب جان لیتی ہیں یا سہی ان
 منکر و نکاح انکار دین کے سبب نہیں یہ سب بیدینی کی سب سے جو زند کو رہا اور خدا کی بناؤ خود
 شرک و کفر کے کام کرتے ہیں اور مسلمان کی بال برابر عیب کو پھاڑا برابر سمجھ کر شہود کرتے ہیں بلکہ

فریبی باتوں سے فکر و اندیشے میں پڑتے ہیں کہ خدا جانے کون سی جگہ پر یہ لوگ تو قرآن مجید بتائے
اور وعشے بھی سچ کہتے ہیں کہ اگلے لوگ نادان تہی پر کثرت کو دیکھتے ہیں جسطرف کثرت ہو اسطر
مندر کے گر پڑتے ہیں اتنا جانتے نہیں کہ اکثر جو ٹھہر کثرت کو کون کی رعیت ہوتی ہے اور سچے
ہوتے ہیں فوج علیہ السلام کثرت نر اسی پانڈا رتھی اور بت پرست کو کثرت شمار ایسی ہی ہر انبیا

تہوڑے ہی لوگ ہوا کرتے تھے حضرت امام حسینؑ کی طرف بہتر آدمی تھی عبد القدر بن زیاد کیساتھ
چالیس ہزار اور جو لوگ کہ جان چکے ہیں کہ یہ لوگ تحقیق میں سچے ہیں مگر بڑے بڑے لوگ جو ان کے
طرف نہیں ہیں تو بڑے لوگوں کی خوشامدیں اور ان کی شرارت کے خوف سے جان بوجہ کر باطل کی نظر
ہو جاتے ہیں بعضی دنوں طرف کو سنبھالتی ہیں مولانا روم فرماتے ہیں **تقدیرا خواہی ہم**
دنیا سی وین : این خیالت و محالست جنون مشغولے ایک صاحب کے قیلے دو تھو جان
ایک بڑی سیانہی انہوں میں کچھ باری باری ہوتی وہ ایک ہیں تاکہ ہو کوئی نہ اور میں سے اور اس
وہ چھتو دو جو روئے بس بڑے بال اثر ہی کی انہوں کے بس پر کے ساتھ بڑھ گیا وہ سو جا کے جب
نہیں میں غافل ہوں انکو پاکے بال اثر ہی میں جو ان کے تھو سیاہ انکو پیچی سے کرتے خواہ سخاہ
یعنے جب چاہیں گے سا کر سفید ہوگی جو رو دوسر کرنا اسید جانکر بوڑھا او بے ہوگی تنگ
راندن کرنے لگے گی اس جنگ کچھ غنیمت مجھ کو بت گنا یہ جو کہو تھی سو اسے مانگا یہ
رہتے جیہ دوسر جی کو گھر تہ غافل پاکے کرنی بہتر جتنی داڑھی میں سفید آئے تھے بال
موجہ سے لیتی وہ انکو نکال جی میں کہتی یہ سفیدی جاگی بہتر انہیں اساجی جب آگئی
یعنے وہ بڑی باڑی میں چلے ان کیا غضب میں کہاں روکھا انفرض و نوہی کرتی نہیں کام
ہو گئی اور کلام میں داڑھی تمام دین اور دنیا کی جو میں بائمال ہے یہوئی نقل نگین حسب حال
ہم یہ سچ لے دے دے غلام ہاتھ اوٹھا دیوہ و نوہنیں ہی ہو رہا ایک **✠ ✠**

یا نذو نیاسی کے ساری کام کر میں جو دنیا دار اور زمین نام کہ کام کر یا دین کا ایسا کہ بس
گروا پہلے کے دنیا کی مہوس اور جو دو نو نکار کہا تو خیال نہ نہ داڑھی کا بیچ کا ایک مال
حقیقت یہ ہے کہ جب تک ایک طرف کا نبو و سب ناک زندہ ارضیہ پانچا مسلمان نہ ہو منافق کہلا گیا
اور بعض جاہل ایسی منہ نہ زور میں کہ بیڈ ہر کچھ میں اور کتے میں دو نوں ہولو ہی جہنم میں جا رہے

از قاضی چو تاکہ شہزادے کو جو میرے اور میرے صحابہ کی چال پر چلے گا وہ جنتی ہو اور اوستی نہ
کے اکابر و حکماء بنائیں بتلا دیا کہ جو دین کی راہ درست کرے اور میرے حاکم کو
کو جو میرے بعد ہوگا اصلاح کرے آج یہاں انصاف کیجئے کہ دہنداروں کا اراہ
اور کوشش بھی ہو کہ توحید اعلیٰ اور سنت رسالت پناہی جاری ہو اور مخلوق پرست
کو راندن یہ خیال ہے کہ کسی عیسیٰ باپ و داد کی بوجہ میں غفلت پڑے انکو شب روز آقا
وہیل کی تلاش ہے کہ کہیں کوئی سند یا کوئی حیلہ شرک و بدعت کے کر کے واسطے لیا جائے

<p>بلور دستا و بزرگه لجاجت و نظم همه روایات قوسی و محکم است روزی و محشر پیش حق رسوا شوند اینکسانند صاحب عقل و کمال عقل بر آیات متشابه کنند انحیای بی عقل مجنون جانند هر روز را حکام حق ینبایان کنند</p>	<p>قول احسن خبر و آیه ناسخ است قول علما آنچه بنکوست است اینکسان از حق بدایت کرده است ریشائی بندگان و الجلال بر حدیث شیخ متشابه روند که هوای نفس را تابع شد بهر آن انصاف و ایستادند</p>	<p>نیز آیات و حدیث محکم است آن کسان علی بر بسم کل راه جنت و رجوان خود است و آنکه بر آیات متشوخ مانند عقل بر انصاف و ایستادند مال مردم از زو باطل خود بهر جاه و زر خوشامدند</p>
---	--	--

بجانب ناجی فرقہ اہل سنت و جماعت کا حضرت کو فرمانے سے وہی ٹھہرا جو حضرت وصیہ کلمہ کو
برسفقیم میں آبا بل انصاف سے داد و خواہی ہے کہ اس وقت حضرت اور انکے یار و نکلے طریقے
رو کون چلتا ہے اور اس طریقے پر لوگوں کو کون بلانے میں اور سنت کو رواج میں اور
برعت کے مشائے میں کون کوشش کرتے ہیں اور بدعتوں کے طعنے و ایذا کون پہنچتے ہیں اور
نہی (سورج) مشائے میں فتنیں کون اوٹھانے میں اور معروف اور نہی منکر کے سبب کیا
اور مار کون کہانے میں رسول اللہ و صحابہؓ کی تابعداری میں کون ٹھہر رہے ہیں
درجان سے گزر جاتے ہیں سو دریافت کرو تا نام کے مسلمان فرقہ ناجیہ سے بالکل خارج ہوں
گر شک ہو تو صحابہ کی شادی ویت و ریت و رسم و رواج کو اپنی شادی و عینی و
رسوم سے مقابلہ کر کے دیکھیں موافق ہو تو سمجھو شے اور اگر مطابق نہ ہو اور مخالف ہو
تو بس دعویٰ ارجو شے سے فائدہ اس حجازی کا نہ سمجھنا میں کسی ۱۰ اس قدر کہو سے

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

سو کیون پیرا رہیں + ایخدا انجو کرم سو نوکسی موسی کو بھیج + سیکڑون مانند فرعون اتو جو کرم
 جہنم ہی ہرست شدہ سے ہرست بخوم و فال کے معقدہ اہلیت و صحابہ کے دشمن شرع کے مخالف قدر
 جہنم و ہر یہ حلویہ وغیرہ یہی انجو کو ناجی جاتی ہیں جسطرح رسمی مسلمان باوجود مخالفت شرع
 انجو کو سنی و فرقت ناجیہ والو جانتے ہیں ان ہم غلط ہیں ہم غلط انکاست جماعت بنانی ہی تہذہ کا
 مضمون ہے کہ ہزار ہا جہنم ہی ہو ٹھٹھا ہے نہیں اور جسطرح انکاست و جماعت پناشک و کفر و عین
 کی رسموں سے جاتا نہیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ پر چند کہ اس سے پہلے ہی علماء و
 و فضلاء عالمیہ دارے مفسر یوں کی جوابات و دندان شکن و رفع شبہات عوام مرد و زن کے
 لکھے ہیں مگر صندھی لوگوں کی تسلی خاطر ہنوی اور شبہ رفع نہوا اور خاطر تسلی تو ہونا غیر ممکن ہے
 اگر شک ہو تا تو البتہ رفع ہوتا اور دین کی تحقیقات ضرور ہوتی تو اپنی کتاب میں ان سائل سے
 مطابق کر کر صاف ہو جاتے یہ لوگ تو جان بوجہ کر تجاہل عارفانہ سے نفسانیت کر رہے ہیں انکا
 شبہ دور ہونا امر محال ہے لکن یہ عاصی انجو اور انجو دینی بھائیوں پرستی نہتین معقول تر نہیں
 ہوا الفضول فہر کیسے لئے اور مسلمانوں کو بدگمانی کے گرنے سے چوڑا کرنے کے واسطے اب بھی بعضی
 اتہامات کی رد او نہیں کنا ہونے تالیف کر کے لکھتا ہے تاہل حق حق دباہل میں ہمیر و ماہین
 فصل اول اوسمیں اون تہمتوں کا بیان ہے کہ بالکل اہتمام و محض افترا ہی و اضطرار جوش میں
 لانی خواص اور یہ کائے عوام کے آب علما فحول فضلاء ذوی العقول کو تامل غور سے سنکر شیخ
 سعید رحمہ کو قول پر اعتقاد کرنا چاہیے باطل است آنکہ مدعی گوئید پہلا افترا کلمات امانت امیر
 سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کہتے ہیں دوسرا افترا انبیاء علیہ السلام و اولیا
 عظام و شہداء اکرام کے ازواج کے توسل سے منع کرتے ہیں تیسرا افترا چار مذہب کے اماموں کو
 ابو حنیفہ رحمہ کو بڑا جاتی ہیں جو صحابہ افترا خطبہ میں خلفائی راشدین کا نام نہیں لیتے
 پانچواں افترا حضرت محبوب جانی رحمہ اور دوسرے اولیاء کو گالیان تیو میں چھٹا افترا
 اجماع امت کی تابعدار کیونکہ کہتے ہیں ہما توان افترا لوگوں کو پہلے پیرون سے منکر اور بعد
 اعتقاد کروا کر انجو اپنے مرید کرتے ہیں آٹھواں افترا درود شریف پڑھنا منہم کرتے ہیں
 حاشا و کلام ہم حضائون سے یہہ افعال اقوال ناشائستہ کہی صادر نہ ہو مگر افسوس سزاوارتھا

مشہور
 انکاست و جماعت پناشک و کفر و عین
 کی رسموں سے جاتا نہیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ
 پر چند کہ اس سے پہلے ہی علماء و
 فضلاء عالمیہ دارے مفسر یوں کی جوابات و دندان شکن و رفع شبہات
 عوام مرد و زن کے لکھے ہیں مگر صندھی لوگوں کی تسلی خاطر ہنوی
 اور شبہ رفع نہوا اور خاطر تسلی تو ہونا غیر ممکن ہے
 اگر شک ہو تا تو البتہ رفع ہوتا اور دین کی تحقیقات ضرور ہوتی
 تو اپنی کتاب میں ان سائل سے مطابق کر کر صاف ہو جاتے یہ لوگ
 تو جان بوجہ کر تجاہل عارفانہ سے نفسانیت کر رہے ہیں انکا
 شبہ دور ہونا امر محال ہے لکن یہ عاصی انجو اور انجو دینی بھائیوں
 پرستی نہتین معقول تر نہیں ہوا الفضول فہر کیسے لئے اور
 مسلمانوں کو بدگمانی کے گرنے سے چوڑا کرنے کے واسطے اب بھی
 بعضی اتہامات کی رد او نہیں کنا ہونے تالیف کر کے لکھتا ہے
 تاہل حق حق دباہل میں ہمیر و ماہین فصل اول اوسمیں اون تہمتوں
 کا بیان ہے کہ بالکل اہتمام و محض افترا ہی و اضطرار جوش میں
 لانی خواص اور یہ کائے عوام کے آب علما فحول فضلاء ذوی العقول
 کو تامل غور سے سنکر شیخ سعید رحمہ کو قول پر اعتقاد کرنا
 چاہیے باطل است آنکہ مدعی گوئید پہلا افترا کلمات امانت امیر
 سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کہتے ہیں دوسرا
 افترا انبیاء علیہ السلام و اولیا عظام و شہداء اکرام کے ازواج
 کے توسل سے منع کرتے ہیں تیسرا افترا چار مذہب کے اماموں کو
 ابو حنیفہ رحمہ کو بڑا جاتی ہیں جو صحابہ افترا خطبہ میں خلفائی
 راشدین کا نام نہیں لیتے پانچواں افترا حضرت محبوب جانی رحمہ
 اور دوسرے اولیاء کو گالیان تیو میں چھٹا افترا اجماع امت کی
 تابعدار کیونکہ کہتے ہیں ہما توان افترا لوگوں کو پہلے پیرون سے
 منکر اور بعد اعتقاد کروا کر انجو اپنے مرید کرتے ہیں آٹھواں
 افترا درود شریف پڑھنا منہم کرتے ہیں حاشا و کلام ہم حضائون
 سے یہہ افعال اقوال ناشائستہ کہی صادر نہ ہو مگر افسوس سزاوارتھا

نہت لگاؤ والو کو زور دے دو سیاہ رو کرے معلوم نہیں کیا انہوں نے یہ چال رکھنا جس کو
کچھ ہی آکسانہ ہو یا دراثہ کیونکہ یہ بہت آسان جیسی جیسی صحابہ و اہلبیت پر رافضیوں
اور راجوں نے کئے تھے اور اگر حقیقت میں جو کوئی ان انتہاات کے موافق کرے بلکہ ان
کو پاس مردود اور مسلمانوں کے پاس مطرود ہی رہا ہے سخن چین انو ائم چارہ اش
کو من از خود نگویم اوچہ چیدہ ولیکن مغربی راجارہ نیت کہ او از خود سخنیہا آفریند
ایہات منظر الحق کے اور یہ کہ اب ابوالظفر محی الدین اور نکبت علی گڑہ بادشاہ قان
مکہ مکاک کے عہد میں حضرت سید مرتضی صاحب جوم کی تصنیفات سے ہے مثنو سے

و انکہ برا ظہار حق انبیاء	انبیاء ارکشتہ اندابل ہوا	زین سب کشتہ شازہ اظہار
یار او دند بر دل از شہر شان	کان بیکدند بخلق خاص عام	امردان ہنی اذ ظلم حرام
مؤمنان باوق و مخلص و بند	از خدا ترسند و حق ظاہر کنند	مؤمنان کا ذب نافق و بند
از بشر ترسند و حق پنهان کنند	انکسان اہل نفاقند در جہان	کار و ناراضیند از مؤمنان
زان بیان امر دہی بخش کنند	فاسقان از ان ستم قوت و بند	چون بر بندہ عمل میں غمگین نہ
چون بر بندہ نفس بدعت شش کنند	چون منافق بشنود بند خدا	میکرد بر دوزخ را از شیر خدا
چون بر بندہ عالم بالند را	ز و گر بر بندہ کین کند رسوا را	گو کلام موعظ و شرع کنند
خود حرام و ظلم بدعتہا کنند	بہر چہ چاک بت پرستی میکنند	بہر ظلمک مرد و زن کا فرشتہ
قبر و تصور بروے و مرد و را	ہم بزرگ و اولیاء دین را	میکند بوسہ رکوع و سجدا
ہم رو او نیک میداند و را	زان ہزاران کلمہ کو فرشتہ	گر چہ کوئی ایمان میکنند
بیز لاد اول و اول بالاد	نمائند کلمہ گویان مسجد با	ہر کہ مد و ظلم و بدعت میکنند
یار و آیات جواز آن دہند	راضی و خوشدل از انہا بشوند	روز و شب تحلیف میکنند
ہر کہ منع از شرک بدعت میکنند	بیم و تہدید از عذاب حق کنند	میخوردند عصفہ بر بدہ میسند
روز و شب اور اندمت میکنند	در نکاح و عرس عتہا کنند	مرد و زن انستہ نیک نمایند
بہر سخن خویش حق را رد کنند	بہر عذر مال حق پوشی کنند	بہر آن باطل و لائل آردند
نار و از ان رو اجازت کنند	ہر کہ حق گوید و را غیبت کنند	ہر کہ پوشند حق شنائی دہی کنند

جالبہر منظر حق
ان چہ چاک بت پرستی میکنند
فاسقان از ان ستم قوت و بند
چون بر بندہ عمل میں غمگین نہ
میکرد بر دوزخ را از شیر خدا
گو کلام موعظ و شرع کنند
بہر ظلمک مرد و زن کا فرشتہ
میکند بوسہ رکوع و سجدا
گر چہ کوئی ایمان میکنند
ہر کہ مد و ظلم و بدعت میکنند
روز و شب تحلیف میکنند
میخوردند عصفہ بر بدہ میسند
مرد و زن انستہ نیک نمایند
بہر آن باطل و لائل آردند
ہر کہ پوشند حق شنائی دہی کنند

را درین از بهر شوق بهارزند
مرد نادانان و بدم داناشوند
بهر فتنه و عجز و زاریشان آن
ابلیس عبت را حاینها کنند
مبدء بهر فتنه و ظلم و مساو
حق غنجا دهد حق نهان شود
و انکسانکه کافران و نهانند
گرچه بخشش گران بر فاسقان
کافران از بند حق بدمی برند
مرض حب مال و فتنه عبت
عالمان خود فتنه و بدعتا کنند
یک گروه بایند که باشد از شما
امریکے ہی از منکر کنند
مستحق برحق بودند اینها و شما
یک دہد بر قول اضعف فتوا
فتنه با پیدا بگردند آزمان
این فساد اکبر است اندر جہا
مختلف مثل یہودان و جہا
عالمان چون برہ تقوی روند
جاہلان زمین کفر و بدعتا کنند
بج بدعت آزمان کنده شود
زانکہ برکد امر حق وارد شد
دادن بارسی حرام مظنر است

صدا دقان ابرو آن کاؤ کنند
گفت حق در شهر سیم در ده آن
ظلم حق پوشی کنند بر مردمان
هر که گوید حق بر و همت کنند
این اکابر محرمند اندر بلا و
آنکس اندک مؤمنان مخلصند
تا بچ شیطان در راه بدعتند
چونکه حق پوشی نمایند عالمان
مؤمنان بر پند حق خوشدل
او شود غمگین از اظهار آن
در نکاح اسراف و بدعتها کنند
کان بخوانند سوسی شیخی خلق را
اندر آن شان متفق و خود بگو
گر شوند شان در مسائل مختلف
یکتد بر بر قول محکم فند با
مؤمنان چون فرقه فرقه بشوند
که بگردند فرقه فرقه مؤمنان
چون بگردند متفق و امر توین
جا بلان زمین بر ره فتوی رفت
عالمان گر متفق و خود دشوند
ظلم و جور ظالمان مانده شود
بر جرم و بدعت و بیثنا نیا
ز آنکه بروی نبی آمد از خرا

زان مزا جان منان کافر شوند
 کرده ام اکثر اکابر صفه ان
 مکر و حیل کرده بدعتها کنند
 تبهتمی کرده ورا ایذا دهند
 کافران خواهند که حق پنهان
 تابع قرآن و راه حق اند
 گفتن حق لازم است بر عالما
 آزمان ظلمت شود اندر جهان
 هر که در کمرض طلب عزت است
 بهر نامشروع خواهد بخت آن
 گفت مرعلا و شیخا ز اخدا
 از کلام الله و سنن مصطفی
 و ان گر علما کنند نایند شان
 یا بگردند و رجوع مختلف
 راه حق پنهان شود زمین جهان
 بغض مکنند و میان خود با نهند
 ز اخدا گفته نباشند عالمان
 آزمان جاری بگرد و راه حق
 چونکه شان بر مسئله ضعف و ندر
 اتفاقی کرده زمین جبار کنند
 مدد برینجه و تقوی و حجت
 بر رسوم کفر و فسق و ظلم
 عالمان بارے دهند خیر را

وہ اس کی طرف سے ہوا اور وہ اس کے لئے تھا

[illegible]

از روایات توحید و فقه
زین شود جنگ بدل مردم
مختلف باشند و گردد فرق
زان شود و دشمنان مغضوب
در جهان پیدا اگر دو فتنه
بدل هم بحث مناق از کتاب
علم و بدعت بشود و حکم از ان
حزب احمد مانعان بر عقده
حزب شیطان بر طریق بدعت
متفق باشند و در احکام دین
مشکلات بر کافران مشرکین
اتفاق از موجبات رحمت است
سبب صلاحیت بین المؤمنین
اتفاق عالمان در راه دین
أقربان هم متفق بر حق شوند
این فساد اگر است در راه دین
در راه دین بر دو قسم افغان
و اختلاف اهل سنت صادق است
در دین اختلاف کثرت از
زان کجی معنی قرآن حدیث
عقائد و عمل بر دو جایز است
إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
چون بر سید از خدا المؤمنان

و ز مدو از مسئله متعسف کنند
 هم شود ظلم و فساد اندر جهان
 زان شود پنهان حق و جهان
 آن حسد در رد یکدیگر کشند
 بابت علما و دانشمندان
 پیر باطل کردن او صواب
 حزب الله صالحان انصار
 حزب شیطان جاهل عقیده
 گفت حق اسی انبیا و عالم
 مختلف هرگز نگوید اندرین
 رافع اشتر اتفاق است در جهان
 اختلاف از موجبات آفت است
 اختلاف عالمان بر راه وین
 رافع کفر و حرامست بالیقین
 عالمان چون مختلف روی نمایند
 او دین جابر گیرد و ازین
 آن کجی حق و صواب حجت است
 خلاف اهل عیبت باطل است
 ان بحر من ان شرف عالمان
 بخ بفضیلت کج گویند در حدیث
 خطا و اضعف بس آفت است
 اَمْسُوْا اَنْ تَقْتُوْا اللّٰهَ بَخْر
 که ترسید از امیر و حاکمان

خود شوند گمراه و هم گمراه
مؤمنان چون طریقی باشند
هم رودزان اتفاق از خود
از مصاد اختلاف فرقه
حکم حکام مضل و ظالمان
بر کند اسلام را از پنج آن
حزب شیطان فاسقان را
حزب اعدا و طریقی سنش
دین حق سارید جا که چنان
زانکه بودن متفق در راه دین
سب و شر اختلاف اندر آن
اتفاق عالمان بر راه دین
موجب جنگست بین المسلمین
عالمان چون متفق بر حق بودند
مؤمنان بخین فرقه فرقه میشوند
اختلاف عالمان را بدین
ان در گزند خطا و لغزش
اختلاف فهم و طبع عالمان
شتر کج در راه دین افهامشان
اختلافی کان موافق محکم
ندانان جابر حرام و بدعت
بَعْلَ لَكُمْ خِزْيَاقًا
بخیزد فرموده خدا ایشان

...میں نے یہ سنا ہے

رسالة في البرورسيخا

در سلسله نقلی و باطل از ۲۱

حدیث

ول سیه میگردد و میزدان
سودا و را میبد بد بند خدا
برده استایان و دل بر کمر را
ان بنار و او بجا احکام حق
بعض شان بعض او بشویند
روم گم آه از راه خدا
رو اندر گمراه ز مکر و حیل
ن بر شیطان بگویند اسی لعین
ن بگویند او بشان امیر جهان
ده مید اوم بغفران خدا
ن اماره شما اسی مجربان
بگردانید از دعه خدا
بنو دم بر شما اسی مجربان
کنانیدم بزور و جبر با
ن باره شما کردن قبول
ن باشند از وجود
ن مکر من صغیف اتی تو
نم باغی شمار از خدا
ن و بدعتی و غفلتند
ن دستهای خود گردند
ن بایان نکرده در جهان

نبر که یک لقمه حرامی میخورد
 چون شناسد حق و باطل از آن
 او برسد از عذاب و قهر حق
 نیست آنرا سود از بند خدا
 در قیامت دوستان و آشنا
 در میان خویش بحث و جنگ کنند
 ابعان گویند که ما را انجدا
 زنده دو چند ایشان است
 رو ما را تو گره در جهان
 من نکردم دشمار اگر مان
 حرام ظلمها و عده عذاب
 بر مال و شرف و لذات جهان
 من مراد انید دشمن ظالمرا
 لب جبار و حاکم در جهان
 لب من حظه حرام و ظلمها
 بجز و انید از حکم رسول
 العن و ملاست نمی کنید
 نفس و زن عظیم است و قوه
 شدم بیز از زمین غریبا
 نمیرند آن زمان اگر شوند
 مان دار و وادلا کنند
 پی مصطفی با قلب جان

طاعتِ چل و روئ و اوزد شود
زنده است ایان و دل بر کس را
هم بجای آورد احکام حق
او نرسد از عذابِ قهر حق
و در میان خود نشوند آشتا
بک گر را هم بگوئد نو مرا
بینه سردار ما و مقصد
چون در آید در چشم حجب
و نه ما بودیم مؤمنان
من شمار او در حرام و ظلم
تعالی داده بود اندک
و داجایت کرد او وعده
چرا روی نگردید از مرا
شمار اکفر و فسق و ظلمها
داده بودم در دل سینه شما
و خود آنکه حق این گفته بود
ملاست نفس حق را از اکید
بحد نفس اماره شما
مرا کردید انبار خدا
حرام و ظلم خود و غمها خورد
دران این از زوایا کشند
نی کردیم برگزیده مساز

[illegible]

دوستی عالمان فاسقان
باز غلظت مان کنند و زیاده
در حرام و بدعت و ظلم و خود
فسق ایشان دیده مانا فاسق شایم
آنچه شان کردند ما آن کرده ایم
رهنمان بین ما ایشان شدند
نیست قبول رو این نزد ما
چون بد و زخ مجربان افکنند
هیچ نمیدارد خدا اسی مجربان
گویند آری آمد فاسق بسا
که حکم فسق و بدشتنا فیتهم
و اسی در بابان چکر دم در جهان
و اسی بر بی عقلی و بر جهل ما
آن فرزند خلق را از عالم دین
علم و عقل دین نمایند خلق را
امر و معروف اغیاء خلق را
که مباد ایشان نابد میسرند
خسته و آن میسرند اعمال شان
با صلاح و نرمی و رفیق حیات
فتنایبیه اشوند از عالمان
علم نامشروع و ضعیف قو لها
زین مزاران جا بلبلان گمراه شوند
مردمان چون دوری ایشان رفتند

کردشان گروه مار اوز جیان
 خد را آرد گویند با خدا
 منع ندان گاهی نگردد و چنان
 بدعت شان و بدعت کز انیم
 بچم امیر و حاکم و سردار ما
 باز رو فوباز مار اوز شستند
 زانکه اول گفته بودم و کز
 خزنده و دوزخ بر آن طغنه زنند
 و عطف و ناصح شمارا کس نبود
 بپند و بیم از بهر حق کرده با
 پس بغض و ستها می خود کردند
 که خلاف حق نمودیم اندران
 گفت آنحضرت که در آخر زمان
 یافز بند از عباد تبهانی دین
 بهر شیخی و رجوع مردمان
 نبی نمکند از حرام و ظلمها
 نذر و بدیدشان و یابانان دهند
 صالحان حیران بمانند و نذران
 در ملا اعمال صالح میکنند
 تهمت و تقریر باطل در جهان
 اگر کسی بپند و نصیحت اندران
 کفر و نامشروع و بدعتها کنند
 مردمان اکثر به او اتا ابر اند

از روز قرآن و خبر و عمل آن
عالم دور و پیش از آنکه
ورنه تا قوسه بین کردیم از آن
ماهی قاتی و تاج شان بهیم
هم فقیر و عالم تاج هوا
پس خدا گوید که این رشتا
پر حذر باشد از کمر بدن
ناده و آب شاما در جهان
مانع ظلم و بد بها کس شود
لیک ناگردد از آن تافهیم
حیف بر خود کرده خود را خود
و اشی بر اعمال نامشروع ما
اینچنین باشند و فقر از ابد
خرد پشینه چو سدا زریا
پیرمال و حرج و خانه خادمان
کلمه حق پیش ایشان ناگویند
نه مرید و خادم یا یان شوند
صورت ایشان و در ظاهر
و در خلایق طالع میکنند
قصد و وضع حدیث و قولها
میکنند مانع شوند از آن معنی
زانکه ایشان معنی اسمی شوند
عاشق علی حرام و بدعت اند

رسومات آبائی اسلام پورا اس وقت میں مسلمان رہنا اور پسندیدہ راہ پر چلنے سے جتنا
بہت مشکل ہے اب اچھی مسلمانوں کو لازم یہ ہے کہ اپنے دین و دنیا کی کام حضرت پیغمبر
خدا اور نئے آل اصحاب و تابعین مجتہدین کے قول سے اور کرنے کے مطابق چلے جائیں
اور واقف کار لوگوں سے جو کفار اور بے دینوں سے شیعہ و مشرک کے مانند نہیں بلجائی و دیگر
معدے میں کسی کی خوشامد و خفاہ نہیں کرتے اس سے پوچھ کر عمل میں لائیں اور کشتی بنا
نیم ملاحظہ ایمان کی بات پر ہرگز اعتماد نہ کریں کیونکہ وہی جو دیکھا وہ ہیں دوسروں کی کیا
ہدایت کریں گے انکو تو دنیا کمانی اور نام بڑانے سے کب فرصت کہ اللہ و رسول کے
حکم بجالا دیں یا لوگوں کو اچھی راہ بنا دیں ہزاروں مسلمانوں کو ایسی ہی اگر اہوں سے
بھاگ کر کہا ہے کیونکہ اگلے گراہ رہنے میں انکی عزت بنی رہتی ہے اور گراہ پڑاؤ میں تو
انکی فلاحی کھجانی ہے ایسوں کے اعمال عقیدہ دن سے ہزار نام مسلمان حرا بی میں چلے ہیں
کیونکہ دین کا دار علم پر ہے یہ لوگ سردار اور راہ دکھانے والے ہیں اور عوام کو
اور جسے بنائے ہوئے راہ پر چلنے والے سو اگر عالم و بندہ الہی و شرعی حکم پر جو نظام
رہے لوگوں کو نصیحت کریں تو لوگ بھی انکو قیام و جدہ کر شرع کی راہ اختیار کریں گے اللہ
و رسول سے ڈینگے مگر اب اس زمانے میں بعض نام کے عالم عوام آن ٹیپوں سے زیادہ
بیشمار ہو کر بلا ستم شا ظاہر حرام و نارسا و بدعت کی کام اپنی ٹیپوں میں کرتے ہیں
دوسروں کو کس منہ سے منع کریں گے اور منع بھی کریں تو کون انکی الٹی نصیحت ہو گے
اس واسطے چاہیے کہ ان میں بلکہ اپنی ٹیپوں سے کاموں کو اور جاہلوں کی آبائی رسموں کو الٹ
تقریر دیں سو اور چوٹی تا دیلوں سے رواج و صلاح بنا کر نصیحت کر سکیں اللہ کے مقابلہ کو کیا
ہوتے ہیں مگر فریب و حسد و بعض حیلہ سازی و عہدت کے میں کچے ہیں علم کو دنیا کمانے
کی ٹیپیں بنا کر شرعے صورت و لباس بنا کر لوگوں کو فریب کے جال میں پھنسا کر راہ راست سے ہیرے
کے فکر مزدورات ملنے دیتی ہیں حضرت نے آگے ہی ان شریروں کی شرارت سے آگاہ
فرمایا ہے کہ فریب سے کہ آویگا لوگوں پر ایک مانہ کہ باقی نزدیک دین سلمان مگر نام اسکا اور
نزدیک قرآن سے مکر نشان اسکا مسجد میں لکھے آباد ہیں اور اس حقیقت میں اُجاڑ

میں پرہیزگاری کی راہ سے علمائے بدترین خلیق زیر آسمان میں انکو نزدیکی سے ظاہر ہوگا فتنہ اور
 او نہیں کی طرف وہ فتنہ پھیلے گا اور روایت ہو دیا ورنہ کہ فرمایا مجھ کو عمر سزا آیا جانشاہی
 تو کیا چیز گرا دینی ہو اسلام کی بنیاد کو کہا میں نے نہیں فرمایا اگر مستہ ہے او سکو پہلنا
 عالم کا اور جیکڑنا منافق کا ساتھ کتاب اللہ کے اور حکم کرنا گمراہ سرداروں کا یعنی عالم جبکہ
 اپنی راہ چھوڑ کر فسق اور فجور اور بدعت کی کام کرنے لگیں تو اسلام کی جڑ کیونکر نہ کہہ دیے
 ایسے طرح جب چھوٹے مسلمان کلام اللہ کی آیتوں میں جھگڑنے لگے اپنی خاطر خواہ بزدل مصلحت
 نکالنے لگے اور بیجا تاویلوں سے لوگوں کو شک میں ڈالنے لگے اور ظالم حکام میں سے مانتی
 رو رو سے لوگوں پر حکم چلانے لگے تو دین و اسلام ویران ہو گیا سو وہی حال اس مافی میں
 ہے کہ کوئی خدا کا بندہ اللہ و رسول کی راہ پر لوگوں کے لایسنے کو زور مارے تو یہ بد خناس ہے
 پہلائی عوام کی گمراہی میں سمجھ کر انکو اس حق کی چال سے ٹال مٹول کر دین کی مانند ہدایت میں
 آنے نہیں دیتی اور کفر و بدعت سے بچنے کے روادار نہیں ہوتے اور ان کی کثرت اہل اللہ کے
 وَالرَّهْبَانِ لَيَا كُفْرًا مَّقْصُودٌ اِلَى النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ
 کہ مصداق بنتی ہیں سو اگر تہوڑا ہی ایمان اور اللہ و رسول کا ڈر لوگوں کے دلوں میں ہو تو
 اون باتوں کو جو ایمان دار لوگ بتاتے ہیں اللہ و رسول کو درمیان دیکر مولویوں سے پوچھیں
 اگر ٹھیک ہو تو اپنی اعمال سے توبہ کر کے سچے مسلمان ہو جاویں باپ ادا کی برسی راہ چھوڑ دین
 اپنی مادی حقیقی محمد رسول اللہ اور انبی ائمہ اصحاب و مجتہدین کی پیروی اختیار کر لیں
 جو لوگ بچے کہنے سے اس نعمت کو حاصل کر سکتے ہیں انکو بھی سمجھاویں کہ اللہ و رسول
 اور منور ارضی ہو جاویں دروین کی چال جہان میں پہلی برسی کام اور بد رسیمین جو دین کی رو
 بگاڑ رہے ہیں لوگوں سے چھوٹ جاویں اور جنگو اللہ تعالیٰ نے حکومت کا مرتبہ عنایت کیا انکو
 لازم ہے کہ دینداروں کے مقدمے جب بیدینوں اور خود پسندوں کے ظلم سے انکے کچھ یوں میں رجوع
 کریں اور ظالم لوگ غریب مسلمانوں کو کفر و بدعت کے رسم دفع و منع کرنے کے سبب سے دو کھد دینی پر مستعد
 ہو دین تو شرع کے حکم ہو جب کہ دیندار بے طمع حقانی منصف مولوی سے فوقے لیکر خوب بخت
 کر کے حکم دین تاکہ لوگ اپنی دین پر قائم ہوں اور مفسد نادیم ہوں اس میں اللہ و رسول

نسخہ
 کی چھوٹی دنیا کی
 میں باکر کے منبر کی
 حرم ساری کو پیش اور
 حق جانتا ہے
 اولاد کا کسی ایک نام
 نیاز دنیا خیرت جس کے
 حاضر حق کو دیکھ کر
 پر نصیب کیا
 ایک نبی صاحب
 خلاف چہرا شاہ جانا
 دلی کا کام جانا
 کیلئے نام کی شکر کا
 دعا مانگنے کی وقت
 نام کے ساتھ اور
 نام جیلا دنیا خیرت
 کہ اللہ اور حق

کہ سامنے انکی سرخ روشنی در ملک میں امن چین رہی گا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ گری
 قوم میں بڑی کام ہو رہی ہوں اور سعد و ربوے اوس بڑی کام کو جو باز نہیں رکھتا تو انکے
 موت کے پہلے سب پر اللہ تعالیٰ عذاب بھیجتا ہی ان دانتوں پر معلوم ہوا کہ اچھی مسلمانوں کا
 بڑی کام ہے کہ سعد و ربوہ لوگوں کو نیک نیک بانوں کے سکھائے اور بڑی بانوں کو بچائے
 جن کو کشش کرتے ہیں اور جو بڑے لوگ اپنی بڑائی سے باز نہ آئیں تو ان سے میل نہ لیں
 کہ کہیں انکے سبب عذاب الہی میں گرفتار نہ ہوں دیندار و شریعہ احکام سکھانے میں کسی محتاج
 سے نہ ڈرو اخلاص و محبت و نرمی سے خالصتاً مخلصانہ بہ طریقہ جاری رکھو اللہ تعالیٰ تمہارے
 جان مال و عزت کا نگہبان رہیگا اور اگر دنیا میں دین کی دولت اور خدا و رسول کی پیروی
 و تابعداری پر کمر باندھنی اور لوگوں کو سکھانے سے کچھ ذلت ہی ہوگی تو وہ عین عزت و
 دنیا دار پہچان کر عیش کو جنت جاتی ہیں اور لوگوں کو سکھانے کو قابلیت اور بہدایت سمجھتے
 ہیں اور دینی اذیت و بدنامی بنداروں کے ہو کر کفر مخالفت انکی ذلت پر باندھتی ہیں دیندار
 تو سنت رسول کی تاکید کرتے ہیں اور مہندوں کی رسموں سے روکتے ہیں پس مخالف اگر
 حسد و عداوت سے اس طریقے کو جس لاکھوں آدمی مسورے اور سیدی راہ پر آئی اور
 جاہلوں نے باپ ادا کی رسم چھوڑ دے بڑا کہیں اور لوگوں کو بچا دیں تو اللہ اذہر رسول کو
 کیا سنبھد کہا دیں گے انشاء اللہ تعالیٰ وہی مالک الملک حکم الہی اکبر شاہنشاہ عالمگیر
 بی پردہ عزیز و انتقام خوار ذوالبطش الشدید اس جہان میں سب ظلم و بی انصافی کو
 ہٹا دے گا اور حسد و عداوت کا بدلہ دے گا بخوبی لگا سچہ تو یہ ہے کہ انبیاء اور اولیاء
 و اعلیوں کو ایسی تکلیفیں ہمیشہ ہونی آئی ہیں اوسکا مطلق اندیشہ نہیں غرض کہ پسند
 کام کرتے رہیں اور اللہ مالک الملک کی سوا کسی سے نہ ڈرتے نقل ہے کہ ایک بادشاہ
 بیدین تھا اوسکا ارادہ ہوا کہ بنی اسرائیل کی قوم کو جو اسلام کا دعوے کرتے تھے
 اور اوسکو کافر کہتے تھے تباہ کر دی اور انکو میدین الہیہ خیر خواہ بنا دے وزیر دین نے صلاح
 فرمائی کہ اس قوم کے علماء و امرا کو طمع کے دام میں لا کر اوسنے کام لیا چاہی انہیں
 انجی نابینا کر دے اور انکو انجیر دین و آئین کی ترغیب دلوائے پھر لوگوں لائق و قابل

دائیں طرف عزت و اہمیت ہو کر جو مشاہیر سے ہو کر رکھا جب تیرے ذکر میں جو تو ملی خوشامد کرنی
منور و شریخی خوشامد ہو کر سے عہد سے ملے غریب دینداروں کی جب انکا یہ حال بچھا
مکہ دینا کے طمع سے یہ لوگ خدا فراموش ہو کر تب اس وقت کو پیغمبر کو یہ خبر پہنچائی جو پیغمبر نے
اور علماء و اہل کلام کے دنیا کی ناپائیداری اور آخرت کی دولت ظاہر کی لاکھوں اور ہنگاموں
کو دلوں میں جو دنیا کی محبت چھا گئی تھی کچھ اثر نہ ہوا بلکہ بعضے اور بادشاہ کی نفرت سے کئے
لگے غرض کہ کمال کے خیر خواہ بن کر اچھے منافق بلکہ خاصے مرتد بنی چند روز کے بعد اس
بادشاہ نے اور عالموں اور سرداروں کو حکم فرمایا کہ تم ہمارا نمک کھاتے ہو اور ہماری بدولت
عیش کرتے ہو پس جیسی تم ہماری خیر خواہ و مددگار بنو ایسی ہی کسی تدبیر سے سب کو بناؤ یہ تو
ہزاروں روپیہ کھا کر دولت مند بنے تھے اور مادہ متعہ ہو رہا تھا یہ سوچے کہ کیونکر اپنی خداوند
نعمت کی حکم عدولی کریں اور اس نقد عیش کو آخرت کے اور دانا زمینوں پر کس طرح چھوڑ دیں
دل ہی مستعد نہ ہوئی نفقے و دلیلیں عین سے دلیلوں سے جھٹلانے لگے بلکہ بیدینوں کی دلیلیں نکالتے
اور شرعے و دلائل ناقص کر کے لگے نیک اسے بہکا کر آخر بد راہ گئی تھوڑے ہی عرصے میں انکے
ترغیب و تحریص و فریب و ہزاروں دیندار بیدار بن گئے اور بادشاہ کو طریقے پر چلنے لگے
اعد کے دوستوں کی ہستی اچھوڑ گئی نادانوں کی جمعیت بڑھ گئی لالچی اور بہکانے والے
جگہ جہنم میں مقرر ہوئی و دوسرا فصل اور ہتھانوں کے بیان میں جو تفصیل طلب
میں مجملہ اہل حق پر اور ان باتوں کی نسبت کرنا محض افترا ہی پھیلی تھی اچھے اور
اعلیٰ کہتے ہیں کہ ہم اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور سب پیغمبر برابر ہیں۔ اس ثابت کی
یہ ہے کہ آج تک کسی جاہل گانجہ کش کی زبان سے یہی کفر و کلمہ نہ نکلا ہو گا مستحکم انکے
ہذا البھتان عظیم کی طرح سی ہم میں اور حضرت علیہم الصلوٰۃ والسلام میں برابر
ہو نہیں سکتی کیونکہ حضرات انبیاء علیہ السلام اشرف المخلوقات میں خصوصاً سرور کائنات
مفسر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم ہم سنت و جماعت والوں کا اعتقاد تو یہ ہے کہ کوئی عفو
و قسط امام و ولی ہی حضرت کے اولے صحابی کی جیسے نہیں کر سکتا چہ جائے کہ ہم گناہگار
بدکار اس جناب کے برابر ہی کا دعویٰ کریں نفوذ باللہ فیہا اس میں مغتری کا دعویٰ بالکل

اور بالکل غلط اور پوچھ کر جو کوئی کسی وجہ سے دعویٰ ہماری قاضی حضرت علیہم السلام کے ساتھ کرے اور اوں عاجزانوں کو اپنے جیسا کہ ہے وہ کافر ہے کیونکہ کافر و نکال ہے عقیدہ و تابندہ ہے اور یہی عقیدہ ان کے کفر کا موجب چنانچہ از باب حق پر پوشیدہ نہیں ہے ہاں اگر کوئی قل ایماناً و کفر مثلکم ق ایماناً و کفر مثلکم کے معنی حکایت بیان کرے تو کیا قیامت ایسی محل پر حضرت کو بشر کہنے سے ہماری و برابری کا دعویٰ کہہ دے پڑے پڑا نہیں ہوتا۔ دوسری تمہمت یہ کہتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام مردی ہیں اور اس عالم سے بالکل خبر میں تفصیل اس تہمت کی یہ ہے کہ ایسی بی ادبی کی انتقاد کسی ادنیٰ مسلمان ہر کرن خوان سے ہی صادر نہیں ہو سکتا کہ حضرت انبیاء کو بی خبر و ن میں یا جنت میں جات حقیقی پر خصوصاً ہمارے حضرت کو ملائکہ کے خبر پہنچانے سے خبر ہوئی ہی چنانچہ مفتاح الابواب وغیرہ کتابوں میں ہے کہ آنحضرتؐ اپنی مرقہ مبارک حقیقی جات سے مشرف ہیں اور بعضی شافعیوں کے نزدیک جنت میں فرشتے خدمت با برکت میں آنحضرتؐ کو بندوں کے اعمال مجملہ عرض کرنے میں ہاں اگر کوئی ایسا اعتقاد کرے کہ آنحضرتؐ عجیب کی خبر میں سب جانتے ہیں اور خدا کی مانند سب جگہ حاضر و ناظر اور جواب میں کوئی کہی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عالم الغیب اور ہر جگہ حاضر و ناظر نہیں بنی نہ ولی تو کیا قیامت ہوئی تا نار خانہ و بحر الرائق کا مسئلہ اسپر گواہ مقبول انبیاء ہے رجل تزوج امرأة ولم يحضره الشہی فقال خدا اور رسول گواہ کروم بطل النکاح و کفر المناح اس واسطے کہ اوسنی حضرت رسولؐ کو ناظر حالات و سامع دعویٰ اپنا جانا تیسری تمہمت کہتے ہیں کہ یہ لوگ ان انبیاء سے صد ورفض آور دئے گئے قابل نہیں جواب اسکا یہ ہے کہ ہم لوگ ذات بابرکات جناب سرور کائنات خیر الاولیاء و الآخرین شفیخ الصفاء و المذنبین جنت العالمین امام الانبیاء والمرسلین کو ایسا سعدن فیض اور چشمہ امداد جانتے ہیں کہ مثل ادنیٰ جملہ عالم میں کسی کو نہیں جانتے ہمارے اعتقاد میں ذات بابرکات آنحضرتؐ کی ادا بند اسی غلی جلیہ وجود لغایت روز حضور رب رب العالمین کے چشمہ فیض اور معدن برکات زمان جات میں طرح طرح کی مددین

اور فیض شرف اندوزان حضرت نبوی کو ذات مبارک سعی حاصل ہوئی ہیں اور بعد وصال اظہر کے
 عالم برزخ میں ہی ذات مبارک موجب نزول انواع رحمت و برکات ہو اور شہر کے دن ہی
 ذہبت مبارک سے فیض غام اور امداد کا فائدہ آنا ہم بلاشبہ پائی جاوے گی یعنی اس وقت کہ تمام انبیاء
 اولو العزم نفسی نفسی نکارین گے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سیکو نکو بطبع شفاعت
 بالاذن ہی کرتے و الم سعی نکال کر باذن اللہ بار او تبارین گے تو دیکھو کہ ہم جناب رسول اللہ
 صلعم کو کیسا معاون اور شافع اور مددگار جناب ایندوسی سچتی ہیں پیر نسبت کرنا انکا
 امداد و انبیاء کا ہمارے ہی طرف محض اتہام ہے ان البتہ ہم لوگ اس طرح کی امداد ہی بلاشبہ
 لوگوں کو منع کرتے ہیں کہ اپنی حاجتیں جیسی مال اولاد اور صحت و رزق وغیرہ علی بذالقیام
 بالاستقلال آنحضرت صلعم سے حاضر ناظر اور رشتی والی دعاؤں کے جانکر طلب نہ کرنا چاہئے
 اسلئے کہ یہ خاصہ جناب باری تعالیٰ کا ہی ہے کہ سب کی سب اوقات میں سی و او سیکو سب کچھ دے
 اب رہو استمداد اس فہم کی کہ اللہ تعالیٰ سی حاجات دنیاوی طلب کریں اور آنحضرت
 صلعم کو وسیلہ پکڑیں سو تحقیق اس باب میں بھی یہی ہے کہ صلحاء امت جناب رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کو جو کہ اپنی زمانہ میں موجود ہوں وسیلہ پکڑا جاوے کیونکہ صحابہ اور باقی سلف
 صالحین جناب رسول اللہ کو بعد وصال آنحضرت کو وسیلہ دعائیں نہیں پکڑتے تھے چنانچہ
 بخاری میں ہی عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن عمر بن الخطاب رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ کان اذا خطبوا استسقی بالعباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ فقال اللهم انا کذا نتوسل الیک بنینا صلی اللہ علیہ وسلم منسقینا و
 نانتوسل الیک بعم بنینا صلعم فاستقینا پس دیکھو کہ باوجودیکہ صحابہ رضی اللہ
 تعالیٰ عنہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فضل البشر جانتے تھے لکن بعد وصال آنحضرت
 وسیلہ آنحضرت کا اپنی دعائیں نہیں پکڑتے تھے اور وسیلہ صلحاء موجودین کا جو کہ بہ نسبت آنحضرت
 ہر رتبہ نہیں رکھتے تھے پکڑا کرتے تھے سو ایسا ہی اب بھی متبع سنت نبوی پیرونی سنت خلفاء
 راشدین ہمدین کو لازم ہے کہ سب حاجات اپنی جناب باری تعالیٰ سے طلب کریں اور
 عا میں اگر وسیلہ پکڑنا منظور خاطر ہو تو صلحاء امت محمدیہ کو جو کہ موجود و سبحیات

تتمتہ
 چوتھی کاتب
 قریب شہید جابر بن جابر
 غنی کے بعد
 ورنہ کتبہ جمع اللہ شہیدان
 معین کرنا خدشہ
 بعد اور سی کا نام اور
 سب اسکی کیا اور غیرہ
 رسوم کرنا اور مشغول
 معاذ اللہ قبرین و نشان
 باچہ کی سلام کو
 اسکے کاتب کو مال کا لگنا اور
 اور اسکا ماتم میں لوانا کوندا
 اور جو کتبہ جابر بن جابر
 جنکا کہ مکتوب میں
 نبوت و صفہ صلعم کو جو

باب الحائز ایضاً ایمان بر آن این نمیدانند که زان کفر شوند زین عقیده کفر و دوزخ رفت
 چو قطعی التمام شفاعت منکرین تبه صریح بهمان اورا فخر رسول الله صلی الله
 علیه و سلم قیامت دن باذن الله باری شفاعت کریں گے شخص اس شفاعت منکرین
 اس کو ہم کا فر اور مرتد جانتے ہیں حضرت چارے بلاشبہ شافعین اور سید الشافعیین
 ہیں اور حضرت کی شفاعت سے کثرت و زون گنہگار جنہم سے ٹکڑے جنت میں جاویں گے اسکا انکار
 کسی مسلمان سنت جماعت الکو نہیں مان انکار کا فردن مہر کون کی شفاعت کا تو ضرور
 ہے کیونکہ حضرت شفیع المذنبین ہیں نہ شفیع الکافرین و المشرکین آحاد العلوم میں
 کہ شفاعت پر اعتماد کو کے گناہ کے کام کرنا ویسا ہی جیسا بیمار ماہر طبیب شفیق حکیم پر ہوگا
 کر کے پرہیز چوڑ دے پیدہ اسنادانی اور حقیقت ہے اور معروف کر خے رح فرماتے
 میں طلب بہشت کی بغیر علی کے گناہ ہے اور امید شفاعت کی بی سبب حلاقتے کے
 یک نوع کافر ہیں اور امید مہربانی کی رکھنا اس جو سب سے فرمانبرداری نکرنا حق رجعت
 ہی یہ سب ایک طرف ایک روز حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ام ہانی رضی اللہ عنہا کو نیک عمل کرنا کہ کل خیر
 کام میں آویں کیونکہ حضرت محمد تیرے کام نہ آویں گے اللہ کے سبب سے اسی صاحب اس
 کہنے سے تو صاف شفاعت کا انکار پایا جاتا ہے مگر چونکہ انہوں نے دہشت دلانی اور سب سے
 راہ پر چلانے کے لئے اس طرح فرمایا ہے اس واسطی آج تک حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کسی دشمن نے بھی نگو
 منکر شفاعت نہیں کہا بلکہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور امام محمد رضی اللہ عنہ اور معروف کر خی رح
 اس کہنی ہی دہانی اور منکر شفاعت نہوئے تو ہم ہی لوگوں سے گناہ چھوڑنے کی نیابت
 برسد المرسلین کی دین و امت کی خیر خواہی سے ان لوگوں کو جو کہ شفاعت کی امید پر
 ہزار گناہ کرتے ہیں اور باز نہیں آتے کہتے ہیں کہ حضرت شفیع المذنبین میں لا ریب
 فیہ مگر کفر و شرک اور ارتداد کے کام کرنے والوں کے اور حلال سب گناہ کو جاننے والوں
 شفیع نہیں ہیں انہی کہنے سے ہم ہی دہانی نہیں ہونے اگر اس طوفان بے تیزی میں
 تم جلا جلا کر ہزار ارواہی بکار و اہل ایمان جان چکے کہ فسادت کی تیہ میں ہزار
 گناہ ہو ایماندار دینے مخدوموں میں ہرگز جند سے ایسی بات نکر چکا کہ جس سے جاہل

کا عقیدہ و گروہ خنداد و حسد ہی اسی تو اہل بیعت کا تباہ و مسموم ہونا ہی تھا یعنی جو گویا افسوس بھی کر کے مولوی
ہو کر بدعتیوں کی طرف ذاری ہی ہو چکے ہوں گا دشمن بنے اسی ناہم معنی شفاعت کے تو ہم بجا کر کہہ سکتے
ہیں کہ ہماری حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن پانچ جگہ شفاعت کریں گے
ہم پر کی طرح شفاعت کو انکار کا اقرار امتباری فرمائی تقریروں پر ثابت نہیں ہونا چاہیے
اعتقاد پاک ہیں اور حضرت ہماری تشریف علیہ السلام تھے بڑی بڑی کتابیں بڑے
ڈالین مہر حریف پر کہ عبادت طبعی و ملاوت ذہنی ہی شیخ سعدی کی گلستان و مولانا جامی
کے عقاید نامہ کا مضمون ہی اتنا کہ نہ سچا اجمال حاصل قرب قیامت قریب ہر طرف سے اہل
کا و رہی اور مفید و نکاح شوریہ اتباع سنت رسول کے نام سے اہل سنت و جماعت نے
ہیں اور طرح طرح کے طعن و تشنیع جو سراسر جوہد و بہتان ہے کر کر کے بدنام کرنے میں حاصل انکا
عوام لوگوں کو مستی علماء ہی بد اعتقاد کروانا پھر کہنے کے ظاہر خلقت کو بے شک کے شرک و بدعت
کی طرف دعوت کرنا اول کچھ جوہد کچھ سچ ملا کر کرو فریبی تقریروں سے عوام کو حقانے علماء
نفرت دلانا پھر بچا پڑی ان بڑھوں انجانوں کو شرک و بدعت کے گرداب میں ڈبو نا
اور اپنی جیسا انکو بھی گمراہ کرنا ہی نہیں تو کوئی نامہ و دہو گا جو رسول اللہ کی شفاعت
کا اور اولیائوں کی کرامت کا اور میت کے ثواب رسانی کا مانع و منکر ہو گا اللہ ہم
احفظنا من شر و الخسدين و ظنون الفاسدين

<p> ابن نیا چون سب دیوانه اند ابن نیا دشمن است ظرف ناحق گشته حق باطل کنند مانع آزاده اند از بدان این چنین را گفت لقا کافران زان خزان انسان هزاران علم در جامه بلیدت کوبد و مولود مشرب می منع کرده چمن </p>	<p> دور شو از ایشان بن بگانه اند ابن نیا آنند حق ظالم هر کنند عزت و دزد را از دستم حاصل کنند و رد دل خود و خوف فوبت زار بپند گر چه در ظاهر نمایند مومنان گر بیسوی بیگانه شرف عالمان نیست آنرا شرف اگر چه بود نمیست آنرا شرف اگر چه بود </p>	<p> علم دین با علم دنیا را هنر است ابن دنیا آنکه حق پوشی کنند طرف حق در دند زنده اند خوف فوبت دین و ایمان بپند نیستند آن عالمان بلکه خرنده کی نبوی شیطان و بلغم را نه پاچوین تهمت پاچوین تهمت </p>
---	--	---

سے یعنی ذکر و تالیف میلاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم جو مختصص ماہ اور تاریخ معین اور الزام
عقد مجلس خاص متقل مقصود بالذات اور قیام بوقت ذکر و وضع نبوی وغیرہ الکت لوارم
بہشت کذائی پرستل نہ منع نہیں کرتے بلکہ ایسی ذکر مبارک کو موجب نزول انواع برکات
اور شرف حصول رحمت خالق البریات سمجھتی ہیں اور جو کوئی ایسی ذکر حق سے منع کرے اور
بڑا جانتے ہیں ہاں البتہ ایسی مجلس مولود سے منع کرتے ہیں جو باہ معین ربیع الاول و
سعین پر کے یا کسی اور دن مجلس خاص منع کر کے بڑا جاوے اور وقت ذکر و وضع نبوی
کے قیام کیا جاوے اگر اس محدث بہ ہمت کذائی کو امور شرعیہ موجبات ثواب سے بچھا
جاوے اور باعث زیادت محبت کا ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جانا جاوے
اور تارک کو اس کے تارک سنت بچھا جاوے یا اس بیچ کی مجلس سے منع کرتے ہیں کہ جہنم
باوجود ذکر میلاد کے طرح طرح کے منکرات مثلاً راگ رنگ اور قصہ کہانے جیسے بدیہ
جو پر نامہ گلستا نامہ گیدر نامہ طوطا کہانی اور و امیہ اور زمل غزلین سر اور تار سے
پڑھی جاوے پس اگر ان دو قسموں کی مجلس مولود سے منع کرنے کا نام انکار مولود ہی ہے
اور انکی منع کرنے والے وہابی ہیں تو اگلے اور پہلے بہشتی علماء و بائین اور انمہ مجتہدین
وہابی ہوں گی کیونکہ ایسی اقسام کی مجلس مولود کو بہت اماموں اور عالموں نے جہنم کو لئے
نفسے ہو اور کوئی ملکہ اور کوئی شافعی اور کوئی حنبلی ہیں مذموم اور مردود کہا
ہے اگر کے ذکر ایسا میوار اس سال قانع الشرک والبدعت میں لکھیں تو اس کے سوا ایسے
بڑی ایک اور کتاب تیار ہوتے ہے مگر چونکہ جواب دینا اس تہمت کا ضرور تھا اس واسطے
چند اقوال چند راہنیں علماء اور انمہ صالحہ کے بطور پشت ثبوتہ خروارے اس میں
نفل کئے جاتے ہیں تو اولاً معلوم کرنا چاہیے کہ آغاز اس بدعت کا سنہ چہ سو چار
ہجری میں بیچ شہر موصول کے ساتھ ایجاد کسی شیخ عمر بن محمد کے ہوا پھر چند لوگ بڑے
عالمون طالبان دنیا سے اور چند امیران بدعت دوست نے اسکا اقتدا کیا اور عبت
کو بڑا رواج دیا اور بعد وہ ان کا ملک ابو سعید کو کرے بادشاہ
شہر اہل تھا اب سنو کہ امام اجل شیخ البشیوخ حضرت تفتہ الدین

سبکی ابو عبد اللہ بن الحاج مالکی اور امام اجل فقیر اصولی علاء الدین اسماعیل شافعی
 اور امام حافظ ہر ابو بکر بن عبد الغنی شہیر بابن فقط بغدادی حنفی اور امام شہر آشوب
 شرف الدین احمد معروف بابن قاضی جبل جسکے حق میں جزیری نے کہا ہے کہ منہی ہوا
 ساتھ اسے علم ساتھ اختلاف مذاہب کے اور شیخ عبد الرحمن مقرئ حنفی اور علامہ
 بن محمد مصری مالکی اور علامہ معز الدین حبیبی ارزی اور شیخ اجل ابو الحسن علی بن
 الفضل مقدسی مالکی اور علامہ ابو القاسم عبد الرحمن بن عبد المجید مالکی مقرئ اور
 شیخ کمال محمد بن ابی بکر المجرید مالکی اور امام نصیر الدین ودی شافعی اور امام علاء
 کعب العلوم العقلیہ والنقلیہ شمس الدین ابن القیم اور علامہ احمد بن الحسن اور قاضی
 شہاب الدین دولت آبادی اور شیخ اجل امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی
 شیخ احمد سرہندی اور مولانا دستند ناشیخ الشیخ شاہ عبد الغفر زید دہلوی اور
 صاحب الشرحۃ الالہیہ اور صاحب خیر السالکین اور صاحب نور البصائر ابن العربی
 اور علامہ امام الائمہ قاطع احقاق المشرکین المبتدعین امام تاج الدین فاکہانی مالکی
 اور سوانحی انکار اور کئی علماء ابی ایسی اقسام کی مجلس مولود کو بہت تشنیم اور تفسیر
 سے اور خوب بسط اور بیان شقوق سے ابطال اسکا کیا ہے چنانچہ کچھ کلمات اس کے
 بطور اختصار اس مقام میں نقل کئے جاتے ہیں کہا امام ابو عبد اللہ بن الحاج نے
 شیخ کتاب دخل ابی کے فصل فی المولد فی جملہ ما احدثہ من ابدع معة
 اعتقادہم ان ذلک من اکبر العبادات و اظہار الشعار ما یفعلونہ فی
 الشهر الرابع الاول من المولد وقد احتوی ذلک علی بدیع و عجمیات الی ان
 قال و هذه المفاصل متروکة علی فعل المولد اذا عمل باسماغ فان خلاصنا
 و عمل طعام فقط و نويہ المولد و دعایہ الاخوان و سلم من کل ما تقدم
 ذکرہ فهو بدعة بنفس نية فقط لان ذلک زیادة فی الدین و ليس من عمل
 السلف الماضین و اتباع السلف اولى و لم ينقل عن احدهم انه نوي المولد
 و نحن نتبع السلف فی عبادة ما و سبعم انتهى ترجمہ یہ فصل ہر مولد میں

متنبہ
 خدا کی شایستگی کا
 کہ عبادت کو ایسا بناو
 جو بدعت اور بدعت نہ ہو
 خدا کا ہستی کے لئے
 یہ چیزیں جو بدعت ہیں
 اور وہ بدعت کو مذہب
 حق بنا دے قال
 نعمتوں میں جو کچھ کی جائے
 ان میں سب سے بدعت
 کی کہ بدعت کی بدعت
 خدا کا کہ بدعت نہ ہو
 کہ بدعت میں جو کچھ
 لگاواست کو بدعت
 فقیر باقی بات
 ارباب باقی بات
 اور باقی کو بدعت
 و ان کے کلمات
 بدعت

کہ لوگوں کی فتنی بدعت نکالی ہو ساتھ اعتقاد عبادت ہونے اس کے اور ظاہر کرنے ہوں
اسلام کے ایک پہلو ہے کہ ماہ ربیع الاول میں مجلس مولود شریف کی کرتے ہیں اور وہ
بکثرت بدعتوں اور حراموں کو شامل ہوتی ہے یہاں تک کہ کہا مصنف مدخل نے کہ
یہ سب مفاسد مرتب ہوتے ہیں مولد کے کرنے پر جب کیا جاوے ساتھ سماع کے پہلو
جالی ہواں مفاسد اور کرے کہا نا اور نیت کرے مولد کی ساتھ اس کہانے کی اور
بولائی کہانے کے واسطے برادری کو اور نیچے ان سب فسادوں سے کہ پیشتر گذرے
ہیں پس وہ بدعت صرف نیت سے اس عمل کے کیونکہ یہ زیادتی سے دین میں اور
معمول سلف سے نہیں اور پریمی سلف کی بہتر سے اور کسی سے منقول نہیں اہل سلف
سے کہ اسنو مولد کیا اور ہم پریمی سلف کی کرتے ہیں پس ہمارے واسطے وحی روا ہے
جو انکو روا تھا اور کہا احمد بن محمد بن بصرے لکھتے ہے یہ قول معتد کے ومعہذا
قد اتفق علما المذہب الاربعۃ علی ذم العمل بہ فہن یدمہ العلما
مغر الدین حسن الخوازمی قال فی تاریخہ ان صاحب ادب الملک المظفر
ابوسعید الکوری کان ملکا مسرفا یأمر علماء زمانہ ان یعملا
بأستنباطہم واجتہادہم وان لا یقتبعوا المذہب غیرہم حتی مالت الیہ جما
من العلماء وطایفہ من الفضلاء ویحتفل لمولد النبی صلعم فی الربیع الاول
وهو اول من احدث من الملول ہذا العمل وقال ابو الحسن علی بن الفضل
المقدسی المالکی فی کتابہ جامع المسایل ان عمل المولد لم ینقل من سلف
الصالح وانما احدث بعد القرون الثلاث فی الزمان الطالح وغنی عن تتبع
الحلف فیما اھل السلف لا یندیکفہم الاتباع فای جماعۃ لنا الی لا یتبع
ترجمہ اور باوجود اسکے اتفاق کیا ہو علمائے ہجوچار مذہب کے مذموم ہونے پر اس عمل
سے ایک ان میں سے علامہ مسز الدین حسن خوازمی نے کہا اسنی کہ اربل کا بادشاہ
ابوسعید کو کبریٰ مسرف تھا اپنی زمانہ کے علماؤں کو کہتا کہ اپنی قیاس اور اجتہاد
عمل کریں اور کیسے مذہب کے تابع داری نہ کریں تاکہ میل کیا اسکی طرف ایک

الشافعی فی شرح البعث والنشور ما یحتفل بالولاد صلعم بل یعمد بیدم فاعلمها وقال
 الحافظ ابوبکر بن عبد الغنی الفهریزباین نقطه البغدادی الحنفی فی فتاواه ان عمل
 المولود لا یقل عن السلف ولا یموت فیما لم یعمل السلف قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم لا یصلح آخر هذه الامه ما یصلح اولها وقال شیخ الحنابلہ شرف الدین احمد
 المعروف بابن قاضی الجبل الذی قال فی مدحہ الجزری انتهى بد العلم باختلاف
 المذاهب فی التاویلات ان ما یعمل بعض الامراء فی کل سنۃ احتفالاً بالمولود صلعم
 فمع اشتمالہ علی التکلفات الشنیعۃ بنفسہ بدعۃ احدہما من یلتبع هواہ ولا یعلم
 ما امر صاحب الشریعۃ وبنیاء انتهى اور کہا ابو القاسم عبد الرحمان بن عبد المجید
 مالکی مفری فی تلمیذہ تفسیر میں کہ جو ایہام کیا جا تا ہو مولد شیر نکاح کل میں پس لائق ہے کہ انکا
 کیا جاوے ایہام کرنے والے پر اور کہا محمد بن ابی بکر مخزومی مالکی صاحب منہل شرح
 وافی کی فی اپنی کتاب میں کہ بیان بدعات میں تفسیر کے جو کہ ایک منکرات فہم سے
 اور مکرمات زشت و اس فانی میں وہ کام ہے کہ کرنے میں واسطی مولد نبوی صلعم کے
 بعض شہروں میں اور نہیں ہلاک کوئی است اسون سے پیغمبر و ان کے گردین میں بدعت کو
 کی شامت اور کہا امام علامہ سراج الدین فاکہانی مالکی فی اپنی کتاب میں کہ مولد معویہ
 کے رد میں تالیف کی ہے کہ عمل مولد کا بدعت مذمومہ اور کہا فقہ اصولی علاء الدین شافعی
 نے شرح البعث والنشور میں کہ جو محفل بناتی ہیں واسطی مولد آنحضرت صلعم سو بدعت ہی
 مذمت کیا جاوے کہ نہ الا اسکا اور کہا حافظ ابوبکر بغدادی حنفی فی اپنی فتاوی میں کہ
 عمل مولد کا سلف سے منقول نہیں اور جو کام سلف میں نہیں ہوا اس میں کہ چیز نہیں کہا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں اصلاح کرنے کے پچھلے لوگ اس است جیسا اصلاح کیا انکوں
 اور کہا شیخ حبیبیون شرف الدین احمد معروف ابن قاضی جبل فی جبکہ تعریف میں
 امام جزری نے کہا تھا کہ نہایت کہ ہو پوچھا تاہد اس شخص کی علم اختلاف مذہب کا
 ادبالات میں جو کہ رسول ہے بعضے امیر و نگاہ سال میں محکم کرنا واسطی
 مولد آنحضرت کو سو بغیر بدعت ہے یا وجہ و شامل ہونے کے تکلیفات شنیعہ پر کیا گیا

اس کو ایسی برکات کون کچ کہ ہوا جس کے تابع دار ہیں اور نہیں جانتے کہ صاحب شریعت
کس چیز کا حکم کیا اور کس چیز سے منع کیا و فی الشریعة الالہیة و اذا علمت معنی
البدع فاعلم ان من البدع المذمومة الشائعة فی الامصار والبلاد مجلس
النبی صلعم لانہ لم ینبث من الادلة الشریعة اما عدم ثبوته من الکتاب الشی
ظاہر و اما من القیاس فلان المعتبر هو قیاس المجتہدین بالشرایط المقررة
فی الاصول ولم یندب مجتہد الی تجویزه و اما من الاجماع فلان المعتبر هو اجماع
المجتہدین ولما لم ینبث ذهاب احد من المجتہدین الی اباحتہ فکیف یتصور
جماعهم علی اباحتہ واستحسانہ علی ان الاجماع لا بد له من سند و خلاف
لواحد مانع له کخلاف اکثر و السند منقطع فہنا و کثیر من العلماء قد بالغوا
تقییدہ قال ابن الحاج من الممالکیہ ومن جملة ما احدثہ من البدع مع عقاب
من ذاک من اکثر العبادات و اظهار الشعار ما یفعلونہ من شہر البیج الاول
من المولد وقد احتوی ذلک علی بدع و محرمات و قال عبد الرحمن المہر فی
الحنفیة فی فتاواہ ان عمل المولد بدعة و لم یقبل بہ و لم یفعلہ رسول اللہ
علی اللہ علیہ وسلم و الخلفاء و الائمة و سئل الامام نضر الدین الدودی
عن احتفال لذلک مولد النبی الکریم فاجاب لا یفعل لانہ لم ینقل عن السلف
صالح و انما احدث بعد قرون الثلاثة فی الزمان الطالح و عن لایق الخلف
ما اہمل السلف لانہ یکفی بہم الاتباع و اى حاجۃ الی الاتباع و بہذا اقال
الفضل و قال احمد بن الحسن فی ملفوظہ ان ہذا العمل لم ینقل عن السلف
لاخیر فاما ینقل عن السلف قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصلح آخر
ذلک الامة ما یصلح اولہا نقلہ عن ابن النقطہ و ما احدث ہذا العمل من تبع
واہ و لا یعلم ما امرہ صاحب الشریعة و ما نعی عنہ قال ابن قاضی الجبل و انا
روینا فی التاریخ ان صاحب بل اللہ المظفر ابو سعید کوکری کان ملکا
سرقایا ثم علماء زمانہ ان یعلموا باستنابہم و اجتہادہم و لا یستعملوا

[illegible]

شایرہم من الایمۃ الاربعة حتی مالت الیہ جماعۃ من العلماء و طایفة من الفضلاء
 و یختص فی مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الربیع الاول من کل سنتہ و ہوا ولی
 من احدث و روج هذا العمل انتہی اور شرحہ الالبتمین لکھا ہے کہ جب جان بچا تو معنی
 کا پیر جان لی کہ بڑی بیعتوں میں جو مشہور رہو رہی ہیں شہرہ و اور ملکوں میں ایک مجلس
 مولد آنحضرت صلعم کی ہی کیونکہ وہ ثابت نہیں اور شرعیہ سے ثوابت ہونا اسکا قرآن خدا
 سے تو ظاہر ہے لیکن ثوابت ہونا قیاس ہی اسو ا علی ہی کہ قیاس معتبر مجتہد و نگاہی ساتھ
 شریعت کے کہ کتاب اصول فقہ میں مقرر ہیں اور کوئی مجتہد اسکے مباح ہونی کی طرف نہیں گیا
 اور ثابت ہونا اسکا اجماع ہی اسو ا علی ہے کہ اجماع بھی مجتہد و نگاہی معتبر ہے سبب کسی ایک مجتہد
 کا جانا ہے اسکی مباح ہونے پر یا اجتہاد یا خبر پر علاوہ یہ کہ اجماع کے واسطے سند ضرور ہے
 اور خلاف ایک مجتہد کا مانع ہو اجماع کا جیسا خلاف اکثر کا مانع ہے اور سند اس مسئلہ میں
 نا بودہی اور بہت علمانی اسکی تصحیح میں مبالغہ کیا ہے کہا ابن الحاج مالکی فی کہ جملہ محدثات
 اور بدعات سے کہ نئی نکالی ہی لوگوں نے باوجود اعتقاد کرنے کی کہ یہ بڑی جہاد ہی
 اور ظاہر کرنا شعار دین اور رسوم اسلام کا ہی ایک یہ ہے کہ ماہ ربیع الاول میں مولد
 شریف آنحضرت صلعم کا کرتے ہیں حال آنکہ وہ شامل ہے بہت بدعات اور حراموں پر
 اور کہا عتبہ الرحمان مغربی حنفی نے اپنی فتاویٰ میں کہ عمل مولد کا بدعت ہے نہ نقل کیا گیا
 اور نہ کیا ہے اسکو آنحضرت نے اور نہ حضرت خلیفہ سنی اور نہ دین کی پیشواؤں نے اور
 سوال کیا گیا امام نصیر الدین دودی محفل کرتے سے واسطے ذکر ولادت نبی کریم صلعم کے
 جو اب کہا کہ نکیا جاوی کیونکہ یہ سلف صالح سے منقول نہیں نیا نکالا گیا ہے بعد قرون
 ثلاثہ کے جسے زمانی میں اور ہم پہلوں کی پیروی نہیں کرتے اس چیز میں کہ سلف نے
 نہیں کیا کیونکہ ہمکو متابعت سلف کی کفایت کرتے ہوئی بدعت نکالنے کی کیا حاجت اور
 یہی کہا ہے ابن فضل نے اور کہا احمد بن حسن نے اپنی ملفوظات میں کہ یہ عمل مولد کا سلف سے
 منقول نہیں آئینہ کچھ چیز نہیں کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں درست کرین گے
 یہ پہلے اس است کہ جو کچھ درست کرین گے پہلے اسکے یہ نقل کیا ابن النقطہ نے اور

جو کلام کی کفر و بدعت میں
 و حرام کی کسی حد میں
 سبب خدا کی بات جو دنیا
 میں ہوئی اسکا حکم کسی
 استقامت کو معلوم نہ کیا
 جو کچھ صالح و صالحہ سے پہلے
 جس چیز کو حلال کر دیا
 اسکو حلال نہ کیا اور کچھ
 حرام کر دیا اسکو حرام نہ کیا
 اور حضرت صلعم کے بعد

نیا نکالا اس قسم کو خواہش نفس کی تابعداروں کی جو نہیں جانتی کیا لچر فرمایا صاحب شریعت اور
کس سے منع کیا اور کہا ابن قاضی جیل بنی کہ روایت کیا گیا ہے چکو نارنج من کہ صاحب شہر
اربع کا بادشاہ مظفر بوسعید کو کمری بادشاہ مسرت تہا یعنی فضول خج بجا خج کہ نہوارا
اپنی زمانی کی عاملوں کا کہا کرتا کہ اپنی قیاس اور اجتہاد پر چلو اور کسی دوسری کی مذمت
تابعداری مت کرو چاروں اماموں سے یہاں تک کہ راعب ہوا اس کے طرف ایک گرد عالم
فاضلین اور محفل کیا کرتا ولادت نبی معلوم کے ربیع الاول میں ہر سال سے وہی ہر جسے
اول بیہ بدعت نکالی اور اسکو راج دیا تمام ہوشی کلام صاحب شرعہ آلہتہ کی قال
الامام کعب العلوم شمس الدین ابن القیصر فی زاد المعاد ولا یخص المکان الذی
ایتدی فیہ الوضوء ولا الزمان بشئ ومن خص الامکنۃ والازمنۃ من عندہ
بعبادات لاجل ہذا واما لذلک کان من جنس اہل الکتاب الذین جعلوا زعم
احوال المسیح مواسم واعینا کیوم المیلاد انتہی اور کہا امام کعب العلوم شمس الدین
ابن القیصر فی زاد المعاد میں کہ خاص کیا جاویں مکان ابنہ اشئ وچو کا اور نہ زمانہ اسکا ساتھ کہ
کام کے عبادت سے اور جو شخص خاص کرے مکانوں اور وقتوں کو اپنی طرف سے ساتھ عبادت
کی اس عرض سے اور مانند اسکی ہوگا وہ جس بیہ و نصاریٰ سے جنہوں نے وقت احوال مسیح علیہ
السلام کو اور اسکی وقت ولادت کو موسوم خوشی کی اور عید ٹہرایا وقال فی محسنہ الفناء
للقاضی شہاب الدین الدولت آبادی سئل القاضی عن مجلس المولد الشریف
قال لا یعتقد لاندہ محدث وکل محدث ضلالۃ وکل ضلالۃ فی الناس شیم
ترجمہ اور کہا ہے قاضی شہاب الدین دولت آبادی فی مجموعۃ الفتاویٰ میں کہ سوال کیا
گیا قاضی مجلس مولود شریف سے کہا نہ بنا شئ جاویں کیونکہ وہ بدعت ہے اور ہر بدعت مگر اسے
ہی اور ہر مگر اسے ورنہ میں جائے گی وقال صاحب خیرۃ السالکین موافقا لخاص
نور الیقین لمن طلب الدین چیز کیہ نام آن مولدی نامتہ بدعت ہے اور رسول صلوات علیہ
را بدین امر نفرمودہ و نہ خلفاء او و نہ ائمہ و نہ خود این فعل کردہ انتہی وقال مسند ابی
شیخ المشایخ الشیخ المجدد فی بعض مکتوباتہ الحمد للہ الذی ہذا انا و ما

[illegible]

لنهدی لولا ان هذا الله لقد جاءت دسل دنیا یا الحق علیهم من الصلوة
 انما اذ من القیامات اکملها بنحیفه التفات که از روی کرم نامزد این احقر ساخته بود
 بوصول آن منتهی و سرور گردید جزایم الله سبحانه خیر اندراج یافته بود که اگر چنانچه مباهله
 و منع سماع متضمن منع مولود که عبارت از تصایّد لغت و اشعار غیر لغت خواندن است
 نیز بود اخوی اعزّی میر محمد نعمان و بعضی یاران آنجا که در واقعه آنحضرت صلعم دیده اند
 از این معرکه مولود بسیار راضی اند برینها ترک شنیدن مولود بی شکل است مخدوم و مالک
 واقعه را اعتبار بود و بر منامات اعتبار باشد مریدان چه پیران هیچ احتیاج نباشد و التزم
 طریقی را از طرق عبث می افتد چه هر یک موافق وقایع خود عمل خواهد کرد و مطابق منامات
 زندگانی خواهد نمود آن وقایع و منامات موافق طریق پیر باشند یا نباشند و مرضی او
 بوند یا نبوند برین تقدیر سلسله پیری و مرید برهم می خورد و هر بوالهوسی بوضع خود مستقر
 گردد و مرید صادق بزاء وقایع را با وجود پیر بنیم جویمخیزد و طالب رشید بدولت حضور
 پیر منامات را اخفاث احلام بشمرد و بیچ التفات بآنها نمی نماید شیطان لعین دشمن مخفی
 است غیبیان از قید او ایمن نیستند و از مکر او لرزان و ترسان اند از مبتدیان
 مستوسطان چو یه قایمه تانی الباب غیبیان محفوظ اند و از سلطان شیطان مصون بخل
 مبتدیان و متوسطان پس وقایع ایشان شایان اعتماد نباشد و از مکر دشمن محفوظ نباشد
 ثم قال نظر انصاف بیند که اگر فرضاً حضرت ایشان در این زمان در دنیا زنده میبودند و از
 مجلس این اجتماع منعقد میشد آیا باین راضی میشوند و این اجتماع را می پسندیدند یا نه
 یقین فقیر آنست که هرگز این معنی را نخواهند فرمودند بلکه انکار می نمودند الی آخره اول
 جناب شاه عبدالعزیز دهلوی قدس سره العزیز نے کتاب تحفہ اثناعشریہ میں
 بعضین اوام را فضیون بندر مہوین قسم اوام میں بعد ذکر نے اس فعل کو بر فساد کو جو
 ہر محرم کو عشرہ کو ماتم پھر ارکبای فرمائی ہیں ازینجا معلوم شد کہ روز نزول الیوم
 اکملت لکم دینکم و روز نزول وحی را و شب معراج را چادر شمع عید
 قرار نداده اند و عید الفطر و عید النحر را قرار داده اند و روز تولد و وفات پیغمبر

دقائق حضرت صلعم کی حق شناسی
 کجاست عقلی که تا با او از این
 علم و خبر و کبریا و عظمت
 حاشا صدقہ رضی الله تعالی
 عنہا یا او صاحب دینی اند
 حق شناسی که حق شناسی
 کجایا یا مسدا و اند که کجایا
 که کجایا کجایا کجایا
 و اصل کجایا کتابان
 با تصویب کجایا کجایا

عبد نواز ایندلی آفر قال اور کہا امام الانبیاء شمس الامۃ امام تاج الدین کا کہنا
ہے ابا بعد فقد تکرر سوال جماعت من المیار یکن عن الاجتماع الذی یعلم بعض
الناس فی شهر الربیع الاول ویسمونه مولد اہل لداصل فی الشریع ہو بد عتہ
اخذت فی الدین وقصد والجواب عن ذلک مبیناً ولا یضاح عنہ مفتیان
فقلت وبالله التوفیق لا اعلم لہذا المولد اصلاً فی کتاب ولا بسنہ ولا ینقل علم
عن احد من علماء الامۃ الذین ہم القدوة فی الدین المتمسکون بانثار المتقدنین
بل ہو بد عتہ احد ثلث البطالون وشہوة نفس اعنی بہا الا کالون بدلیل اورنا
علیہا الاحکام الخمسة فقلنا اما ان یکون واجباً او مندوباً او مباحاً او
مکروہاً او محرماً وليس بواجب اجماعاً ولا مندوباً لان حقیقة المندوب
ما طلبہ الشریع من غیر ذم علی ترکہ وهذا لم یأذن فیہ الشریع ولا فعلہ الصحاب
والتابعون المتدینون فما علمت وهذا اجوابی عنہ بین یدی اللہ ان عنہ
سئلت ولا جایز ان یکون مباحاً لان لا بداع فی الدین لیس بمباح باجماع
المسلمین فلم یبق الا ان یکون مکروہاً او محرماً ما خینین یکون الکلام فیہ
فصلین والتفرقة بین حالین احدهما ان یعلم رجل من عین ما نذر لہ او احضار
وعیالہ لا یجوزون فی ذلک الاجتماع علی اکل الطعام ولا یقترون شیئاً من
الاثم وهذا الذی وصفناہ بانہ بدعتہ ومکرمہ وہ شناعۃ اذ لم یفعلہ احد
من متقدمی اہل الطاعت الذین ہم فقہاء الاسلام وعلماء الانام سراج
الازمنة وزین الامکنۃ والثانی ان تدخلہ الجنائتہ ویقوی بہ العناية حتی
یعط احدہم الشئ وفسد یتبعہ وقلید یولہ الی ان قال ہذا مع ان الشہر
الذی ولد فیہ صلعم وهو ربیع الاول ہو بعینہ الشہر الذی تم فیہ فلیس فیہ
فیہ اولی من الحزن فیہ وهذا اما علینا ان نقول ومن اللہ تعالیٰ نزجوا احسن
القبول انتہی ترجمہ ابعد یعنی بعد حمد و صلوة فکر پس بار بار یہو سوال اریک جماعت
صاحبان برکت کا جمع ہونے سے جو بعض لوگ ماہ ربیع الاول میں کرتے ہیں اور نام کا

مولود شریف دہرے میں آیا اسکی لٹی کچھ اصل سے شرع میں یا بدعت سے نئی کالی گئی دین میں
 اور چاہا جواب اس مسئلہ کا روشن اور واضح کہ حاجت دوسر کی چھوڑی پس جواب کہا کہ
 ساتھ توفیق الہی کی کہ نہیں جانتا میں اس مولود کے کچھ اصل کتاب و سنت میں اور نہیں
 نقل کیا گیا کرنا اسکا علمانی امر ہے جو کہ پیشوائی دین اور جنگ مارنیوالی میں ساتھ آثار
 اگلوں کے بلکہ یہ بدعت کا اسکو بیہودہ لوگوں نے اور خواہش نفس کی ہوا راہ کیا اسکو
 بہت کہا بنواؤن فی ساتھ دلیل کے کہ پیر اپنے اس پرانچ حکم کو پس کہا ہمیں کہ یا یہ واجب ہو
 یا مستحب یا مباح یا مکروہ یا حرام اور یہ واجب نہیں از روئے اجماع کر اور نہ مستحب کیونکہ
 حقیقت میں مستحب وہی ہو جسکو طلب کیا شارع نے سوا مذمت اسکی ترک پر اور اس میں نہیں اول
 شارع سے اور تا کیا اسکو صحابہ رضی اور نہ تابعین نے جو کہ دیندار تھے اور نہ کسی اور نے جنگوں
 جانتا ہوں اور یہ بھی جواب میرا اس مسئلہ سے سامنے خدا تعالیٰ کی اگر اس سے پوچھا گیا میں
 اور یہ بھی نہیں جانتا کہ مباح ہو کیونکہ بدعت نکالنا میں میں مباح نہیں ساتھ اجماع مسلمانوں
 کے پس باقی رہا مگر یہ کہ مکروہ ہو یا حرام ہو اب کلام اس میں ہی فرج و فصلوں کے اور فرق
 کی درمیان اور حالوں کے ایک یہ کہ کوئی شخص اپنی خاص مال سے کمری کہا تا اپنی اہل و عیال اور
 یا روک و اسطو اور نہ بڑھن اس جمع ہونے میں کہا تا کیا فی سہی اور نہ کرین کوئی چیز
 گناہوں سے یہ قسم وہ جسکو ہم مکروہ اور بدعت اور زبوں کہتے ہیں کیونکہ نہیں کیا اسکو
 کسی فی اگلوں سے جو اہل طاعت کے اور فقہ اسلام کے اور عالم حیان کی اور چراغ زیاروں
 اور زیت مکانوں کی دوسرا یہ کہ داخل ہو آئین جنایت اور قوی ہو ساتھ اسکی اہتمام ہوا
 کہ دیتا ہی ایک اونکا کچھ چیز اور جو اسکا پیچھا جاتا ہی اوس چیز کے اور دل و سکی کو رنج
 پہونچاتا ہی وہی سنا اوس چیز کا یہاں تک کہ کہا اوس امام نے آخر کلام میں کہ یہ مال بے
 وہ ہینا ہی حسین آنحضرت صلعم پیدا ہوئی اور یہی جینا بعینہ وہ ہے جس میں وفات پائے
 سو خوشی کرنی اس میں بہتر نہیں مگر کرنے سے اس میں یہ بھی جو واجب تھا پیر اسکا کہنا اور
 اللہ تعالیٰ سے امید وار میں اچھو قبول کرنے کے واللہ اعلم بالصواب تمام ہوئی کلام سننے
 بعد ضرورت اور امام فاکہانی کا شیخ جلال الدین سیوطی فی تحف بھی کیا ہو اور ایک

ان الذین فرغوا منہ
 وکما نوافل شیعہ
 فی شیعہ انما امرہ
 اللہ علیہم السلام
 یفصلون فی غیبتوں میں
 مکالمین بنی دین میں اور چھو
 کسی فرقے کو انکی کام
 اور کام دار اسکی چھو
 جاتا دجا اور کو گیا کچھ
 جی جی بن لوگوں میں
 کسی امین نکال لین اور

جو مولوی بناتھا اوسکو سوائی فیہ نظر کے دوسری بات ہی نہ آتی تھی ایسا ہی ان مولویوں
 اور بدعتیوں کو جتنا ذکر اور پرہیز چاہی سوائی وہابی کہنی کی کچھ نہیں آتا چھٹی اہمیت
 زیارت قبور سی منع کرتے ہیں تفصیل اسکی یہ ہے کہ ہم لوگ کسی زیارت قبور سی منع نہیں
 کرتے ہاں دوسرے بدعتین جو کہ شرک اور حرام کام ہیں جیسی کہ طواف کرنا قبر کو سجدہ کرنا
 اعدا اصحاب قبور سی حاجات طلب کرنا اور مان چرنا وغیرہ کو ضرور منع کرتے ہیں
 اور یہ ہے کہتے ہیں کہ عورتوں کو قبور کے زیارت منع ہے چنانچہ ستے میں لکھا ہے و
 يستحب زيارة القبور للرجال وتكره للنساء ترجمہ اور مستحب ہے زیارت قبور مردوں کو
 اور مکروہ ہے عورتوں کو اور محال السو اعطیہ میں ہے وَأَمَّا النِّسَاءُ فَلَا يَحِلُّ لهنَّ أَنْ
 يَخْرُجْنَ إِلَى الْمَقَابِرِ لِأَرْوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ
 قُبُورَ الْأَنْثَى وَأَرْوَءَ عَوْرَتَيْنِ سَوَحْلًا نَهْنِ لَكَ وَحَاوَيْنِ مَقْبَرَيْنِ كَيْفَ تَكُونُ
 روایت سے ابی ہریرہ رضی عنہ کہ حضرت فرمایا کہ لعنت کی اللہ تعالیٰ زیارت کرنے والیوں پر
 قبروں کی وعن ابن عباس رضی عنہما قال لعن رسول الله زائرات القبور
 والمتخذين عليها المسجد والسرج كذا في المشكوة ترجمہ اور ابن عباس رضی
 عنہما فرمایا لعنت کی رسول خدا کی قبر کے زیارت کرنی والیوں پر اور اوپر جو مان سجدہ
 بناویں اور چرنا جلاویں جیسا کہ مشکوٰۃ میں ہے وسئل القاضي عن جواز خروج
 النساء الى المقابر فقال لا تسئل عن الجواز والفساد في مثل هذا وأما
 تسأل عن مقدار ما يلحقها من اللعن واعلم كلما نوت الخروج كانت في لعة الله
 يملأ نكته واذ خرجت الشياطين منك بجانب واذ انت القبور تلعتها روح
 ملئت واذ رجعت كانت في لعنة الله كذلك حتى تعود وفي الحديث إنما
 مرة خرجت الى المقبرة تلعتها ملائكة السموات السبع وملائكة الارضين
 سبع فتمشي في لعنة الله وأما امرأة دعت للميت في بيتها يعطيها الله
 خالي ثواب حجة وعمره ترجمہ اور پوچھو گھو قاضی عورتوں کو جانے سے قبر و قبر کے جائز
 ہے یا نہیں پس کہانہ پوچھ جائز ہوئے گو اور برائی گو ایسی کام کے میں پوچھ کہ کر

جانا چاہی کہ اللہ تعالیٰ
 حضرت محمد رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے
 بیجا اور ناجائز طواف کا
 جب حکم فرما دیا اور جب
 تاوان کو خدا کا وعدہ دیا
 پیرہ کو نہ کام ہے
 کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 سے نفرت نہیں ہوا اور نفرت
 سے کہ ان کو نبی کی قبر سے
 عورتوں کی بیجا چھو نہ نہیں
 کہ ان کو کچھ نہیں

الجہود و یویدُ ذلك تذکیر صیغۃ الرخصة ایضا انتھی اور شرح برنخ نیز
بیچ باب زیارت رخصت قبور کے ہے ثم اعلم ان زیارة القبور ما ذکرت فیہ
الرجال وعلیہ عامة اهل العلم واما النساء فقد روی عن ابی ہریرۃ
ان رسول اللہ صلعم لعن زوارات القبور عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
علیہ وسلم لعن زائرات القبور فلا يجوز لهن الرخصة فی زیارات القبور
وقال جمہور العلماء من اثبت الرخصة للنساء فی الزیارة فانما یستدل
بجدت غیبتکم الخ وھو استدلال بلا قیاس لان خطاب الرجال لا یشتمل
النساء ولم یروحدث فی حق النساء قلا یعم الرخصة فالصیح انہ
یباح للنساء زیارة القبور انتھی ایسا ہی سوا انکو ٹبرے بڑی محدثین اور مجتہدین
اور فقہاء کے نزدیک زیارت کرنا قبروں کی حرام ہے قطع نظر ان میں سے ان ملکوں کی
عورتیں قبر و نہر زیارت کو کب جاتی ہیں زیارت قبر یعنی صاحب قبر کے لئے دعا و استغفار
کرنا اور عرجت پکڑنا اور دنیا چھوڑ دینا اور آخرت کو یاد کرنا ہے پہلا اخصاف کر و اکثر
عورتوں کو آبدست تک یا تو نغین نماز کبھی پڑھتی نہیں وہی کیا دعا و استغفار کر رہیں گے
انکا تو یہ حال ہے کہ ایک بغل میں لڑکا دوسرے ماتھ میں مالیدہ کا طبق لیکر ملنا کھتے
خاک و ہول بیانیگی گڑھی جو کی دینی کو پا پیادہ درگاہوں پر جاتے ہیں مجاوروں کے
سامنے بی بی پردہ ہو کر جرائعی و مالیدہ رکھ کر سجدہ طواف کرتے ہیں ناک رگڑتی ہیں دھاک
بدلے خود ان سے دعا مانگتی ہیں کہ یا حضرت میرے ختم کو بیل بنا تو اسی صاحب میری دعا
کو اکلوثی بیٹی گاؤ بیل کرو اسی پر جسے میرے لڑکے کا نصب کہو لو یا میرا دل میرے
بیٹے کو نوکری ہی لگا دو یا شاہ مدار صاحب مجھ کو رزق و اولاد و وامی شاہسو اخصاف
دشمنوں کو میری زیر کر و اور استغفار کے بدلے آپ ناک رگڑتی ہیں کہ پیر صاحب غلاف لانا
بہول گئی مجھ پر غضب مت ہو اگلی جمعرات کو دو ہر غلاف لائے گئے جمعرات کو حاضر
ہوتے تھے لیکن نوکری بی بی نمازی آگئی اسٹی دیر ہوئی یا ولی مجھ پر ہر ہنسنے کے نظر کہو
کسیاں اپنی خربچی میں سی مجاور کا خرچا اور پلاؤ کے رکابے چڑھا کر ایک پاؤں

کلام اور رسول کی خدمت میں
اور صاحب کے روح راجہ جلال
و کرامت میں ثابت نہیں ہو سکتی اور
مکمل ہو گیا ہے
بیجا دی معلوم ہو گیا ہے
انکے ہر حال میں ان کے صاحب
نہ سلمان میں نہیں چھوڑے
ہم کسی کچھ کا نہیں چھوڑے
حضرت خلیفۃ اللہ علیہ السلام
فرمایا ہے کہ میں اسکی
حق ادا نہ کر سکتا ہوں
منہ فہو و در خیر

او ٹہا تہ جو ذکر کرتے ہیں کہ وہ نو فوجیان آپکی ٹونڈیان کئی دن سی کار میں باہر
 جلد کسی موٹی بالدار کو ان کے جال میں پسا ڈالو روزی کا دروازہ کٹا دے کہ دروازہ
 پہلے خرچے جتنی ہی سوا من کی دیک اور اٹلس کا خلافت چڑھانوں کی آبی زیارت کو جانو
 عورتوں کے خیر خواہ بیلا یہ حرکتیں تہاری اعتقاد میں نیک ہیں یا بد پہر بتاؤ کہ بہر
 ان نیتوں کے کوئی عورت قبور کی زیارت بطور سنت کی کرتی ہے اگر ہزار ہا بچو
 میں سے کسی ایک نے بطور سنت ادا ہے کی تو التاد رکالمعدوم کا کیا اعتبار ہے اور
 قندھاری طنائی کشمیری کابل علی عجمی عربی علماء ہندو کہیں کی رسم و رسوم و واجبات سے
 کیا واقف ان بدعتیوں کی رسوم جاہلیت سے اسی ملک والی خوبے واقف ہیں اسباب
 یہاں کے علماء انکی طور پر انکو تنبیہ و تادیب و تہدید نرم و گرم نصیحت سے منساری و تہذیب
 سے انکو مشرک یا شرک اور بدعتین چھوڑانی کی کوششیں کرتے ہیں یہ نادانانہ و
 دخل در معقولات کر کے خلل انداز امر معروف و نہی منکر ہو کے ان رسمی مسلمانوں کے
 طرف ہو کر انکے حائشی بنکر حقانی لوگوں سے ناحق جھگڑتے ہیں اور ناصحون کی نیتوں کو
 دریافت نہیں کرتے بلکہ جان بوجہ کر ناحق کرتے ہیں بار و یہ زمانہ بھی وہاں ہی آیا ہے
 کہ بڑے کی خواہش حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو دیدہ و دانستہ شہید سے کر ڈالا لاکھ
 خسر الدنیا والاخرۃ یہی ہوئی اس طرح یہ لوگ بھی جان بوجہ کر جاہلون کے طرفدار
 بنکر کتے ہیں کہ وہابی زیارت قبور کو منع کرتے ہیں اتنا نہیں جانتے کہ زیارت قبور جائز
 ہے مکروہ ہے ہی حرام ہے ہی شرک و کفر ہے ہی جائز تو وہ سے کہ جسطرح حضرت پیغمبر خدا
 نے فرمایا یا کیا اسی طور سے زیارت کرے تو مسنون ہو تو وہ طور یہ ہے کہ قبر کے پاس ہنچکر
 بکے السلام علیکم و از قوم مومنین اور اہل قبور کی مغفرت کے واسطی دعا کرے
 اور ان سے عورت لیوے اور دنیا سے بی رغبت ہو دی اور آخرت کو موت کو یاد کرے
 حضرت فرید اسو اسطے اجاوت دی ہو کہ حاصل و غرض زیارت قبور سے ہی ہو مگر وہ
 زیارت وہ ہے کہ قبر کو بوسہ دینا اور چھپکانا اور وہاں ہنسنا سونا دنیا کی باتیں کرنا
 کہانا پینا حرام وہ ہے کہ قبر کو سوجھ تھجھ کر ناطوان کرنا تاج کر دانا بلبے بچوانا خلافت

قندھاری طنائی کشمیری کابل علی عجمی عربی علماء ہندو کہیں کی رسم و رسوم و واجبات سے کیا واقف ان بدعتیوں کی رسوم جاہلیت سے اسی ملک والی خوبے واقف ہیں اسباب یہاں کے علماء انکی طور پر انکو تنبیہ و تادیب و تہدید نرم و گرم نصیحت سے منساری و تہذیب سے انکو مشرک یا شرک اور بدعتین چھوڑانی کی کوششیں کرتے ہیں یہ نادانانہ و دخل در معقولات کر کے خلل انداز امر معروف و نہی منکر ہو کے ان رسمی مسلمانوں کے طرف ہو کر انکے حائشی بنکر حقانی لوگوں سے ناحق جھگڑتے ہیں اور ناصحون کی نیتوں کو دریافت نہیں کرتے بلکہ جان بوجہ کر ناحق کرتے ہیں بار و یہ زمانہ بھی وہاں ہی آیا ہے کہ بڑے کی خواہش حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو دیدہ و دانستہ شہید سے کر ڈالا لاکھ خسر الدنیا والاخرۃ یہی ہوئی اس طرح یہ لوگ بھی جان بوجہ کر جاہلون کے طرفدار بنکر کتے ہیں کہ وہابی زیارت قبور کو منع کرتے ہیں اتنا نہیں جانتے کہ زیارت قبور جائز ہے مکروہ ہے ہی حرام ہے ہی شرک و کفر ہے ہی جائز تو وہ سے کہ جسطرح حضرت پیغمبر خدا نے فرمایا یا کیا اسی طور سے زیارت کرے تو مسنون ہو تو وہ طور یہ ہے کہ قبر کے پاس ہنچکر بکے السلام علیکم و از قوم مومنین اور اہل قبور کی مغفرت کے واسطی دعا کرے اور ان سے عورت لیوے اور دنیا سے بی رغبت ہو دی اور آخرت کو موت کو یاد کرے حضرت فرید اسو اسطے اجاوت دی ہو کہ حاصل و غرض زیارت قبور سے ہی ہو مگر وہ زیارت وہ ہے کہ قبر کو بوسہ دینا اور چھپکانا اور وہاں ہنسنا سونا دنیا کی باتیں کرنا کہانا پینا حرام وہ ہے کہ قبر کو سوجھ تھجھ کر ناطوان کرنا تاج کر دانا بلبے بچوانا خلافت

اثر مانا کفر و شرک و ہر قبر کو سجدہ عبادت کرنا قبر و نسب سے حاجت مانگنا انکی نذر
و نیاز ماننا انکو نفع نقصان پہنچانے کے سبب کہ اوسنی بلا واسطہ و توکل استہداد کرنا
اس فقرہ سے غرض و فائدہ کے شوقین اور گہری جو کیاں دین و الیون کی حمایتی مجاہد
ہے یہ البتہ سچ و تاب کہا وین گے اور وہابی و بابی کر کر جو یہاں شور و غل مچا دیں گے
مگر جب فقہ و حدیث کی عبارتیں اوستادوں سے مطالعہ کریں گے تو خجالت سے کہانی ہو کر
سست جا بلائے کہہ کر افریاد رہتا ناں من ماننے کرنے لگیں گے کیونکہ ہندو کی غلطی کا یہ
خوٹر گئے ہے عام لوگوں کو فریب دینے کے لئے مقید کو مطلق مطلق کو مقید بنا کر اوسکے
نسب حقانی لوگوں پر کرنے میں تا کہ کسی طرح آپ سچو نبی نہ بن کر جو بڑے کو خداوند عالم کہیں
سر سبز نہیں کرتا انکا دروغ بیفروغ آخر کھل ہے جاتا ہے اونکا ایک تیز فقرہ عوام الناس
کو ہکا بکے کا یہ بھی ہو کہتے ہیں کہ چاہے کو قرآن و کتابین منت لو وہابیوں نے غلط کر کے
چھپوا دی ہیں اصل حقیقت یہ ہے کہ علماء ہند نے جزا ہم الدخیر الخیراء جب غریب مسلمانوں
کے بہت علم و دین حاصل کرنے میں کم و بیش تبیین کی خیر خواہی سے قرآن و حدیث و فقہ
مسائل ہندی میں ترجمہ کیا تا کہ پوری امت میں مسلمان اپنی خدا و رسول کی کلام و احکام
ایمان و اسلام سے واقف ہو جا دیں اور فرض واجب و سنت متحب جلال خرام
مباح مکروہ شرک و بدعت توحید و سنت باسانی جان لیون اور صاحب ثروت
دینداروں کی وی ترجمہ و کتابیں باقیات صالحات و وسیلہ نجات سب کچھ چھپوا کر
وقف فی سبیل اللہ کرنا کہ فائدہ عام ہو غریب غریب سے فیض پاویں سوا اللہ تبارک و تعالیٰ
اہر انیک بنتی کی برکت سے ہزار نامہ کے مسلمان اس ہند میں ہی کی بدولت کام کے
مسلمان ہوئے اور اس سبب ان علم فروشن حق پوچھنے کا بازار سرد ہوا اب
لو کہ جی پوچھتا نہیں ایک مسئلے کے جواب کے واسطے چہ چہ جینے آئے آستانہ بوسی تہی
و موقوف ہوئے تھے و پڑھے کا دروازہ بند ہوا ہندی کتابوں سے فیض الہی آپس
بے منت تھیں کر لیتی ہیں ہر چند یہ لوگ منطق بی نخل جھاڑتے ہیں مگر وہی کہاں مانتی
ن اوہوں نے جو برعون میں نہ حاصل کیا تھا سو ہند سے پڑھنے والوں نے حاصل

بی بی کام کر گلشن بلبلانک
 کشف منکر اور بدعتی دین
 خدا اور رسول کا اپنی کسر
 بنیادی ہوئی تاجا و تفسیر
 کلمہ الہیہ اور کلام
 صراطِ سرفراز و جنتِ علیہ
 بی بی حسین علی بن ابی طالب
 اور بی بی فاطمہ زکریا
 انکی شہادت و بی بی
 اور علی ابن علی بن ابی طالب
 بی بی فاطمہ زکریا

لا یعقلون فالکل بہ یعتدون انتہی ترجمہ جان تو کہ نذر جہانی جانی ہی مروت
 واسطی اور لاتی میں روپے اور چراغ اور تیل اور مانند اس کے بڑی بڑی اولیاء کے
 قبروں کی پاس انکی خوشی جانی میں وی علماء کی نزدیک باطل اور حرام ہیز حبشہ کہ
 ماننے کا ارادہ نہ ہو فقرہ اگر واسطی اور اس بلا میں پہنچے میں لوگ خصوصاً اس زمانی میں
 اور خوب کہو لکریاں کیا ہی علامہ قاسم نے درر البحار کے شرح میں اسی سبب کہا اہام
 محمد نے اگر ہوں عوام میرے غلام اللہ میں آزاد کروں بدون ولا کے یہ واسطی
 کو نہیں سمجھتے سوہین ہوشیار ہوں اور عبرت پکڑیں اور فتاویٰ عالمگیری کا
 سہی ہی مضمون ہی مگر حقائق لوگ ہر چند انکو سمجھا دیں پر یہ نذر غیر اللہ اور کسی کو بھی نہیں
 روٹی پلاؤ رزق کی کہانیوں کی بدعت ہند پر گز نہیں مانتی اور عرب کے انصاف میں کہ کبھی چھین نہ کو
 لفظ کہنا ادبی ہی اور انبیاء اولیاء کو علام الغیوب و کشف الکروب و تصرف الامور
 جاننا سنت و جماعت کا عقیدہ ہی اور عرس میں ناچ باجا پرستش تجوز و شادی عموماً
 رسم مقرر ہی و عید برات کی رسوم جو قدیم سے چلے آتے ہیں سو بے تکرار وہی شبہ جائز
 ہیں آویسر کے بال کہنو واسطی و اثر ہی کترانی اور منڈانی والی مویہ بڑانی والی ہیا چار
 رشوت خوار زنا کار غیبتی بھٹنچہ ارٹھتی سونا رو باطلہ کو نکو بیٹانی والی محرم میں فقیر نبی و
 تعزیر شدہ حتی جو بٹی قبر میں طاغی پوجنے والے شاہ داول شاہ مدار شیخ سد و زیر بخا
 لال پر ہی سبز پر ہی وغیرہ کے معتقد بیوانی و کالی کی بکری کہانی والی بی ناز دیوا
 و ہولی کی رسم کرنی والی صلح کل کے مذہب والی مرشدان کو قبروں کو سجدہ کرنے والے
 مریدوں کو سجدہ لینی والے بند و نکو عباد و جمع اللہ کہنے والی قرآن کو چپا تیان
 شیعہ کو مینگنیاں نمازی کو ایڑ کا مسجد کو گوز خانہ یا شجائے کو گوز دان کہنو والی شرع
 منکر اہل سنت و جماعت میں اور جو حضرت کو بندہ کہے انبیاء اور اولیاء کو حاجت و
 مشکل کشا عین ان بجانی اور عرس و قبور کے پوجا و نذر غیر اللہ و شادی وغنی کے
 رسوم منع کرنے اور سب سے کالی رکیو اور تعزیر و چلہ پرستی کو برا جانی اور شادا و
 وغیرہ پیروں کی منین ثانی بیوانی کا کالی و غیرہ کے بکرے کو جو اجم کہے مشرک

حاصل کیا تھا کہ
 سوائے ان کے کسی اور
 ذریعہ و راستہ سے
 دین کا حصول نہیں
 ممکن ہے بلکہ یہ
 ایک ہی راستہ ہے
 جس سے دین کا
 حصول ممکن ہے
 اور یہی ہے
 جو کہ قرآن میں
 مذکور ہے

بدعتیوں کا شریک نہ ہو دوسری جگہ بغیر اللہ کو حرام و حلال کی بات بی شرع فقیران کفر کا کلمہ ہے
 والون کو اور مشائخ سجدہ لینے والوں کو اور حق پوش علماء کو جگہ خدا و رسول کی عزت
 انکی ذمت کرے دوسری جگہ اور کلیتہ کی جماعت سے خارج بلکہ کافر بجان اللہ ما شاہ
 خوب بچان و علامت و مایوں کی اور سنوں کی تہرائی کی اگر انہیں علامتوں سے
 و مایوں سے ہو تو ہم تو کیا بلکہ علماء ہفت طبقہ متقدمین متاخرین متہارین نزدیکی و
 ہونے تو الحمد للہ کہ ہمارے ہے کہنے سے ہم لوگ غالب بڑی جماعت و ملت ہوتے اور
 ہم لوگ اپنی ہی تقریر سے منکر انبیاء و اولیاء و منکر شفاعت و سنت و شریعت و منکر مذہب
 و فقہ بنے خوب ہی سرکے بل وند سے منہ بلکہ چاروں شانے چٹ کر بڑی آٹھویں
 تہمت نامہ دست نہیں پڑتی تفصیل اسکی یہ ہے کہ یہ بالکل محض بہتان ہے ہم سنی
 سنت رسول اللہ پر جان و توبہ ہیں اور بدعت و بدعتیوں سے الگ ہو ہیں چنانچہ اسی سبب
 ہم لوگ بدعتیوں کے نزدیک مطعون ہیں ہم بے اگر اسے مانند تارک سنت و بدعت ہست
 ہونے کے اور اسے ملے جلے رہتی تو اتنی بدنامیاں کیوں اوٹھاتے نہ و نہ تو پرستوں کے
 ملاست کا نشانہ کیوں ہوتی الحمد للہ بدنام ہونا دین کے سبب اور ہر کس کے طعنے پہنا دینے
 عین بہن اور رسول اللہ کے سنت ہے کہ سنوں سے خود بخود ادا ہوتے ہے فلا الحمد
 علی ذلک مان ایسا تو کہتے ہیں کہ اقامت ہو گئی ہو اور جماعت ہو رہی ہو تو جماعت میں
 لمجاوی اور وقتہ فرض پڑو دوسری جگہ سنت کی قضا کرے حدیث اور فقہ کے کتابوں
 میں یہ مسائل موجود ہیں مگر مفسرے لوگوں کو مایوں کی ایسی سخت بیماری ہو گئی ہے
 کہ کوئی رد اثر ہی نہیں کرتے آخر یہ جہلک بیماری انکو ملاک کر کر چوڑے سے بڑا
 تعجب ہے کہ ناحق ہمیں بی سرو پا تراش کر اسے نسبت ناکردہ گناہوں پر کرتے ہیں اور
 انبیا دین و ایمان برباد دیتی ہیں نوزین تہمت قبروں پر پھول ڈالنا منع کرتے
 ہیں تفصیل اسکی یہ ہے کہ قبروں پر پھول ڈالنا کتب حدیث و فقہ معتبرہ سے اصلاً ثابت نہیں
 اور جو لوگ کہند اس حدیث کی کہتی ہیں کہ حضرت مرنے دو قبر والوں کو عذاب ہونے سے
 دیکھ کر سبب شفقت نبوی کریم ایک جگہ لکھا ہے کہ اگر کوئی قبر کو دو نون قبروں پر

نہیں
 کہتے ہیں کہ صحت
 صحت سے بدعت و بدعت
 یا بدعت و بدعت
 یا بدعت و بدعت

قبل من القراء لا يستحق يد الثواب لا للميت ولا للقارئ ترجمہ بعض مرد و سے
 قرآن کی جیسا کہ مزدور یکڑے کسی شخص کو تو کہ وہ قرآن پڑھ کر قبر پر کھاتا ہے کہ اس نے
 ثواب ہمیں ملتا نہ میت کو نہ پڑھنے والے کو اور نصاب الاحساب میں ہے کہ مقرر کرنا
 قاری کا قبر کے پاس بعثت ہو اور اس طرح کے قرات میں کچھ ثواب نہیں اور نہیں کھاتا
 برکت خلیفہ یا صحابہ نے اور ہدایہ کے کتاب الاجارہ میں ہے اقراء القرآن و کتابہ
 به و فی الشاہان ای بالقرآن یعنی پڑھو قرآن کو اور نہ کھانا ساتھ اسکی اور شاہان
 شرح ہدایہ میں ہے یعنی نہ کھانا ساتھ قرآن کے پس معلوم ہوا کہ یہ کام قاریوں کو حق
 میں بڑا ہی اور نیت کو حق میں ہی ثواب کا موجب نہیں اور طریقہ محمدیہ کے اخیر میں
 قرآن کا قبروں پر بیٹھ کر اور ہر مزدور سی لبنا صاف حرام لکھا ہے اور رد المحتار
 حاشیہ رد المحتار میں حرم اسکی خوب تحقیق سے لکھی ہے اور جو مرد والے کے قیاس کو
 خوب رد کیا ہے جسنی اجرت تعلیم قرآن پر قیاس کر کے اسکو بھی رد کیا تھا جسکو منظور
 ہوا ان دونوں کتابوں میں تحقیق نظر کرے اور وہ دونوں کتابیں مند و ستان
 بنائی ہوئیں نہیں بلکہ طریقہ محمدیہ روم کی ولایت میں بنا اور رد المحتار شام کی ملک
 میں دین نورانی کا نام و نشان نہ ہو گا کیا رہوین تہمت قبر کے پاس حدیث
 سے منع کرتے ہیں تفصیل اسکی یہ ہے کہ قبر کے پاس حدیث دینا تو منع نہیں کرتے مگر کھانا پانی
 پر عید و شب برات کو جیسا حلوا چائے شیرنے وغیرہ لہجانے کو البتہ منع کرتے ہیں اور
 روئی و دلہ خواہ خضر کے نام سے جو بہاؤ دن کو بیٹھتے ہیں دریا میں ڈالتے ہیں انکو منع
 کرتے ہیں قبروں پر کھانا نہ روئے کا لیجانا منع ہے چنانچہ اوپر مذکور ہو چکا ہے و اما
 کے نفسانی علماء کو خدا تعالیٰ نیک توفیق دی ہو کہ حق کو باطل کا لباس نہ پہنائیں اور
 بدعت کی تحسین میں لبث بلا دین اور بدعت پسندوں کی خوشامدی سے متوجہ نہ ہو
 کہ فتویٰ مذہبین رباعی اسی آنکہ علم خوشن معزور ہے سید ان یقین انہ حقیقت اور
 از علم خرمین صحت دین میاں ہر چون صحت دین نباشد رنجوری ہر بار ہوین
 نہ صحت پہلے بیرون کو شجر دن کو پلے میں ڈالنے میں تفصیل اسکی یہ ہے کہ

ترجمہ بعض مرد و سے
 قاری کا قبر کے پاس بعثت ہو اور اس طرح کے قرات میں کچھ ثواب نہیں اور نہیں کھاتا
 برکت خلیفہ یا صحابہ نے اور ہدایہ کے کتاب الاجارہ میں ہے اقراء القرآن و کتابہ
 به و فی الشاہان ای بالقرآن یعنی پڑھو قرآن کو اور نہ کھانا ساتھ اسکی اور شاہان
 شرح ہدایہ میں ہے یعنی نہ کھانا ساتھ قرآن کے پس معلوم ہوا کہ یہ کام قاریوں کو حق
 میں بڑا ہی اور نیت کو حق میں ہی ثواب کا موجب نہیں اور طریقہ محمدیہ کے اخیر میں
 قرآن کا قبروں پر بیٹھ کر اور ہر مزدور سی لبنا صاف حرام لکھا ہے اور رد المحتار
 حاشیہ رد المحتار میں حرم اسکی خوب تحقیق سے لکھی ہے اور جو مرد والے کے قیاس کو
 خوب رد کیا ہے جسنی اجرت تعلیم قرآن پر قیاس کر کے اسکو بھی رد کیا تھا جسکو منظور
 ہوا ان دونوں کتابوں میں تحقیق نظر کرے اور وہ دونوں کتابیں مند و ستان
 بنائی ہوئیں نہیں بلکہ طریقہ محمدیہ روم کی ولایت میں بنا اور رد المحتار شام کی ملک
 میں دین نورانی کا نام و نشان نہ ہو گا کیا رہوین تہمت قبر کے پاس حدیث
 سے منع کرتے ہیں تفصیل اسکی یہ ہے کہ قبر کے پاس حدیث دینا تو منع نہیں کرتے مگر کھانا پانی
 پر عید و شب برات کو جیسا حلوا چائے شیرنے وغیرہ لہجانے کو البتہ منع کرتے ہیں اور
 روئی و دلہ خواہ خضر کے نام سے جو بہاؤ دن کو بیٹھتے ہیں دریا میں ڈالتے ہیں انکو منع
 کرتے ہیں قبروں پر کھانا نہ روئے کا لیجانا منع ہے چنانچہ اوپر مذکور ہو چکا ہے و اما
 کے نفسانی علماء کو خدا تعالیٰ نیک توفیق دی ہو کہ حق کو باطل کا لباس نہ پہنائیں اور
 بدعت کی تحسین میں لبث بلا دین اور بدعت پسندوں کی خوشامدی سے متوجہ نہ ہو
 کہ فتویٰ مذہبین رباعی اسی آنکہ علم خوشن معزور ہے سید ان یقین انہ حقیقت اور
 از علم خرمین صحت دین میاں ہر چون صحت دین نباشد رنجوری ہر بار ہوین
 نہ صحت پہلے بیرون کو شجر دن کو پلے میں ڈالنے میں تفصیل اسکی یہ ہے کہ

غلطی ہو مگر حدیسی بڑہ کے تعظیم کرنے کو اور قرآن کی عوض ادسی کی تلاوت کو اور اسکے بار
 عود جلانے اور اسکو عطر لگانے کو اور قبر میں رکھنے کو منع کرتے ہیں لیکن اگر کوئی اپنی
 مریدوں کو نام یاد کرے یا تبرکات اپنی پاس کبے تو قیامت نہیں بلکہ فوج خیر و برکت کا
 جو مصنفوں پر پوشیدہ تر ہے کہ اس عاصی فی صرف تفصیل تہتوں کے لکھنے پر کفایت کیا مفصلاً
 نہ لکھیں تو ایک سالہ دوسرا ہوتا اور جوابات انکی مشیر و خاد و سرے کتابوں میں موجود
 ہیں چنانچہ توفیق اللیقان و فیض عام و باران رحمت و تقسیم المسائل و ضیاء الایمان و در
 اتہامات و غیرہ کتابوں میں ہے **فصل تیس** اس فصل میں نئی مسائل میں جو ہم نے
 اور انہیں مختلف مسائل کے سوال پر بدعت ہند و نکاح و اجابے اور بدعت ٹکن کا اوس پر
 ہی سوال کیا ز سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور حضرت عوث اور اولیائے
 دوست ہی یا نہیں جواب نیاز بزرگوں کی صحیح و غریب و کچھ بے دروٹ چونا وغیرہ
 کہانے کی چیزوں پر درست رد و بیان اللہ بدعت کے جلانے اور سنت کے مٹانے کی خوب
 تجویز نکالی جو نیاز بغیر اللہ جو احادیث و فقہ سے حرام ہو اور باطل اسکو جو از کر دیا اور
 طغامن کی تخصیص ہو درست کر دی نیاز کے کہانوں کی تخصیص کرنا اور اسے تعظیم حدیسی بڑہ
 کرنا جاننا بلان کو ریاطن و عالمان مختلف الظاہر و الباطن کا اختراع ہو کہ حضرت نبی کی
 نیاز کا نام صحیح اور اسکو مروونے اور نکاح عورتوں نے نہ کہانا اور امام حسین رضی اللہ
 عنہ کی نیاز روٹ جو شریعت کے سوائے دوسری کہانوں پر نہ ہو وغیرہ و ایسات کا اعتقاد
 تو عوام سے بڑہ کہ خاص بلکہ خاص الخاص کا جنکو عرف میں بڑی حضرت کہتے ہیں یہاں تک پہنچا
 کہ اگر کوئی دیندار دلیل قرآن حدیث سے ان لوگوں کو اس یہود و عفا ئد سے منع کرے
 تو بھڑکار و طعن لیں کہ جواب نہیں دیتی کیا مقدور کہ اپنی آباؤی و اجدائی رسموں میں
 جو کہ قدیم سے چلے آئے ہیں فرق آجادی بلکہ جو مقرر کیا ہوا ہے بلکہ صاحبہ و خاتم صاحبہ کے
 معتبر روایتوں سے دہی فرصت واجب و عین ذرہ ہی تفاوت نہ ہو بڑے حضرت کے
 ماکہ جوتی ہو کہ کہانے کی تخصیص میں اور مقرر می دونوں میں تبدیل نہ ہو اگر کسی فی رجب
 پہلے کے نیاز گنج کے پیالے اور حضرت امام کا کونڈا اور میران کی ہندی اور حضرت

شیخ شری اردی کوئی شخص
 کہ آئندہ کو یوں کرتے گی اور
 کیا چاہا اور آج میں شخص
 کی اندیشہ کیا ہو یہاں تک
 بلکہ فرشتوں کی دوزخ
 کیا کیا ہو کہ اب اسکو
 چھوڑو یا ضرر کیا ہو جو
 کہ کام آتی ہیں نہ جاننا
 ساتھ آئی اب اسکو سکھانا
 کہ ہم چاہا اور اسکا کام
 یہاں سے جا کر کہ عجب
 زیادہ کیا کہ سب جاننا

پیر کے نیاز کچھ امام فاسم کا نقشہ اصحاب کثیف کے جو غافل ہنر پر ہی کی انگلیاں تیرا تیرے
 کا طبق شیخ سدو کی مرغی شاہ داوڑ کی گاٹی شیخ عبدالحی کی حلیم پوعلے قلند رکھنے
 سید جلال بخاری کی کہیر جانی سواہر کے روزہ کی نیاز کے غمڑے لال پیسی کھجے
 کشمش خواجہ نقشبند کا ولیہ خواجہ خضر کا گھوڑا عیسیٰ پیر کا جہاز حضرت جبرئیل کا رنجگہ دار
 صاحب کی تہولی چار بار دن کی بد تہی پڑے شب برات کو دودھ بنا سوسے بے کی نیاز
 سوا من کا روٹ آتش پر کی صحنک گود پیرانی کو مولے بیگن سنو اور شادی میر تقی
 خوانی بوٹن چاٹن مین مرثیہ خوانی تھے دسویں چالیسویں برسی مین سبویان ولیہ کو کچھ
 پڑھے بابوئے نیاز عجیبی وغیرہ کرے نواسے عقیدہ مین ہرگز ادا نہو گے بلکہ جسکے نام
 جو جو چیزین مقرر ہوئی مین اگر وہی ہون جب ہو گے پہلا یہ تو فرماؤ کہ کیا نادمن کرنا
 چراغ نہ بنانا آلاوے مین ماتہد و ہونا تاجاد و سرے دن یا چوتھی دن نکرنا دسواں دن
 دن کرنا چالیسویں مین تین چار کم کرنا فاسخ دینے وقت کہا نا سیدو ناس گاسخا فیون
 شراب حقہ پانی کپڑے سامنے رکھنا حصہ الی فاسخ کا کہانا نہ چکانا زچا جس گہر مین
 دمان فاسخ نہ دلوانا دیگ کو صندل لگانا ناٹا ابا نہ ہنا فاسخ کی وقت دیگ کا منہ کھولنا
 فاسخ کے بعد تسلیم کرنا یہ روایتین کون سی فقہ کی کتابون مین پڑان رسمون مین
 فرض واجب جیسا اہتمام کرنا اسکے کی بیشی سوڑنا کونسا دین و آئین ہے یہ جہز
 نواز بسکہ مشابہت کفارنا بخار کے مین عاقل سلمان ایسی یہود و ہرکات سی باز رہے
 علاوہ برین ان رسمون کی جواز پر کوئے دلیل کتابی ہوتی تو جواز کہنی والا لیس
 ہوتا مومن کامل و شہی جو مٹی جو مٹی سنت کو چلاوے اور بدعت روئے کو مٹا
 اس تقریر سے کوئی خام و مفت ہے یہ بخانے کہ بزرگوں کے ثواب رسائے سے منع
 کرنے مین حاشا و کلا ایسا نہیں ہے بلکہ تراشی ہوئی تخصیص کے جکا ذکر او پر ہو جاکے
 منع کرتے مین انسا پر اگر کوئی بزرگوں کے ارواح مبارک کو ثواب پہنچانے کے
 نیت سے طعام پکا کر مستحق کو کھلاوے تو یہ نہ سچ ہے کہ فلا نا ہی کہا نا ہو یا فلا نا
 نام ہو یا فلا نا نہ ہو لوگا اور ہر ہر نام و نام و نام و نام تو مالک در

نقشہ
 حیدر آبادی کو کچھ گیارہ
 صاحب جسکی خدمت میں
 مین مین صاحب
 مالک مین صاحب اور کچھ
 کچھ مین صاحب
 نقشبندی کا نام پکا ہے
 جہز مین صاحب
 اور موت اور حیات
 موصوفہ مین صاحب
 دیکھئے مین صاحب
 یہود و نصاریٰ کو

اور جائی انکار نہیں خداوند عالم بخیرہ دیوے آئین سوال عرض کرنا نکالتے
جواب عرض کرنا بزرگوں کا عمل ہے موافق حدیث شریف کے مانتے آئے
المؤمنون حسنا فهو عند الله حسن یعنی جس چیز کو مومن نیک سمجھیں سو وہ اللہ تعالیٰ
کے نزدیک نیک ہی مگر عرض میں نایح و عزیزہ اور صندل و عود و بخت و نامشروع و
حرام ہے ۱۱ مقرر کرنا عرض کا اور ثابت ہونا اور اسکا حضرت بنی کریم علیہ التیمم
والسلام سے اور خلفائی راشدین رضی اللہ عنہم اہل بیت مجتہدین اور فقہائے معتبرین
رحمۃ اللہ علیہم سے نہیں ہو اور جو کام کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم
سے تحقیق نہ ہو سکے اسکو موقوف رکھا جائی شیخ کے مقدمے میں سمجھا اعتبار امام عظم
ابو حنیفہ کو نے رکھا ہے نہ مشائخ ان لا یؤتی کافضی ثنا اللہ پانی بنی نے تفسیر میں
میں لکھا ہے حکام معاصر کہ درست نہیں ہے جو کرتے ہیں جاہل لوگ اولیا اور شہداء
کے قبروں کو ساتھ سجدہ کرنا انکو یا طواف کرنا انکا یا روشن کرنا و مان جبریل یا بنا
مسجد اس مقام میں اور جمع ہونا و مان آدمیوں کا برسویں دن عید کے وضع ہوا اور
نام رکھنا اور اسکا عرض انتہی اور تعجب ہے کہ جواب دیوے لے نے کہا ہے کہ عرض میں نایح
وغیرہ نہ ہو گئے صواب جو عرض و سکا نام مشہور ہے کہ حسین نایح یا جا اذ دام عوا و عود
صندل وغیرہ مجھے فتنای چیزیں موجود ہو دین اسکی بغیر عرض کیاں ہوتا ہی مثلاً اگر
اوسدن سب بلکہ لاکھ بار کل طیبہ پڑھیں اور اس بزرگ کو ثواب بخشیں یا لاکھ بار
استغفار اس بزرگ کے واسطی کریں اسکا نام ہرگز عرض نہ کہیں گے اور اگر عرض کے معنی
قبر پر تو گونا گوا جمع ہونا ہی تو اسکا منع ہے حدیث صحیحہ ہی ثابت ہے چنانچہ مشکوٰۃ شریف
میں سنائی کی روایت سی ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے لا تجعلوا قبوری عیندا
یعنی مت کر دیر سے قبر کو عید گاہ کہ اجتماع عمر و زولہو لعاب ہی اور یہ جمع ہونا موجب
عقلیت کا ہی پس جبکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے قبر شریف پر اذ دام
کے اجازت لفرادین خود و سرے کی قبر پر کس طرح جائز ہو گا و باوجود اسکی ہمارے زمانہ میں
ظاہر ہے کہ اہتمام عرض کا اتنا کرنے میں کہ اسلام کے کاموں میں یعنی جمعہ و جماعت میں تو

عذر یا نامعقول لایقین مگر زور دہی و بخش صاحب عرس کو یا رسمی اور نوکری و قریبی
وغیرہ کا حذر لانا تو کیا اسکی قضاء کو کفر و بدعت جانتی ہیں اور عرس کی جگہ ایسی بڑے کام
ہوتے ہیں کہ اسکا ذکر لکھنا قاف کو بیہ شرم آئے ہے مگر بغیر ذکر کے عرس کو جائز کہتے ہیں
نہ شراوین کے سوا نگوشت کے لئے شتمہ احوال عرس کا بیان کرتا ہوں کوئے تو کسی
کی پرے بچرانے کے فرمیں ہو کوئے جب کترنے کے تدبیر میں کوئی برقعہ والی بی بیوں
نکلنے جاتا ہو کوئی بیوی کی ٹھوکر پریش کبار یا کوئی عاشورن کی ٹھوکر سے پرکٹ پٹ
مور تاپے کوئی فیض جی کو درگاہ کے روبرو کانا پھوسی کر رہے کوئی بزرگ کی قبر کو
سجدہ کر رہا ہو کوئے طواف ہو کر تاپے کوئی ناگ گہنی کر کر دے عانا گنا ہے مجاور سیردن
عو و غلا رہے ہیں کہ ہر کے زیارت کہانے عبرت نام دل کی زیارت کا کام حظ نفسیت
کا اور جائز کہنہ والے نے عرس کرم کو جو مادہ المؤمنون حساسو ثابت کیا ہے سو
اسکا جواب یہ ہے کہ یہ قول علما و مجتہدین و فقہائے معتبرین کے باب میں جو تیہم اجماع صحیح
صوف پوش و مشایخان بن فروش کے اور بعض عرس کے شوقین شہوت پرستوں کے خاطر کو
بڑی نالائقی کر کے یہ دلیل لائی ہیں کہ آنحضرت بر سر ہر سال شہد اکو قبر کے زیارت کیا
جائے ہے یا فی قبور الشهداء علی داس کل حوال یعنی آئے ہے شہیدوں کے
قبر و ہر سال کے سر پر ہر سال شہد بڑے قابلیت خرج کی سنو یہ حدیث اول تو متصل
الاسناد و مرفوع نہیں اور صحاح سی ہی نہیں اور اگر صحیح ہے ہو تو مجمل ہے معلوم نہیں کہ
آنحضرت بر سر ہر سال یا ہر سہ سال موت صاحب قبر کے زیارت فرماتے تھے
اور اصول کو قاعدہ مجمل حدیث پر عمل جائز نہیں اور اگر اس حدیث کو مستثنیٰ ہو فرض
کرم جیسا کہ عرس کے جواز دے فرمائی ہیں پھر یہ عرس پر دلالت نہیں ہو سکتی بلکہ صرف
زیارت قبر کے دلالت ہو سکتے ہیں اور زیارت قبر کو تو کوئے منہ نہیں کرتا مینا صاحب
تہارثی سنی فقط زیارت کب ہوتے ہے اور عرس اسی کا نام ہے جس قبر پر اوپر گذرے
ہوئی لوازمی ضرور ہو دین اور اگر کوئے ہفتہ عشرہ میں زیارت قبر کیا کرے اور سے
عرس کو کہہ جائے اور یہ سب پچھتر عرس و وسیلے کا مجاور لوگوں نے لگا رکھا ہے بڑے جز

[illegible]

...

اعتماد فرمیت جس معلوم ہوا کہ عیسیٰ دہم و چہلم فی اس ہی دہی بری
 سے اور وہ بولکھا ہو کہ جبکہ تصدق نافع ہے بشرطیکہ عزرا کو کہلاوے تو انصاف
 کہ ہمارے زمانی میں جو تاجا دسوان و خیرہ کا کہا نا کرتے ہیں سو رسم ادا کرنے اور حق
 بحر ابرار دے میں بائنا اور خزاور نام کو کرتے ہیں یا تصدق اموات کے نیست
 اور عزرا کو کہلاتے ہیں یا تو نکلون کو فور سے پہنچتے ہیں جب تصدق کی نیت ہو اور
 مستحق کو ملا نو بدعت حسنہ ہو ایسا یہ اب اسکا جواب تم کچھ بدوسر سکونگے جسے سنو
 بزاز یہ میں ہر کہ مکر و عظام پہلے دن اور تیسرے اور ساتویں اور لیجا نا کہا نا قبروں کے
 پاس مقرر سے دفن میں اور دسوت کہتے قرآن پڑھنے کے اور جمع ہونا نیک لوگوں کا
 اور قاربون کا ختم قرآن کو اور کردہ ہی ضیافت لینا مصیبت و کسی گنہگار درست خود
 کے ایام میں بنی میں سو پہ بدعت اور ایسا ہی مستحب اور فتح آفتاب اور نور الفنا
 میں کہ قبول کرنا مردے کی واسطے جو کہا نا کرتے ہیں سک کردہ ہی تیسرے دن کرین یا
 سانچین یا مہینہ یا برس میں کہانا اسکا علماء و فضلا کو کردہ ہی اور ایسا ہی نوا اور مشام
 و فراخلنے وغیرہ معتبر فناؤں میں ہر اور کہا بزاز می لی کہ اگر ساکین و فقر کو کہلاوے
 تو جائز سے اور فرمایا رسول اللہ نے کہانا مردے کے نام کا مارتا ہی دیکھو تو جامعہ ہر
 میں خیرات کی نیت مرد کو فو اب پہنچانے کے واسطے جو بجا دین اسکا کہانا سو فقران کے
 دوسرے کو جائز نہیں اور کچھ پڑھنا کہانے وغیرہ پر اور مانہ اوٹھانا اسپر بطریق رسم
 فاشحہ کے کہانے کے اول یہ طریق علما ہی سلف ماثور نہیں سلف کا جید دستور تھا کہ کہانے
 کے بعد مغفرت کی دعا اہل ضیافت کو لئے کرتے تھے اسطرح ہی شرح شریعہ الاحلام میں
 یہ فاتحہ دینا جو عرف میں مشہور اس دستور اور ترتیب کے ساتھ جو عام نے معمول کر لیا
 ہے کہ مذکور خیرات کی شریعت کہانا لاکھا جسے رکھ ملا کو کہلا کر کچھ الفاظ مقرر سے کہو
 و قل مانہ اٹھو اکیڑھ مانے میں اور اسکو فاتحہ کہتے ہیں اور بغیر اس رسم کے کہانا اور
 بائنا اس کہانے کا جائز نہیں کہتی بلکہ نقصان کا سبب جانتی ہیں سو یہ طریقہ شریعت
 بدعت و مشابہت ہندون کی ہے اور اگلے لوگوں کا یہ رواج نہیں تھا کہمانے

مقرر سے اس
 اور فرمایا رسول اللہ نے کہانا مردے کے نام کا مارتا ہی دیکھو تو جامعہ ہر
 میں خیرات کی نیت مرد کو فو اب پہنچانے کے واسطے جو بجا دین اسکا کہانا سو فقران کے
 دوسرے کو جائز نہیں اور کچھ پڑھنا کہانے وغیرہ پر اور مانہ اوٹھانا اسپر بطریق رسم
 فاشحہ کے کہانے کے اول یہ طریق علما ہی سلف ماثور نہیں سلف کا جید دستور تھا کہ کہانے
 کے بعد مغفرت کی دعا اہل ضیافت کو لئے کرتے تھے اسطرح ہی شرح شریعہ الاحلام میں
 یہ فاتحہ دینا جو عرف میں مشہور اس دستور اور ترتیب کے ساتھ جو عام نے معمول کر لیا
 ہے کہ مذکور خیرات کی شریعت کہانا لاکھا جسے رکھ ملا کو کہلا کر کچھ الفاظ مقرر سے کہو
 و قل مانہ اٹھو اکیڑھ مانے میں اور اسکو فاتحہ کہتے ہیں اور بغیر اس رسم کے کہانا اور
 بائنا اس کہانے کا جائز نہیں کہتی بلکہ نقصان کا سبب جانتی ہیں سو یہ طریقہ شریعت
 بدعت و مشابہت ہندون کی ہے اور اگلے لوگوں کا یہ رواج نہیں تھا کہمانے

اس باب میں جو روای کی نئی شریعت نکالنی اور محمد بن یزید صدیق فریقین ہر اس بزرگ کے پاس نبوت
حسنہ وہی کہ جو خود کرتا ہی اور احسن جانتا ہے نہیں تو بدعت حسنہ کیسی ہوگی مجمع البحار
کے خاتمہ میں مذکور ہے وقد کتب الی شیخنا الشیخ علی المتقی فیما جرت علیہ عادت
اکثر اهل البلاد انهم یبدلون بتعلیم الصبیان للقرآن حین یمضی علیہ العت
مستین واربعة اشهر واربعة ايام هل له اثر فی الحدیث او فی السلف
فکتب انہم یوجد له شیعی یعتقد علیہ یعنی کہا میرے شیخ کو شیخ علی متقی نے
اس باب میں کہ یہ جو اکثر لوگوں میں رواج پایا ہے کہ شروع کرنے میں تھو مکو قرآن کی تعلیم
چار سال چار مہینہ چار دن پر آیا ہے اس کے لئے کوئی نشان حدیث میں یا سلف کی کتابوں میں
پس لکھا شیخ نے کہ مقرر پایا نہیں گیا اس باب میں کچھ کہ اعتبار کیا جاویں اور سپر اور
حمدہ الامبار و معرقہ الحقوق میں ہے کہ چار سال چار ماہ چار دن کے بعد حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حنین کو مکتب میں ٹہلایا سو اس کی کچھ اصل نہیں چنانچہ مجمع البحار کے روای
میں معلوم ہوا اور اگر اس کی اصل یعنی حنین کو حضرت رسول مقبول کا اس مکتب میں ٹہلانا
ثابت ہو تو اسی سنت کے منکر ہیں تو ہم اللہ سنت ہوگی بدعت حسنہ کیسی ہوگی سجان اللہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا قول افضل تو بدعت حسنہ ٹھہرا اور باب داد و دین کے رحم و دینت و امی برین
دانش و اختیار و سنت کے منکر ایسی ہی لازم میں مبتلا ہونے میں اور حقائے لوگوں پر انکار
سنت کی نہایت لیکر آپ ہی منکر سنت ٹھہرتے ہیں ان انسانوں ثابت ہوا ہے کہ جب کوئی لڑکا عید
کی اولاد میں سے پہلے بات کرنے لگتا تو آنحضرتؐ اس کو کلمہ توحید اور قل ہو اللہ کے آیت
تعلیم فرماتے اور لڑکے کی گویائی کچھ چار سال چار ماہ چار دن پر موقوف نہیں بعضا و
برس میں بعضا کم و زائد میں بات کرنے لگتا ہے مومن کو چاہئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیرو
خدا کا قرب حضرت ہی کی پیروی میں ملتا ہے اور اس سید سے راہی جتنا او ہر
ہو گا اتنا ہی راہی و در ہو کر آخر گمراہ ہو گا غلاف پیہر کسے رو گزیدہ کہ ہرگز نہ
نخواہ پیہر سید لا الہ الا اللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ کا تصدیق کرنا اسی الہی فرستے
اور سنی مسلمان کو بہت ضرور ہے کہ ہر امور میں حضرت کا اقتدار سے اور یہ بہت جاننی

قلم
 کو چھوڑ دینا
 کا جائز اور ختم
 ہنگاموں کا اتنا ایک ہے
 منہ نہ کریں قریب قیامت ہو
 کہ جا پو کہ باب را درون کے
 دشمن کی نوسند اور غیبر
 صلے اور علیہ وسلم کہ منہ
 کہ نہ ہی زیر زمین خدایا ہے
 جہالت کی ان لوگوں کو اور
 بھلائی پنجہ جی جادوی امین
 لا الہ الا اللہ

قلم
 کو چھوڑ دینا
 کا جائز اور ختم
 ہنگاموں کا اتنا ایک ہے
 منہ نہ کریں قریب قیامت ہو
 کہ جا پو کہ باب را درون کے
 دشمن کی نوسند اور غیبر
 صلے اور علیہ وسلم کہ منہ
 کہ نہ ہی زیر زمین خدایا ہے
 جہالت کی ان لوگوں کو اور
 بھلائی پنجہ جی جادوی امین
 لا الہ الا اللہ

پوچھنے والی لکھ جائیگا سوچو اور اس مظلوم کو مددگار ہو جائیگا اور دین محمدی کا
 نہ کوئی غمخوار نہ مددگار بلکہ اگر کوئی ایماندار شریعت کے حکم کو نظر کرنے سے تو ہر طرف
 سے شرک اور بدعت پسند لکھو مارا کرتے ہیں حتیٰ کہ اس غریب کو کہیں امن کی جگہ نہ ہو
 ملتی سو قبر کے یا اس کام سے باز آنے کے برخلاف بدعت کے ہر کہیں امن کی حمایتی موجود ہیں
 بہلا امتحان کے واسطی بدعت یا بدعت کے ذریعہ کو کہہ دیتے ہیں کہ کس طرح سے بدعتوں کے خلاف
 ٹوٹ پڑتے ہیں اور چوں کہ اس کو تنگ کرتے ہیں کہ یہ ہوا دمی جماعت میں ہو تو ان کا
 یہ بہت ہی بہت کوئی ہندو الا اور انصاف کرنا والا نہیں اللہ و رسول کے احکام ظاہر کرنا
 فنا و بھرا اور ہندوؤں کی چال چلنا اسلام اور اتفاق ہو عجیب و در آندا و ہندو سے
 کہ بدعتوں پر عیب لگا دین بدعتوں کو دبا دین مشرک تو حید و ابون طعن
 کریں بت پرست خدا پرستوں کو اور دین جاہل علماء سے بچا بحث کریں عالم جاہلوں سے
 میل رکھیں نام کہ مسلمان کام کہ مسلمانوں کو کافر کہیں جتنی ہندو ٹکنا مہ کہیں پور پور
 توحید بیان کریں والوں کو شفاعت و کرامت کا منکر ٹھہرا دین صفات صاف طریقہ سنت پر
 چلنے والوں کو منکر رسول و بدعت و تارک سنت کہیں تہیک تہیک اماموں کے قول پر چلنے
 والوں کو اماموں کا منکر بولیں انا للہ وانا الیہ راجعون رہا سے جگہ چشم
 آسمان کو رہا جگہ گوش و روزگار کرست ہر کجا عالم ست مغلوبہ ہر کجا جاہل ست
 معتبر است ہر حق تعالیٰ ہو منوں کو خدا علما کو توفیق و بوسے کہ ایسے زمانہ پر آفت میں
 بدعت کی خوبی پر لب نہ ہلا دین کہ شیطان اسی دست آورسی بنا اسلام کی اکبہار تار ہی
 اور شری مسلمان کو ہدایت فرما دے کہ ایسے امتحان کی وقت میں بدعتوں کے ڈر آنے
 اور تنگ کرنے سے سنت رسول کو چھوڑ کر بدعتی نہ بنیں اور سو شہید و کج فوائد محدود
 زمین جتنی اللہ و رستوں کو جلا دین بدعتوں کو مٹا دین مگر اتنا ہی خیال کہیں کہ شہر کے
 نیلے بہت بدعتی کی طرف پہنچو اور قہر حق کو بیدار کر دیں کیونکہ آخری زمانہ ہی اور اسلام
 غریب اور اہل اسلام ضعیف ہیں اور افراط و تفریط میں گرفتار نہ ہو و محو خاص
 الامور و وسطا ہر عمل کرتے نہیں تو مطلب فوت ہو گا اور سنی پنے سے نکال کر بدعت

عن نواس ابن حنیف
 اللہ تعالیٰ متعالیٰ ذال جلال
 علیہ السلام و صلی اللہ علیہ
 خلق فی المصیبتہ الخ
 سوادہ فی شیخ الاسلام
 اور روایت جو اس سے
 سنان دینی مسند الخ
 کیا کہ روایت جو اس سے
 عبد السلام بن عبد اللہ بن
 کی روایت جو اس سے
 کی روایت جو اس سے

خوب جانتا ہی حکم کیا کہ نبی اسکے کا قصور و اور عبد اللہ بن محمد مغربی حنفی مفتی مکہ معظمہ نے اللہ
 تعالیٰ مددگار انکا بیوہ محمد کر کے اور درود اور سلام کہہ کر پس معلوم ہوا کہ جواز کا
 حکم بنیوالا عجب خود پسند ہی معلوم نہیں کہ یہ مسئلہ اپنی اجتہاد سے تراشا ہیو یا سینہ بسینہ اور
 بیوہ بیچا ہیو دین کے کاموں میں تو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تابعداری چاہیو جیابہ
 فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ نسائین فلا وربک لایومنون حتی یحکمواک فیما شیعہ
 ینہم ثم لایجدوا فی انفسہم حرجا مما قضیت ویسلوا تسلیما سو قسم تیرے
 کی نوا یمان نہوگا جب تک تجھی کو منصف نہ بھیجیں جو جیگر اوٹھے آپس میں پر پیادین اپنی جی میں
 خٹکے تیرے فیصلے سے اور قبول رکھیں ان کر لینے جب کسی عبادت یا دنیا کی معاملے یا رسم یا
 کی بات ہو تو لوگوں کو آپس میں جیگر اوٹھے ایک کہتا ہو کہ یوں کیا چاہیو و دوسرا کہے یوں نہیں تو
 ایسے وقت میں چاہیو کہ حضرت ہم کو منصف و حاکم ٹھہراوین پر جو حکم حضرت حدیث ثابت ہو چکا
 و دل قبول کریں خواہ مصفی کی موافق ہو یا مخالف تب مسلمانی کا دعویٰ چاہیو اور جو حضرت
 کے انصاف پر راضی نہو کر یوں دچرا کرے وہ مسلمان نہیں کا فرد منافق ہو اس زمانی
 لیکن ہندوستان کی مسلمانوں میں ہزار نامی باتیں اور نئی عقیدے اور ریسے ہیں براہِ حج ہیں
 اور ایک چہان آدمین گرفتار ہو سہ عام کا کیا ذکر نہ کیجئے اس جگہ خاص لوگوں کا ہوا ہے
 حال یہ ہے بوجہ لاگو کش اور رام کو دے گیا اسلام ہانے نام کو دے مثلاً لڑکا پیدا ہوئے
 بکرا فوج کرنا زچا کی چار پائی پر تیر و کلام اللہ رکھنا چھٹی کرنا سالابخش تدار بخش پر بخش
 خواجہ بخش نام رکھنا دچا کا خون چالیں ان سے حکم میں بھی اگر بند ہو تو پسی اسکو چلے لنگہ پاک
 سمجھنا چار برس چار ماہ چار دن پر رسم اللہ بڑا ناخنہ و آگے ماتھ میں بالوں کا کنگنہ باندھنا
 شادی میں کنگنہ جلوہ سپر اقمق قیل جرسی ساجی آتشازی تیسرے بیان ٹٹیان تاج
 گنم کے کپڑے تہ بندے رت چھکے ڈوٹے ٹوٹے چوٹے جمعے تو الا کہنا شہرے کا مہر
 حرکتیں کرنا حرم میں گوشت پان چار پائی پر سونا ترک کرنا تعزیرہ حکم شدہ مہندی ٹٹی
 سبج نال صاحب ڈال صاحب بنانا حضرت تیرہ دن کو تیر سمجھنا آخرے چار شہرے
 دن سیر کو جانا برہم الاخر میں حضرت پیر کے ہند سے و ہر اغان کرنا جہاد سے الاول

اور روایت ہے کہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہما
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اگر سرور کار کا جو بیوہ نکاح
 مال کا ان لیسکا تھا جو بیوہ
 مال کا کرنا چاہیو یا نہ
 الا حکم کرنا چاہیو
 عزوجل کہ چاہیو
 اطلاع کر دو اسکی روایت کیا
 اس حدیث کو مسلم نے قادیان
 اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو
 حکم کی موافق قرآن و
 حکم کی اسکو بالواجب

میں شاہ مدار کے چلنے کو پونجا رجب میں میان ٹپلی کی بنیاد کند وری و سید جلال بھٹاڑی کی
 کوئٹہ سے کرنا شہان بن بناعرفہ ٹبر اکثر شہیت کو فروغ میں ملا نا اقبال تبار می کرنا نہیں
 جہاں کے سوا کسی دوسرے طعام پر ناخن نہ دلوانا چراغ بہت جلا نا ہندون کی مانند
 گیش کے چاکر لٹھ یقعدہ کے چہینے میں ملاوی ٹکر نامیت کے ساتھ نوشہ لیجا نا شہا گن کے
 جنازے پر لال چادر ڈالنا کنواری کی جنازہ کے پاؤں میں لال نار ابا نہ مینا سیت کے
 چار ہانی کو منحوس جانکر اسپر نہ سونا عزا ٹپلی کے نام کو اور سورہ بس کو نحس جاننا
 قبر میں شجرہ رکھنا تاجا دم بہم بہم چیل چیل مہی برسی عرس مقرر کرنا قبر دن پر فلات ڈالنا
 بیٹی کو حصہ نہ بننا شکون لینا فال دیچنا گندے نعویذ کرنا قرآن کی آیتیں اور قل
 ہو اللہ اولیٰ پڑنا مہولی دہالی دسہرا وغیرہ رسوم کفار میں شریک ہونا چھوٹوں کے
 بڑوں کو اسلام علیکم کہنے کو بی ادبی سمجھنا ہمدوست کہنا جبر و قد کے سایل میں جھینہ
 کرنا صحابہ کے مقدسوں میں افراط و تفریط کرنا اہلبیت کی محبت میں سہمی کرنا اپنی حسب
 و نسب پر فخر کرنا بیوہ کے نکاح کو بغیر غنیمت سمجھنا اور کسی سوا ہزار مارسم جو جاری ہیں اور
 لوگ منع ہے کرنے میں تو ایس وقت میں حضرت صلعم کو مصنف و حاکم ٹبر اگر دریافت کرنا
 پہر جب حضرت کے قول و فعل اور صحابہ کی جہاں اور تابعین اور مجتہدین کے اقوال و احوال
 سے قطعاً ان کا من کا ٹبر ہونا ثابت ہو جاوے تو خوش سے چوڑ دینا چاہئے اور جو
 دریافت کرنا خوش ہو اور اپنی آبائی و اجدائی رسم پر اڑ رہے اور نہ چوڑی وہ ہرگز
 مسلمان نہیں بلکہ کافر و منافق ہو اور اس میں شک نہیں کہ یہ سب رسمیں بتنوں و مانوں
 میں نہ نہیں اور جو دین کی بات اور زمانوں میں نہ ہو وہ بات مردود ہے افسوس
 کہ اکثر تقریریں مسلمان بی علم جو کہ ہندون کی رسم کرتے ہیں اور اپنی آپکو بڑا مسلمان
 جانتے ہیں وہ سب خاص میں پر غلطی و الونکو بیڈ ہرک و ٹابی کہتی ہیں اور طرف بات یہ
 کہ یہ تو انکو نقطہ و نا ہے کہتے ہیں سو یہی سیدیل ہے اور وی انکو دلیلوں سے متحد مرتد
 و تفریق ہوا اپنی آہ سے بناوئے مذہب والی بدعتی و آبی ہر بابی ابولہبی کہتی ہیں
 کہہ کر یہ اسلام و کفر کو کچھڑے کر نیوالے اور مجمع اللہ و معبود کہنے والوں کو

نبی کا پانچویں روز
 عید عید ملت کا عید ہے
 یہ عید عید ملت کا عید ہے
 جو کھانا کھاتے تو توت اور صوفی
 کے علم کی تو اسکو ہرگز
 اگر عید کو عید اللہ و شاہ ہے
 زمین کا ہی کو عید مال
 ابن اسحق صلی اللہ علیہ
 عنہ مسلماً قال قال
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم ترک فیکر اس میں
 نہ تھا اسلاف کے

دلی جائزہ میں اور ان کے عرس میل میں شریک ہوتے ہیں ہندوؤں کی جائزہ دہوے ذبوا سے
اور بدعت والوں کے ساتھ تہجے دسویں وغیرہ میں شامل ہوتے ہیں ان کے ساتھ تو میل ہر نقطہ ظاہر
دین نبوی پر چلنے والی ان کی دشمن میں مان سچ قوسے کہ یہ ان کے بناوٹی دین کو بگاڑ دیتے
میں اس سبب دشمن سمجھیں تو کیا کریں جو ان کے ساتھ شرک و بدعت کی کام میں شریک
و دو گار ہیں دی ان کے دوست اور جو شرک و بدعت سے الگ رہتے اور اس سے سم
کی بڑی اچھی ظاہر کرے وہ دشمن سے خیر دشمنی اون کی بجائے لاکھ یہ جو بہتان لگاتی ہیں سو بڑا
کرتے ہیں یعنی عام کو یہ کہہ کے بھکا دیتے ہیں کہ یہ تو مانجے پیغمبر و صحابہ و امام و اولیاء کے
اور شفاعت و سنت و کرامت کی منکر ہیں صدقہ و خیرات و ثواب رسانی کو منع کرتے ہیں یہ
صداق یعنی جناب ایدہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ و عبد الوہاب کو پیغمبر سمجھتے ہیں مولوی سمجھ
غازی شہید فی سبیل اللہ کو مجتہد و امام مذہب مانتے ہیں ان کی کتاب تقویۃ الایمان کو قرآن
حدیث سمجھتے ہیں درود نہیں پڑھتے لا الہ الا اللہ کو ساتھ محمد رسول اللہ نہیں پڑھتے ایسی ایسی
خرافات و راہیات انچو لال بھیکر جابلو کو سنا سنا کر علماء احمقانہ کی دشمن بناتی ہیں اور سرکار
جو یہ نہ بنا بنا کو سننے و دیند اور ان کو بدنام کر کے دو نوچان میں اپنا منہ کالا کرتے ہیں جو کون کے
جلانی سی ختم کو مارتی ہیں ان صحاف ایسا کہہ دین کہ تم کتاب پر چلو ہم بناوٹی سمجھتے ہیں اگرچہ
تم سچے ہو پر ہم تمہارے نہیں مانتے تو مضائقہ نہیں دنیا کی عداوت دین کا نام لیکر ظاہر
کرنا مسلمانوں کا کام نہیں جیسا ملا لڑکے کو مارتا ہے روٹے یا خنوا نہ لانے کے
سبب اور بہانہ کرتا ہے سبق نبی کریم صلا لاکھ وہ بچہ ہے اس ملا کو مکار جان لینا
ایسا ہی بدعتی سنیوں کو مارے حسد کے بڑا کہتے ہیں اور دین کا نام لیکر انہیں ہتھ
باندھتے ہیں سو دیندار تو ان کے قریب واقف ہیں جہل لوگ دیکھتے ہیں کہ یہ تو
شرک و بدعت میں انہیں شریک ہر دم اور بڑے کتابوں میں سے بدعت
کے کہانے کے جائز ہونے کے قوسے اور عرس برسی بجا جالبیوان ملہ سے
ہندو سی ناچ باجا بیاچ شطرنج افیون بنگ گاسخہ نذر و نیاز بغیر اللہ شیخ سدا
شاہ داؤل کی منت مراد کو نڈے کندوری خال کندا و غیرہ کو ساج بنا کر کہانی داتے

میں تماشائی میں ہمارے ساتھ رہتی ہیں اور وہ لوگ ہلو بڑا ملک کا فرد شرک و بدعتی ہوتے
 ہیں اور یہ ہمارے خوشامدی و طرفدار ہو کر خلوار ہر آمیز کہلاتی ہیں کسی کام پر
 حرکت نہیں کرتے فضل الہی ہی سبتوں کو سچے اور بدعتیوں کو جھوٹے تو وہ جاہل
 ہی جان لیتی ہیں مگر ہر کام میں اپنی شریک رہنے سے اپنے طرفداروں کے طرف ہوجا
 ہیں اور حق ہونے والو خوفناک دیں کے بجائے والے خبرانی میں ظاہر ہی کیا ہے
 شادامی بناوٹی مذہب الی اگر لالچی ہوتی تو کافروں کی قدبوسی کرتے فقراء بے شمع
 اور مہند و ورافضی خارجی و خوجی و غیرہ جو کہ صاف رسول کی شریعت کی امانت کرتے
 ہیں ان سے ملے جلے نہ ہواؤں سب تو بشیر و شکر ہیں اور اداؤں سب کو اپنی حمایت اور
 وسیلے بنا کر بدعت شکنوں سے لڑتے ہیں وادہ رے دینداری پتہ کی چٹ چٹا کر
 سر اس رحمت و جہالت و عیبتی و عداوت و خوشامد و طرفدار سی و نفسانیت
 اور افسوس کہ چہرے کاٹنے سی بھوک پیانا لیتی ہیں ایسا جو اگر فقہار سے نزدیک
 پہنچ کر بد مذہب مقرر ہوئے تو خبر عیاد و سرے بد مذہبوں کی ہشیم کنی نہیں کر سکتے
 ہو اور وہ داب چپ چپ بیٹھی ہو ویسا ان سی ہی درگزر کر دیا جائے و خدا کو
 شہود اندہ لغالے ان لوگوں سے اب جو عجبہ لگا اور لوگوں سے تو گرم چو شیان کرتے
 ہو اپنی روکی ہوئی ہی ہر ہائے رکھو کی تو میں سے مگر کیا درگزر کر کے دوسرے
 بد مذہبوں سی تو یہانی چارہ ہی ہم مشربے کا ناما رکھتی ہیں و سے اس کے مددگار یہاں
 طرفدار اس کے چٹی چٹی میں موجود اس کے کو دیر اسے ناہنہ پیرانی میں وہ حاضر اس
 جگہ کر کیا اپنی روزی بند کریں گے دینداروں کی طرف ہوتے سے انکو کیا ملگا
 اور وہی انکو کیوں شریک کریں گے اور خدا انکو اسے تم اس کے سب مجلسوں میں اگر
 کب تماشائی ہونگے یہ لوگ بچا سے خلیف سب بدعتیوں کی چال سی الگ رہتی ہیں
 یہ نہیں قائل و رکنی یہ ایک کے ایک کی ہیں ایک کی ہیں ایک کے ایک کے ہر کام میں نیت بخیر
 غیر سے نہیں بانگو اس کے بغیر راندن سے کریں عجز و ناز و غیوہ ظاہر کریں اپنا باران
 سنت ہو سے پر ہوا میں وہ پائل بدعت تو بگاڑ میں وہ راندن اس تو کریں میرا

رات کیا اس وقت
 ایک اور صاحب
 اس حدیث صحاح
 کو قرآن اور حدیث میں
 دین چاہی کہ میں
 پر نہیں کرانے
 کہ ظان اس وقت
 جو وہ سب بدعت
 جو چاہی جو رسول
 کے اس علیہ وسلم
 میں عاریتہ رضی اللہ

گاہ بہ غوث گاہی در رجاہ حد و کبر و جفن سی ہیں روئے خاکساری پر نہیں ہر کچھ غور
امر پر ربک ہیں ایم کہ تار ہر مناسی سی کرین ہیں آخر شریعہ پیغمبر صراط المستقیم
اس پر رہتو ہیں ہمیشہ مستقیم شاہ راہ مصطفیٰ کیا خوب ہے راہ ہدایت موصل الی الملوک
عالم انکی فیض سی ہی کیا رحمتہ للعالمین ہی و خباب ہادی سلم شنگان ہی مصطفیٰ
اور شریعت مذہبین ہی مصطفیٰ ہر مسلون کا وہ نہی سرتاج ہے جسکا ادنی مرتبہ معراج ہے
دین اسکا ناسخ و ادیان مواہد نازل و سکے واسطے قرآن ہوا ہدیہ نکاح دین ناسخ پر کس
بدعتی کا رسم و نہایت بر عمل سستی ہی اخلاق نبوی پر سدا بدعتی نفسانی ہی اہل ہوا
سن تو اہل ہوا اذ ہوف کہ کتنی دل توڑی میں تونی بچا کہ کسے دلو آرزو کیا
اور کتنی منتیں صنایع کیا کہ کوئی ہی دل تونی ظالم نہ کیا بلکہ پیغمبر کو تو ناخوش کیا
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانی کی پہلی کفار نابجا حضرت کی شاخون
نہی جب حضرت اسلام کی دعوت کرنے لگے تب کافروں نے دیکھا اس پیغمبر کے شریعت
قبول کرنے سے اور اسکو دین میں آنی سی گہرا روطن چٹنا ہی بدین و دستون آشنا
خوشیوں سی لڑنا پڑتا ہی اچھی کہانی اچھی لباس اور ب مزے کے کام اور باب داد
کی زمین چھوٹی میں بڑی لوگوں سی رئیسوں گجڑا پڑتا ہے سونا مردوں کی ہمت نہ
پڑی کیونکہ یہ لوہے کے چنونا مردوں سی جیسا ہی نہیں جاتی زن مرید دین کو گناہوں
نذر بغیر اللہ اور بلاؤ کے حاش کیا دین پر چلنے کی نجاست کی کہ بیان پر واپر کیا جلیں
جو رسول اللہ کے جان نثار ہوئے ہیں انکو محبت رسول کی جو روحوں میں طین جاگیران باب
دوست آشنا مالک زرعوت و جان بڑو کر ہوئے ہی ادنی سنت پر عمل کرنے کے شوقین نیا
دعا قیام برات ماری میں اور یہ فریبے مانی اپنی ہم مذہبوں کو روایہ باز یوں کشت و
برکالی میں اور حقانی لوگوں پر جان بوجہ کہ تھیں باندھ کر انکو دبا ہی ٹھراتی میں اور
کبھی میں کہ وہابی قرآن حدیث کی معنی غلط کرتے ہیں اور فقہ کو نہیں نانتی رسول کے
شاعت اور ولیوں کی کرامت منکر ہیں سوا گاہ یہ ہے کہ سیلہ دلوں میں صاف
نہی ہے جسے نہیں رسوم جاہلیت محبت میں ایسی چکانا جو زمین کہ فنا فی الرسول ہو

عَمَّا قَالَتْ قَالَ مُحَمَّدٌ
اللَّهُ رَحِمَكَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ آتَمَلَتْ فِي أَجْرِنَا لَهَا
مَا لَيْسَ قَدِيرًا فَهَوَّيْتُ
نَحْنُ أَهْلُ الْبَيْتِ
مُسْلِمٌ كَرَامَتِ يَوْمَئِذٍ
وَاللَّهُ تَعَالَى عَلِيمٌ
خَبِيرٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْكَ
كُلُّ خَيْرٍ خَلَقَ بَابُكَ
وَأَسْكَنْتَ فِيهِ جَنَّةً
وَأَنْتَ يَوْمَئِذٍ رَحِيمٌ

فی العالم کو مسلمان بنیجئے میں ان میں سے ایک بات بھی ایمان کہہ نے کو پس اگر رسول کے
اطاعت کا یہ حال ہو کہ سنت کے نام سے تو خواہ بلکہ اسکے ضد میں سے کچھ دن بدعتیں کر لے
میں کسی کا عقیدہ رائے کا سا کہ خارجی کا کسی قدر یہ کہ ایک کا جبر یہ کہ ایک کا معتزلہ کا سنا
پہرے سے کہتے وہ کہ ایمان انہو باطل عقیدوں سے اور بعد ما کفر کے کلمہ بخنے سے ایمان
کو ذرہ جہنم میں ہر فی غرض قرآن در حدیث اور شریعت اور خدا اور رسول اور نبی
اور شفاعت اور اولیائوں اور کرامت اور اماموں کے خود منکر ہو کر بجا یہی غریب مسلمانوں
پر ناحق تہمت لگاتے ہیں عجیبے بنا ہے کہ اوپر دیکھ کر جلدیج گئے کا سب چلین اور کتنی ہی کو نزد
کہیں نقل سے کہ ایک عالم کلی نوے کے مسجد میں نماز کو گیا کیا دیکھتا ہے کہ وہاں ہر نماز کے
ساتھ ہی ایک ایک ٹھہری کٹری لٹی ہی ہی اور ان کی ساتھ ایک ایک جو ٹھنڈا مامو ایچو ہے
چین چین کر رہے ہیں نماز میں غل انداز ہو رہی ہیں اس عالم فی جہان ہو کر انہی کہا کہ یہ کیا
حرکت بجا ہی سہون کی جواب دیا کہ وہ صاحب سول فقہ کے حکم کو بجا حرکت کہتی ہو اس
بیچارے نے دریا حیرت میں غوطہ کیا کہ اس نے کہا کہ کو فنی فقہ میں یہ بات ہی ذرا بیان
کر دے جاہل اپنی اہل ارمنا کی سکھائی ہوئی باتیں سمجھنے لگے کہ فقہ تو سم جانتی نہیں
مگر حدیث میں یہ مضمون ہے تب اس عالم نے کہا گو تم عجیب سحرے بیدین ہو کہ فقہ کو حدیث کو
خلافت جانتی ہو چیز حدیث ہی بنا ہو ہر دے جاہل اب اپنی معلم الملکوت کے پاس دے
گئے اس نیم ملانی ایک کتاب حدیث کی لاکر یہ حدیث اس عالم کو بتائی کہ عَلَیْکُمْ
بِالسَّکِیْنَةِ وَالْوَفَارِیْنِ یعنی تم پر لازم ہے کہ جن سے آرام سے نماز کھڑے جاؤ وہ رکعت
سو وہ حزبے محمد دس بی ذم اسکو یہ یہ مجھ بیٹا تھا کہ عَلَیْکُمْ بِالسَّکِیْنِ وَالْفَافِیْرِ یعنی اگر
لو چھری اور چوہ کو تب اس عالم نے کہا کہ اسی کم بخت کیوں حدیث کی عبارت خراب کرتا
ہے اور اسی علم کے ہر دے یہ فاضی رطل بوق نکر فقہ کا منکر ہو کر محدث بن بیٹھا ہے تو تو
آپ ہی گمراہ ہوا اور تو نے ان دونوں کو یہی گمراہ کیا حق بات سننی سی اور جاہلون
میں آبرو جلنے کی سب سے وہ اہل اور اسکے شاگرد جاہل سب سب ملکر اس عالم پر ٹوٹ
پڑے اور اسکو حدیث کا منکر ٹھہرا کر وہ انہی کا لہ یا پیچہ صلاہ و زنا چنے میں کہ سب لوگ

دس لاکھ کا کہ اسکو حضرت جنگ احمد بن ابی بکر دست مبارک سے قتل کیا تھا اور وہ اشتیاء اہل بیت سے
 کہا کرتا تھا اور اللہ کی ان سب پر ہتھیار سے پناہ دے اللہ ان سب کا فروغ ہے نماز بھی قیامت
 کے دن انہیں سب کے ساتھ ہوگا اور ابن ماجہ میں ابی درداہ سے روایت ہے کہ ابی بکر و سبت کی ہیکل
 دوست میرے لئے یعنی آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ نہ شریک کر تو ساتھ اللہ کے سیکم
 اگر جو نکڑی نکڑی کیا جادی تو اور جلایا جادی تو اور مت چوڑا نماز فرض کو جان بوجہ کر رہی
 کوئی ترک کر ہی اسکو جان بوجہ نہیں تحقیق بری ہو اسی زہد اور نہ بی شراب نہیں تحقیق وہ
 کبھی ہی ہر برائی کی معنی جو کوئی ترک کر ہی اسکو جان بوجہ کر رہے ہو اسے ذمت یعنی
 چہد اسلام کا اور خارج ہوا وہ شخص اب رہ اسلام ہی اور مع کبر میں سے کہ تارک نماز اور
 اسلام کا مارتے ہیں سو کہانے ہیں ہمارے ہجیر اور نہیں پڑتے ہمارے نماز سو کچھ اعتبار
 نہیں انکا نہ پیر نا جاری قبلہ کی طرف نماز کے حال کے سوا اور حضرت عمر من الخطاب اور
 ابن مسعود اور ابن عباس اور معاذ ابن جبل اور جابر بن عبد اللہ اور ابو الدرداء رضوان
 اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور سوا ہی ان صحابہ کے حضرت امام احمد بن حنبل اور ابو داؤد
 اور عبد اللہ بن المبارک اور امام بخاری اور مسلم بن حنفیہ اور ابوالیوب النخعی اور ابو یوسف
 اسے بہت تابعین اور تبع تابعین تارک الصلوٰۃ کو کافر کہتے ہیں اور حضرت امام شافعی
 امام مالک اسکو قتل کا حکم دیتے ہیں اور حضرت امام غزالی اسکو قید ہمیشہ کی لازم سمجھتے
 یہاں تک کہ توبہ کرے اب یہاں اکثر ہیر زادی جبکہ حنفی لوگوں سے یہ حدیثیں سنتی ہیں تو فرما
 کہدیتے ہیں کہ کیا امام غزالی صاحب کو اتنا علم تھا جو کہ انہوں نے بے نماز کو کافر نہ کہا **حق**
 حضرت امام نے بالفرض اگر کافر نہیں فرمایا تو نماز کا ترک کرنا نہیں فرمایا بلکہ انہوں نے بے نماز کو
 ہمیشہ کی فید کا حکم دیا ہے یہاں تک کہ توبہ کرے خیر تارک نماز اگر اتفاقی کافر نہیں تو اختلاف
 کافر تو ہے اب دیکھو کہ باوجود اس قدر غارت کے تاکہ قرآن و حدیث و فقہ سے ہونے
 ہوئے اسکو سبک اور سہل جان کے چوڑ دینا اور عوام اچھولنے اسے خاطر سے انکو
 بُرائہ کہہ کر بے نماز کی مذمت کرنوالے کو دلمے و کافر کہنا سراسر حماقت و عداوت
 سے بدعتیوں نے فوہانی کی **شایان** شہر اسی میں - جو

یہاں تک کہ توبہ کرے اب یہاں اکثر ہیر زادی جبکہ حنفی لوگوں سے یہ حدیثیں سنتی ہیں تو فرما کہدیتے ہیں کہ کیا امام غزالی صاحب کو اتنا علم تھا جو کہ انہوں نے بے نماز کو کافر نہ کہا **حق**
 حضرت امام نے بالفرض اگر کافر نہیں فرمایا تو نماز کا ترک کرنا نہیں فرمایا بلکہ انہوں نے بے نماز کو ہمیشہ کی فید کا حکم دیا ہے یہاں تک کہ توبہ کرے خیر تارک نماز اگر اتفاقی کافر نہیں تو اختلاف کافر تو ہے اب دیکھو کہ باوجود اس قدر غارت کے تاکہ قرآن و حدیث و فقہ سے ہونے ہوئے اسکو سبک اور سہل جان کے چوڑ دینا اور عوام اچھولنے اسے خاطر سے انکو بُرائہ کہہ کر بے نماز کی مذمت کرنوالے کو دلمے و کافر کہنا سراسر حماقت و عداوت سے بدعتیوں نے فوہانی کی **شایان** شہر اسی میں - جو

جو کوئی کا چاک سامنی کہی داڑھی نہ چڑھاوی یا جامہ ٹخنے کے اوپر کہی بغیر ہندی پہن کر می شاد
 کر می تیا دسوان چالیسوان چھی ماہی برسی کا دن مقرر نہ کرے ثواب پہنچانے کے نیت سے
 کہنا نامسکینہ لگو کہلا دے تو نگرہون قاضیوں مفتیوں مصنفوں ریٹروں مولویوں رسالہ داروں
 صدقہ داروں کو نہ کہلاوی یا کہنا نہ کہلا کر نقد دیوی یا کپڑے بانٹی یا کسی کا فرض ادا کر کے
 ثواب پہنچا وے عرس میلہ کو نہ اکنڈ وڑی روٹ چونگ کچر اخلو اچانی سیویان نہ کر کے
 عوض اور کچہ کہلا وے چٹی چہلہ موڈن سیم اند مقرر نہی ہون میں سالگرہ نکری بچہ لگو
 جوتی بدی بڑی بیرون کی نام کی نہ ڈالی فصل نماز پیشہ نہ پڑھے نماز کے بعد لہنی فاحہ
 نہ پڑھے صلوة کو اول جمعہ کی ستین پڑھے کہنا پانی سامنی رکہے کے فاحہ نہ پڑھے جماعت
 اور وقت فرض کے فوت ہونے سے اول کی سنت نہ پڑھ کر فرض ادا کرے کے بعد پڑھے تراویح
 کے تسبیح جلا کر نہ پڑھے حضرت رسول اللہ کو فقط گنہگاروں کا شفیع سمجھ کر کفار و مشرکوں کا
 بے شفیع بنانی بزرگوں سے چا چاشت نہ طلب کرے بزرگوں کی نذر نہ کرے اللہ صاحب کعبہ پر
 رکے ثواب بزرگوں کو پہنچا دے اور اپنا اولیا کو عیب ان مشکلا شحاجت رو انفع ضرر پہنچا دے
 الی دور و نزدیک سی پر برسنی والی نہ بنانی شیخ سند و شاہ و اول و غیرہ کی نذر کا بکرا
 رام کہی اول وقت نماز پڑھے ساری سر کی بال کہی آداب بندہ کرنش تسلیم محراب نکری فقط
 سلام علیکم کہے سالار بخش پیر بخش حق اچ بخش نام بخش و مہوند و گہر و شہو کے نام
 لکر کہی نکاح کے بعد ولیمہ کہے قفر یہ علم شدی بغل مال سیج ٹٹی بنانا فقیر ہونا فقر ہون
 س قبروں باس کچھری شربت فجانی اور بربر برستی گور برستی چلہ برستی طاقت چہستہ
 منع کر می شہرات کا اخلو اچانی دھنن کی سیویان محرم کے روٹ صفر کی گنگنیان
 گلے ربیع الاول کی کہیر چانی رجب کے کوٹھ سے پر کے گیارہویں میت کے جنازے کے
 مانے دور و طیان رکہنا قبر برہو لوں کی چادر و خلافت ڈالنا قبر و پیر چراغ جلانا
 ن و سجدہ کرنا متین بنانا شہا گن کے جنازی برلال کپڑا ڈالنا عرس کرنا منع کرے
 ہ کے کھاج ثانی کی تاکہ کوی نشہ کی چیزین نہ کہلاوی ہوسے گنجدہ چور شرط نہ کہلے
 من و شخص کہ سنت کی کام کرے اور بدعت سے دور رہے وہ شخص ان خدا فراموش

حضرت صلوات علیہ
 مثال ناکر سچا اگر شریعت
 کیا راضا کی طرف سے
 کچھ جیاد و اس میں ملایو
 میں صلوات سامنی پر کیا کیو
 شیطان شمایو اور رانچان
 جلا تا جیاد و اس میں ملایو
 وقت اور فاحہ جس دور کو
 مومن سامنی بچا کر دیو
 لکھت اکتی جانی شریعت
 کہ سچے راہ پر چلے
 اولیٰ نبی سچی راہ دیا

کے نزدیک دہلی ٹھہرا اور جو ڈاکٹر ہی مندوسی یا چوڑا دوسری یا نیجا رتھون کے نیچے لگا کر
شاہی میں جلو ابلو اس پر دوسراں بیسوان چٹھی چھلا دینے و امیات کرنا رہی بلکہ سنت
طریقہ اور اسلام کارکن سمجھی تو ان نفسانیوں کی عقیدہ میں وہ بڑا نکاشت جماعت ہے
اور بڑی جماعت والا کیونکہ بہت سارے لوگ یہ سب کام کرنے میں اگرچہ کفر و شرک و
بدعت و گناہ میں اچھا کام کرنا والی خدا اور رسول کے تابع دار نہ ہو تو اسے بہن کران کے محمد
کے فتویٰ ہی یہ لوگ چھوٹے جماعت والی ہیں اور ان کی جماعت کے خارج ماسوا اور کفر
بریں سلمانی دایا اندازی درحباتو کیا بلکہ دون بریں حق پوشی و طرہ دار خدا اللہ کے
ایسے لوگوں پر جنہوں نے حضرت کے طریقے کو اکٹ بٹ کر دیا غلط ہے کہ ان بناوٹ
مذہب والوں کو شک پر عمل کرنے اور شرک و بدعت کے چھوڑنے کے واسطی اگر کوئے حق
اور دوسری چیز خواہی کی انکو کہے تو بہت ہی بڑا مانتی ہیں جسکی فصل ہے کہ ایک بیمار کے
آس پاس کئی حکیم جمع ہو کے اس بیمار کے واسطی کڑوی کسی دوائی اس کے مفید مرز
کہ جنسی اس بیمار کو فایہ پہونچے تجویز کر رہے تھے وہ بیمار ان دواؤں کی نام سن کر
کڑوا ہوتا تھا اس اثنا میں کسی احق نے کہا کہ اسکو بادام کا حلو ا کھلاؤ وہ بیمار اس
سننے سے کہنی لگا کہ ذرا اس حکیم کی بات تو سنو دیکھو تو اسنی اچھی دوا تجویز کے
سو اس بیمار نے بادام کا حلو اپنی واسطی پسند کیا اگرچہ اسکے حق میں مضرت ہا سو
ہی ان جاہل مشرک اور بدعتیوں کو خیالت کی بیماری ہی نصیحت کی کڑوی دوا اسکو
میں اور شرک و بدعت کی رسم کے جائز بنانی والوں کو میٹھا بادام کا حلو ا سمجھا کر انکو
ابنا خرفواہ جانتے ہیں بہت حق کو باطل مت کر دیا رو خدا کی واسطی بغض و کینہ
چوڑا دوا رو خدا کی واسطی بغض و کینہ جو اپنی قباس پر مسائل نبی میں اجتہاد کر رہے
ہیں سو کہتی ہیں کہ کسی مقدس کے روج کے نام سے کسی جانور کو مشہور کرنا جائز ہے جیسا
کہ ہم گائے بسید احمد کیر کے ہاں غار ج سالار کا یا بکر اخواجہ احمد یوسی کا کیونکہ
سندھ صحابے نے کہنا کہ وہ اگر اپنی والدہ مرحومہ کے نام سے مشہور فرمایا تھا
جو اب اس قباس پر غم جو فلا نے بزرگ کا جانور کہا کرتے ہو سو اپنے موئے

خورشون کی نام کی جانور کیون نہیں کرتے کوئی تم میں گاہ یہ نہیں کہتا کہ ایمان کا بکریا
 باوا کی گامی داوی کا مرغاد او کی مرغی دوسرا یہ کہ انصار میں سعد بن عبادہ حنیف
 کے قبیلے کے سردار تھے وہ رومہ الجندل کی لڑائی کو حضرت صلیم کے ہمراہ گئی تھی اس کے
 والدہ عمرہ مسعود کی بیٹی قیس کی پوتی جو مسلمان ہو کر حضرت کی بیعت سے مشرف ہوئی تھیں
 سو مدینہ منورہ میں یکایک گزرنے لگے حاضرین نے کہا کہ وصیت کیجو تب انہوں نے کہا کہ اگر
 چیز میں وصیت کرو اپنی مال جو ہی سو سعد کا ہی بعد ایک ہینی کے سعد حضرت کے ساتھ مدینہ کو
 آئے حضرت نے اس بی بی کی قبر پر جنازہ کی نماز پڑھی سعد نے اپنی مال کی انتقال کی وقت کا
 مذکور سن کر حضرت کی جناب میں عرض کی کہ یا رسول اللہ کیا میرے خیرات اسکو فائدہ دے
 ہو آجیو فرمایا کہ مان تب سعد نے کہا کہ فلا ناباغ اسکی جانب سے صدقہ ہی یعنی محتاج لوگ اسکا
 میوہ کہا یا کہ میں کوئی اس باغ کو کہی نہ جیسے نہ مالک ہے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ سعد نے
 عرض کے کہ میری ماموں سے اسکو حق میں کوئی خیرات بہتر ہے آپ فرمایا کہ ہائے خیر
 مشکوٰۃ باب فضل الصدقہ کے دوسری فصل میں سعد بن عبادہ کی روایت سی ہی کہ تب
 سعد نے ایک کنواں کھودوایا اور کہا کہ یہ کنواں سعد کے مان کی لٹی ہو یعنی اس کے نیابت سے
 کھودوایا البقیہ ان روایتوں سے عرض یہ ہے کہ اہل بدعت کو جو مردوں کے باب میں یہ
 تراش کرے میں اور اس قصی کی سند غلطی سی لاتی ہیں سو گنجائش نہ صلی وراہل سنت کو تو اب
 پہونچانی کا ڈھب بھی معلوم ہو گیا اور یہ بھی دریافت ہو گیا کہ کسی روایت میں حضرت
 نے سعد کو کنواں کھودا کر اپنی والدہ کا کر کے شہرت دینو کے واسطے نہیں دیا یا نیم ملاؤں
 جو اس پیمان کو اختیار کیا ہو اسکا سبب یہ یہ بھی کہ ایک بڑے محدث کی فارسی کتاب میں
 اس قصہ میں کاتب کی غلطی سے جگت کی جگہ لگو کہا گیا ہے یہ ہم ملا دھوکا کہا کر تہمت حضرت
 پر کر بیٹھے ہیں سو اس حدیث سے تیار دسوان بیسوان حالوان سے ماہی ششماہی نہ ماہی
 برسی حاضری نو شہ صحت سال سال کاعرس ان سے نکلا اور یہ جو نیم ملا دھوکا کہ
 سعد پر یہی مرد نکا کہنا نا کہنا جائز کہتے ہیں مرام سعد کا کنواں کر کے فرض کر میں تو مرد
 کا کہنا نا کہنا کا اسپر قیاس نہیں ہوتا ان اگر کسی برتن میں پائے لے گے اسکو چھوٹا

تہمت
 کالی دودھ اور کشت
 یہی راہ چو کر شیطان
 سب راہ چو کر شیطان
 حاجی رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ قال قال رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم
 بقولہ قال قال رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم
 حدیث غلطی و تراش
 حدیث غلطی و تراش
 حدیث غلطی و تراش
 حدیث غلطی و تراش

اور تبرک اور اتم سعد کا روح اور سپر آنامان کی اور اداس پانی کو یہاں باغیچہ سے دیا نام سعد
کو چڑھتا ہے کہ کسی یا اتم سعد کسی مراد برائے کے واسطی پانی چڑھانے کی منت مان کے اتم سعد
کا پانی کہا جاتا تو مردی کا کہا نا کہ پانی کا قیاس اس پر صحیح ہو تا نامل کیا جا چو کہ بدوہ لاقم سعد کے
عبادت میں نام ملک کے معنی سی نہیں ہو سکتا نہ بتانی کی معنی سی نہ ہر کے قبض و تصرف کے
معنی نہ پیشہ کے خصوصیت کے واسطی نہ منت چڑھانی کی خصوصیت کو واسطی بہر جب یہ منت نہیں
تو باقی رسمی ہی خصوصیت کرانے دے پر جو نہ رہتی اسکو اور اکیواسطی تہا بدوہ لاقم سعد
کے قیاس پر کس صحابی فی عمل کر کی کسی کہانی یا کڑیکو یا چنڈے کو یا نقشے کو یا کسی پر بند
یا چوبائے کو اپنے موٹے باپ دادایا بہن یا بیٹا بیٹی کا کر کے ٹہرایا اور شہرت دیا نام
مردنے کی جانب سی محض اندجہل شان کی خوشی کی واسطی بہر کسے فرسوکے موافق کچھ خیرات
دینی مستحب ہے پہر اسکو رسم و عادت ٹہرا کی ناموری اور لوگوں کے بنانے اور سنانی کیواسطی
عمل میں لانا بیشک شیطانی کام ہے اتم سعد کے قصہ کو اس کے کیا اثبات بہر نیم نام یاں خطہ یا
جو اس حدیث سی دن یومار مردون کا کرینکا اور فتون کے حرام کہانے کا فتوے لوگوں کو
دیتے ہیں وہاں حدیث کا مضمون انہر درست آتا ہے آجراکم علی الفتوی آخر اکم
علی التاثر یعنی تم میں کا بڑا ڈیٹھ فتوی پر سو بڑا ڈیٹھہ آگ پر اور قاتلوا الخیر علی قتال
آصلو اہل فتوی دلی بی علم سو آپ گمراہ چو اور دوسروں کو گمراہ کیا تہر کے قسے
اور ابی اور کسی دوسری عالم ملک جاہل نے ہے اوس کتو سے کے پانی کو تبرک نہیں ٹہرایا
اور کی طرح اب اسکو بھی نہیں لائی بر خلاف بدعتیوں کے جو رگوں کے نام کے کہا نو نگونگ
سمجھتے ہیں اسکے گے ہاتھ باندہ کے عود جلا کے کچھ بڑھ کے سر جلا کے آداب بجا لا کو عظیم
نے کہانے میں بہر ان "اخوانکو چڑھانا تو بعینہ ہندون کی رسم ہے اسکو بے اپنی بڑھ
ارواح کا پوجا کہا کرنے میں پندرک یعنی شعار و سکا نام ظاہر میں اچھا تر اس کے جاہل
کو پہلے نے میں کہتے ہیں کہ یہ فاسقہ سرگ ہی نیاز ہے توڑے صحنک سے واللہ اعلم
یہاں یونٹون یعنی اللہ صاحب اچھا چا تہر جو بہر اسی انکے ولون میں مسلمہ جو جانور
کہ اللہ کے سوا دوسرے کے نام کا مشہور ہو اتم ناما حرام ہے جناب قدوہ المفسرین

تو اتم سعد کا روح اور سپر آنامان کی اور اداس پانی کو یہاں باغیچہ سے دیا نام سعد
کو چڑھتا ہے کہ کسی یا اتم سعد کسی مراد برائے کے واسطی پانی چڑھانے کی منت مان کے اتم سعد
کا پانی کہا جاتا تو مردی کا کہا نا کہ پانی کا قیاس اس پر صحیح ہو تا نامل کیا جا چو کہ بدوہ لاقم سعد کے
عبادت میں نام ملک کے معنی سی نہیں ہو سکتا نہ بتانی کی معنی سی نہ ہر کے قبض و تصرف کے
معنی نہ پیشہ کے خصوصیت کے واسطی نہ منت چڑھانی کی خصوصیت کو واسطی بہر جب یہ منت نہیں
تو باقی رسمی ہی خصوصیت کرانے دے پر جو نہ رہتی اسکو اور اکیواسطی تہا بدوہ لاقم سعد
کے قیاس پر کس صحابی فی عمل کر کی کسی کہانی یا کڑیکو یا چنڈے کو یا نقشے کو یا کسی پر بند
یا چوبائے کو اپنے موٹے باپ دادایا بہن یا بیٹا بیٹی کا کر کے ٹہرایا اور شہرت دیا نام
مردنے کی جانب سی محض اندجہل شان کی خوشی کی واسطی بہر کسے فرسوکے موافق کچھ خیرات
دینی مستحب ہے پہر اسکو رسم و عادت ٹہرا کی ناموری اور لوگوں کے بنانے اور سنانی کیواسطی
عمل میں لانا بیشک شیطانی کام ہے اتم سعد کے قصہ کو اس کے کیا اثبات بہر نیم نام یاں خطہ یا
جو اس حدیث سی دن یومار مردون کا کرینکا اور فتون کے حرام کہانے کا فتوے لوگوں کو
دیتے ہیں وہاں حدیث کا مضمون انہر درست آتا ہے آجراکم علی الفتوی آخر اکم
علی التاثر یعنی تم میں کا بڑا ڈیٹھ فتوی پر سو بڑا ڈیٹھہ آگ پر اور قاتلوا الخیر علی قتال
آصلو اہل فتوی دلی بی علم سو آپ گمراہ چو اور دوسروں کو گمراہ کیا تہر کے قسے
اور ابی اور کسی دوسری عالم ملک جاہل نے ہے اوس کتو سے کے پانی کو تبرک نہیں ٹہرایا
اور کی طرح اب اسکو بھی نہیں لائی بر خلاف بدعتیوں کے جو رگوں کے نام کے کہا نو نگونگ
سمجھتے ہیں اسکے گے ہاتھ باندہ کے عود جلا کے کچھ بڑھ کے سر جلا کے آداب بجا لا کو عظیم
نے کہانے میں بہر ان "اخوانکو چڑھانا تو بعینہ ہندون کی رسم ہے اسکو بے اپنی بڑھ
ارواح کا پوجا کہا کرنے میں پندرک یعنی شعار و سکا نام ظاہر میں اچھا تر اس کے جاہل
کو پہلے نے میں کہتے ہیں کہ یہ فاسقہ سرگ ہی نیاز ہے توڑے صحنک سے واللہ اعلم
یہاں یونٹون یعنی اللہ صاحب اچھا چا تہر جو بہر اسی انکے ولون میں مسلمہ جو جانور
کہ اللہ کے سوا دوسرے کے نام کا مشہور ہو اتم ناما حرام ہے جناب قدوہ المفسرین

زبدة المحدثین حضرت مولانا شاه عبدالعزیز قدس سرہ العزیز استقامت میں جو کہ زبدة النصائح
 فی سبیل الذبائح میں ہے جو دوسے فرمائی ہیں مدارج و حرمت و بیحہ بقصد و نیت ذابح است اگر
 بہ نیت تقرب الی اللہ یا برائی اکل خود یا برائی تجارت و دیگر امور مباحہ فسخ میکن حلال است
 و الاحرام گفت ورنشا پوری زیر قول فقہائے و ما اهل بدلیہ الخیر اللہ لکھند علماء اگر بہ تحقیق
 مسلمانی فسخ کرد و بیحہ را و قصد کرد بذبح آن تقرب بسو غیر خدا کرد و آن مسلمان مرتد و بیحہ
 و بیحہ مرتد است انتہی فسخ کرد کسی برائی آمدن یا مردمانتہ آن مثل کچے از بزرگان حرام شد
 آن و بیحہ چرا کہ شہرت دادہ شد بتابن غیر خدا اگر چه ذکر کرد نام خدا را بر آن یعنی بسم اللہ گفت
 و اگر ذبح کرد برائی بہمان حرام نشود زیرا کہ بہمانی سنت ابراہیم خلیل اللہ است و بزرگے کردن
 بہمان بزرگے کردن خدا بقولے است و وجه فرق میان مرد و صورت آنست کہ اگر کسی پیش کرد
 آن بیحہ را تا کہ بخورد از گوشت آن یا بشد فسخ برائی خدا و فسخی برائی بہمان یا برائی ولیمہ
 یا برائی نایبہ تجارت و اگر پیش نکرد آن و بیحہ را تا بخورد بلکہ دفع کرد و برائی غیر خدا یا
 یا برائی غیر خدا پس حرام شود و یا کافر میشود و قول مذہب چین است در سزا و یہ و شرح و بیحہ
 و در کتاب جدیدہ مذکور است کہ تحقیق میں فسخ کرد و میشود و کافر میشود و غاششیر کہ بہ
 تحقیق یا بدگمانی میکنیم مسلمان کہ تحقیق تقرب میکنند آن مسلمان بسوئی آدمی باین فسخ کردن
 و مانند آن در شرح و میانہ از ذخیرہ مذکور است و نظم کرد و اورا پس گفت و فاعل آن فسخ ہم
 فقہا لکھند اند کہ کافر است و فضلہ و اسماعیل کافر میگوند و چین است و در مطلب المؤمنین و اشبا
 و الظائر و در حدیث است نفرین کرد خدا کسی کہ فسخ کرد برائی غیر خدا رواہ احمد و نیز
 ملعون است اگر فسخ کرد بر غیر خدا رواہ ابوداؤد و در غریب است بے عبید و بسان فقیہ و
 کثر العباد مذکور است کہ تحقیق جائز نیست فسخ کردن گاؤ و گوسفند نزد گور یا برائی قول سخت
 کہ لا عقرب فی الاسلام نیت عقرب در اسلام یعنی فسخ نزد قبور و چین است و در کتاب
 سنن ابوداؤد و چین جائز نیست فسخ کردن پر عمارت نو و نزدیک حرمیدن سر آن تحقیق
 بہ صلہ منع فرمودند از بیحہ مانعے جن برائی اینکه بہ تحقیق او شان از بزرگے بگردنیدن نظر
 رد و غیر خدا و منع فرمود از آن و چین است و در کتب شافعیہ چنانچہ لکھند است امام نووی

اور یہ بھی لکھا گیا ہے کہ
 جس نے یہ لکھا ہے کہ اگر کسی نے
 ایک روایت کے ساتھ لکھا ہے
 و در شرح میں ہے کہ
 یعنی اللہ تعالیٰ کا شاکر
 ہو کہ وہ کسی کو کفر میں مبتلا نہ کرے
 جو کہ باہمی ہوتے ہیں
 قرآن مجید میں ہے اور اس میں
 جو باین دنیا اور آخرت میں
 نہ لکھا کہ کام کا چین یا کفر
 اور حضرت صلوات علیہ وسلم
 بیجا اور حضرت صلوات

در شرح مباح سلم در تفسیر حدیثی که روایت کرده است آنرا از قول آنحضرت آنفرین کردن کسی را
که نفرین کرد پدر خود را و نفرین کرد خدا کسی که فحش کرد و برای غیر خدا و اما فحش کردن بر
غیر خدا پس مرد بان فحش این است که فحش کرده شود بنام غیر خدا مانند کسیکه فحش کرد بر کسی که
یا صلیب یا برای موسی و عیسی و کعبه و مانند آن پس همه اینها حرام اند و حلال نمیشود و از
ذبحیه برابر است که باشد ذابح مسلمان یا نصرانی یا یهود و چنانچه تصریح کرده ابرو شافعی در
و اتفاق کرده اند بر آن اصحاب ما پس اگر اراده کرد ذابح با وجود آن بزرگ گناه فحش را بر
غیر خدا و عبادت را بغیر خدا باشد آن کفر پس اگر باشد ذابح مسلمان پیش این فحش کردن
بسبب فحش مرتد و ذکر و شجاعت ابراهیم مردوسی از اصحاب که چیزی که ذبح کرده شود و نذر و عقاب
یا دشا به برای تقرب بسوی او یا تحقیق فکوسی و او ندانم بخار به تحمیل آن ذبح هر اگر او از جمله
ما اهل غیر الله است و گفت رافعی که جز این نیست که فحش میکنند این را برای طلب خوششود
وقت آمدن یا دشا به پس آن فحش کردن مانند فحش حقیقه است برای پیدایش مولود و مانند
این کفایت نمیکند حرمت را و الله اعلم پس اگر گفته شود که قوله تعالی و مَا لَكُمْ أَنْ تَقْتُلُوا
مِمَّا ذَكَرَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَضَّلْنَاكُمْ مَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ لَا مَا اضْطُرُّوا إِلَيْهِ
یعنی جهت مرثا که بخورید از گوشت چیزی که یاد کرده شد بر فحش و بی نام خدا اتعالی و حال آنکه
تفصیل کرده خدا تعالی برای شما آنچه حرام شده بر شما مگر آنچه لازم شود بسوی خوردن آن
بچنین قوله تعالی فَكُلُوا مِمَّا ذَكَرَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ بِالْآيَاتِ مُؤْمِنِينَ یعنی اگر
بخورید از آنچه یاد کرده شد نام خدا تعالی بروی اگر بقرآن ایمان آورده اید و قیام است
چیز را که قصه کرده شود با و تقرب بسوی خدا و غیر او را پس میباشد همه حلال اگر هم این آیت
عامه مخصوص است دیگر و او قوله تعالی است و سوره مائده حرمت علیکم المیتة و
الدم و لحم الخنزیر و ما أُمْسِلَ لغير الله بهو الممنخفة و الموقودة و المأذیة و لفظ
وَمَا أَكَلِ السَّبْحَ إِلَّا مَا ذَكَيْتُمْ و ما ذبیح علی النصب یعنی حرام کرده شد بر شما مردار و خور
خون زدن و گوشت خورن و آنچه از او زار آورده شد غیر خدا تعالی را بان و آنچه بخورید
و آنچه بپزند و زن یا مانند آن بمرد و آنچه از بدن او افتاده بمرد و آنچه بشنخ زدن

تیمت
قرآن سب کا مطلب سات مرتبہ
بیان کیا اور محل کی ایک کپی
دارالافتاء دینی مکتبہ کو
جنگل کے چاروں طرف کے
میں عورتوں میں پھیل گئی
ایکے جو دین میں تھی وہ
نظر و سبب اور ان کی
پیدا تھی کہ وہ میں تھی بات
تکالان لو کہ ان کی ایک شیعہ
عربی قائم کرنا اور قرآن
میں اور حضرت معلم کے
طریقہ میں نقصان پہنچا

بمعنی نیکو هیچ و غیر ذلک مستعمل است و اگر کسی بگوید اهل کت الله هرگز معنی ذبح کت الله فهمیده نخوا
شد و نیز اگر اهل این را بر ذبح حمل کرده شود پس ذبح لغیر الله تعالی را خواهد شد ذبح با اسم غیر
الله از کجا فهمید شود تا مدعا می این مردم حاصل شود پس برین عبارت اهل ال ایضاً ذبح کردن
باز لغیر الله را بجای با اسم غیر الله ساختن قریب به تحریف کلام الهی میرسد درینجا پور
میگوید اجمع العلماء لَوَ انْ مُسْلِمًا ذَبَحَ ذَبِيحَةً وَقَصَدَ بِهَا نَجْهًا التَّقَرُّبَ إِلَى غَيْرِ اللَّهِ
صَاحِبُهَا نَدَى أَوْ ذَبِيحَتَهُ مُؤَنَّدٍ انْتَهَى یعنی اجماع کرده اند علما هر چه برای آنکه اگر مسلمانی ذبح کرد
جوانی را و قصد کرد بدین معنی او نزدیک شدن و قرب جستن بکسی غیر خدا اینکار آنکس مرتد گشت
و حکم ذبیحه او حکم ذبیحه مرتد باشد فقط و کافران در جاهلیت در وقت بر آمدن از خانه و در راه
بنام بتیان آواز میکردند و چون بکلمه می رسیدند طواف خانه کعبه می نمودند این طواف ایشان
بنام خدا هرگز از ایشان مقبول نبود و لهذا حکم شد که فَلَا يَقْرَأُوا السَّجْدَةَ الْحَرَامَ اَمْ بَعْدَ
عَامِهِمْ هَذَا یعنی پس از یک نشوند مشرکان مسجد حرام بعد ازین سال تسبیح و زنجانی چون آواز
بر آورده و شهرت دادند که این جانور از فلانی است و بنام فلانی است و برای او میگویند
و در وقت ذبح بنام خدا و ذبح نکنانند اصلاً موجب ترتیب چلت گشت و ترش است که نزد
عوام طریق ذبح جانور بهر گونه که مقرر است متعین است برای رسانیدن جان جانور برای
چرا که منظور باشد چنانچه فاتحه و قل و در و خواندن طریق متعین است برای رسانیدن مالک و
و مشروبات بار و احوال خود بقصد رسانیدن ثواب بآن ارواح نمایند یا بقصد تقرب و دفع شر
و جاپلوسی و تلقین آدنی کر نام خدا بر آن جانور و قسمتی فایده میدهد که قصد تقرب بغير خدا را از
دل دور کرده و خلاف آن شهرت و آواز شهرت آواز دیگر دهند که ما ازین کار برکتیم این
کلام المحدث الدلبوسی و السداعلم بالصواب استفتا ما قولهم رحمهم الله در صورتیکه
کسی جاندار می را برای تقرب لغیر الله ذبح سازد و عند الذبح تسبیح بگوید آن جاندار از سبب
ذکر تسبیح حلال میشود یا بسبب تغلیم و تقرب لغیر الله حرام میشود و بینوا توجروا **اجواب**
فزیحه که تقرباً و تغلیماً لغیر الله ذبح کرده شود حرام گردد و ذکر تسبیح برخلاف نیت مفید نیست
بلکه انجین ذبح را اکثر علما نسبت بکفر کرده اند چنانچه تفسیر نشا پور رحمه بذکور است

بمعنی نیکو هیچ و غیر ذلک مستعمل است و اگر کسی بگوید اهل کت الله هرگز معنی ذبح کت الله فهمیده نخوا
شد و نیز اگر اهل این را بر ذبح حمل کرده شود پس ذبح لغیر الله تعالی را خواهد شد ذبح با اسم غیر
الله از کجا فهمید شود تا مدعا می این مردم حاصل شود پس برین عبارت اهل ال ایضاً ذبح کردن
باز لغیر الله را بجای با اسم غیر الله ساختن قریب به تحریف کلام الهی میرسد درینجا پور
میگوید اجمع العلماء لَوَ انْ مُسْلِمًا ذَبَحَ ذَبِيحَةً وَقَصَدَ بِهَا نَجْهًا التَّقَرُّبَ إِلَى غَيْرِ اللَّهِ
صَاحِبُهَا نَدَى أَوْ ذَبِيحَتَهُ مُؤَنَّدٍ انْتَهَى یعنی اجماع کرده اند علما هر چه برای آنکه اگر مسلمانی ذبح کرد
جوانی را و قصد کرد بدین معنی او نزدیک شدن و قرب جستن بکسی غیر خدا اینکار آنکس مرتد گشت
و حکم ذبیحه او حکم ذبیحه مرتد باشد فقط و کافران در جاهلیت در وقت بر آمدن از خانه و در راه
بنام بتیان آواز میکردند و چون بکلمه می رسیدند طواف خانه کعبه می نمودند این طواف ایشان
بنام خدا هرگز از ایشان مقبول نبود و لهذا حکم شد که فَلَا يَقْرَأُوا السَّجْدَةَ الْحَرَامَ اَمْ بَعْدَ
عَامِهِمْ هَذَا یعنی پس از یک نشوند مشرکان مسجد حرام بعد ازین سال تسبیح و زنجانی چون آواز
بر آورده و شهرت دادند که این جانور از فلانی است و بنام فلانی است و برای او میگویند
و در وقت ذبح بنام خدا و ذبح نکنانند اصلاً موجب ترتیب چلت گشت و ترش است که نزد
عوام طریق ذبح جانور بهر گونه که مقرر است متعین است برای رسانیدن جان جانور برای
چرا که منظور باشد چنانچه فاتحه و قل و در و خواندن طریق متعین است برای رسانیدن مالک و
و مشروبات بار و احوال خود بقصد رسانیدن ثواب بآن ارواح نمایند یا بقصد تقرب و دفع شر
و جاپلوسی و تلقین آدنی کر نام خدا بر آن جانور و قسمتی فایده میدهد که قصد تقرب بغير خدا را از
دل دور کرده و خلاف آن شهرت و آواز شهرت آواز دیگر دهند که ما ازین کار برکتیم این
کلام المحدث الدلبوسی و السداعلم بالصواب استفتا ما قولهم رحمهم الله در صورتیکه
کسی جاندار می را برای تقرب لغیر الله ذبح سازد و عند الذبح تسبیح بگوید آن جاندار از سبب
ذکر تسبیح حلال میشود یا بسبب تغلیم و تقرب لغیر الله حرام میشود و بینوا توجروا **اجواب**
فزیحه که تقرباً و تغلیماً لغیر الله ذبح کرده شود حرام گردد و ذکر تسبیح برخلاف نیت مفید نیست
بلکه انجین ذبح را اکثر علما نسبت بکفر کرده اند چنانچه تفسیر نشا پور رحمه بذکور است

یا کبر و در بر مجوز این امور نماز باند خواند یا مانع این امور از فرق ضاله و بقدرت
از کتب تفاسیر و احادیث و فقه معتبره افتاد ارقام فرمائید جواب در صورت هر دو
باید دانست که از خواندن یا شیخ عبدالقادر رشیدانند و یا بیکه که اندانایست قباخت
شکر که بچند وجه لازم می آید اول اشراک فی العلم و دوم اشراک فی التصرف که این دو وجه
بعبادت متعلق است سیوم اشراک فی العبادت اما بیان وجه اول و دوم پس احاطه علی
چه از دور وجه از نزدیک سزا و چهار آن از برداری و ذکر با سبب مختلفه استن خاصه
است که باین صفت موصوف و مختص است و همچنین تصرف فی الامور باعتبار جلب منفعت
و دفع ضرر و نقصان بلا خاصه ذات باری است چه اصول شرک سه است یا بذات او سبحانه تعالی
میباشد یا در عبادت یا در صفات مانند علم و سمع و بصر و غیره و کسی از مخلوق با وی تعالی منازک
نیست درین چیز با نمی داند کوره و عالم الغیب مطلق اوست جلشانه که ما قال الله تعالی و عندنا
مفتاح الغیب لا یعلمها الا هو کذا فی سورة الانعام قال فی المد ادرک و اراد انه هو الموصول
الی المغیبات و حق لا یتوصل الیها غیره انتهى ما فیها و هکذا فی التفسیر النشایوری و قال
تعالی لا یعلم من السموات و الارض الا الله الاید و لیکن هرگاه کسی از مقبولان درگاه خود
اجنانا بر مغیبات مطلع گرداند اطلاع میشود و الا نه او تعالی آن حضرت صلی الله علیه و سلم را با وجود
و فی نفس کائنات اشرف المخلوقات و سید الاولین و آخرین گردانید باین همه تعلیم فرمود
لا املك لنفسی نفعا و لا ضرا الا ما شاء الله و لو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر و ما
مستفی السوء ان انزل الله یرو و یتول لقوم یؤمنون الا یتدیر من آیت کریمه صاف واضح گردد
که قدرت بنده قاصر علم و سه قلیل و صفت بنده همین است چه هر که بنده باشد صفتش همین
بود و بنده استن علم غیب نقصان عجیب نیست بآن بنده کامل و مکمل امر نبیه باظهار الجبویه
حق لا ینسب الیه نقص و لا عیب من قبل عدم العلم بالغیب فقال قل لا املك لنفسی نفعا
و لا ضرا الا ما شاء الله و یتول لقوم یؤمنون الا یتدیر من آیت کریمه صاف واضح گردد
و القدره کامله و العلم المحيط لیس الا الله تعالی فقال الکلمه ان اهل مکة قالوا یا محمد الا
اخبارک سربلک بالسمع الرخیص قبل ان یغلو فخرتوی فخرتوی و بالاخر انی توید ان تجذب

چیز است که از ادراک حقایق
عالم و باطن غایب و اینها
باید دانست که از خواندن یا شیخ عبدالقادر رشیدانند و یا بیکه که اندانایست قباخت
شکر که بچند وجه لازم می آید اول اشراک فی العلم و دوم اشراک فی التصرف که این دو وجه
بعبادت متعلق است سیوم اشراک فی العبادت اما بیان وجه اول و دوم پس احاطه علی
چه از دور وجه از نزدیک سزا و چهار آن از برداری و ذکر با سبب مختلفه استن خاصه
است که باین صفت موصوف و مختص است و همچنین تصرف فی الامور باعتبار جلب منفعت
و دفع ضرر و نقصان بلا خاصه ذات باری است چه اصول شرک سه است یا بذات او سبحانه تعالی
میباشد یا در عبادت یا در صفات مانند علم و سمع و بصر و غیره و کسی از مخلوق با وی تعالی منازک
نیست درین چیز با نمی داند کوره و عالم الغیب مطلق اوست جلشانه که ما قال الله تعالی و عندنا
مفتاح الغیب لا یعلمها الا هو کذا فی سورة الانعام قال فی المد ادرک و اراد انه هو الموصول
الی المغیبات و حق لا یتوصل الیها غیره انتهى ما فیها و هکذا فی التفسیر النشایوری و قال
تعالی لا یعلم من السموات و الارض الا الله الاید و لیکن هرگاه کسی از مقبولان درگاه خود
اجنانا بر مغیبات مطلع گرداند اطلاع میشود و الا نه او تعالی آن حضرت صلی الله علیه و سلم را با وجود
و فی نفس کائنات اشرف المخلوقات و سید الاولین و آخرین گردانید باین همه تعلیم فرمود
لا املك لنفسی نفعا و لا ضرا الا ما شاء الله و لو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر و ما
مستفی السوء ان انزل الله یرو و یتول لقوم یؤمنون الا یتدیر من آیت کریمه صاف واضح گردد
که قدرت بنده قاصر علم و سه قلیل و صفت بنده همین است چه هر که بنده باشد صفتش همین
بود و بنده استن علم غیب نقصان عجیب نیست بآن بنده کامل و مکمل امر نبیه باظهار الجبویه
حق لا ینسب الیه نقص و لا عیب من قبل عدم العلم بالغیب فقال قل لا املك لنفسی نفعا
و لا ضرا الا ما شاء الله و یتول لقوم یؤمنون الا یتدیر من آیت کریمه صاف واضح گردد
و القدره کامله و العلم المحيط لیس الا الله تعالی فقال الکلمه ان اهل مکة قالوا یا محمد الا
اخبارک سربلک بالسمع الرخیص قبل ان یغلو فخرتوی فخرتوی و بالاخر انی توید ان تجذب

فتعز عنها الى ما اخبئت فانزل الله تعالى هذه الآية فالمراد بالخبر في قوله تعالى ولو كنت علم
 الغيب لاستكثرت من الخير وهو جليضا فاع الدنيا وخيراتهما من الخصب الارباح والاكساب
 وقيل المراد به ما يتوصل به امر الدين يعني لو كنت اعلم الغيب لكنت اعلم ان الدعوة الى الدين
 الحق توفى في هذا ولا توفى في ذلك فكنت اشغل بدعوة هذا دون ذلك الى اخرها في
 النشأ پورى وعن ابن عباس رضى الله تعالى عنه هكذا فى معالم التنزيل مثل قول الكوفي
 من كون غيره غير متصرف فى ملكه بوجه من الوجوه الا بما ركونه علما بالكل وكون غيره غير
 عالم بالكل الا باعلامه الى اخرها فى التفسير النشأ پورى وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 والله لا اوحى انا رسول الله ما يفعل فى كبرهواه البخارى والحكم بطريق الا عم هو الوا
 الا تم والمراد من الامور النبوية بالنسبة اليه صلى الله عليه وسلم وهى الجمع والعطف والنسبة
 والورى وطرز والصحة والفقر والغنى وكذا حال الامة الحاصل الله صلى الله عليه وسلم يورث
 فاعلم الغيب عن نفسه وانه ليس مطاع على المقدار له ولغيره والمكون من امره وامره ولا اله الا الله
 فى امره غير متيقن بخاتمة لما صرح من الاحاديث الى اخرها فى المرقاة شرح المشكوة لملا على القاسم
 وهكذا فى الطبعة ثم اعلم ان الانبياء لم يعلموا المغيبات من الانبياء الا ما اعلمهم الله تعالى احياء
 ذكر الخفية تصريحا بالتكفير باعتقاد ان النبى صلى الله عليه وسلم يعلم الغيب لمعاينة قوله
 تعالى قل لا يعلم من السعوى والاخر الغيب الا الله كذا فى السائرة للشيخ ابن المصطفى كذا فى
 شرح فقه الاكبر لملا على القاسم وفى الحاشية والخلاصة لتوزج بشهادة الله ورسوله لابتعة
 للنكاح وبكفر باعتقاد ان النبى صلى الله عليه وسلم يعلم الغيب تنقضى ما فى الجمل الزايق فى كتاب النكاح
 مولانا شاه عبد العزيز قدس سره وتفسير سورة فصل ميفر ما يدك مقرب اليه راو جيز بايد اول
 على باذكار قلبيه ولسانيه ذاكرين باوصف تخالف لكنه وازمنة ودارك والسنة تاو لقلبى
 بذاكر را معلوم كنز ووم قوت نزديك ووردد رك او در آدن وآنرا بر كردن وحكم صفت او
 يد اكدن كذا فى عرف شرح آند او نو ندى ونزول وقرب خوانند واين دو صفت خاصه
 ل او تعالى است بهج مخلوق را حاصل نيت آرى بعضى كفرة ورجى بعضى از معبودان خود و
 بعضى بر پرستمان از زمره مسلمين رضى پيران خود را اول بر اثبات ميكنند و در وقت

دیا گورو یا بھکان نشت و بر قاضی ایشان صورت ایشان بر رخ سازد بیشک ز زمره مشرکین
 است چنانکہ مولانا شاہ عبدالعزیز قدس سرہ و تفسیر فلا تتجملوا اللہ انداد اعمو نویسند چہاں
 فرقہ پیر بر شان گویند چون مرد بزرگ کہ بسبب کمال ریاضت و مجاہدہ مستجاب الدعوات و مقبول
 الشفاعت عند اللہ شدہ بود از چہاں میگردد روح اورا قوت عظیم و وسعتی بس فہم بہم
 ہر کہ صورت اورا بر رخ سازد یاد بر کان نشت و بر شاست او یا برگرد او سجود و تذلل
 تمام ناید روح او بسبب سعت و اطلاق بر آن مطلع شود و در دنیا و آخرت در حق او شفاعت
 نمایند تمام شد عبارت تفسیر عزیزی و لہذا قال فی البرازیۃ و غیرہا من کتب الفتاوی
 من قال ان ارواح المشایخ حاضرة فکفر کذا قال الشیخ فخر الدین ابوسعید عثمان
 الجلیانی بن سلیمان الخفے فی رسالہ و من ظن ان المیت فی الامور دون اللہ و اعتقد ان
 کفر کذا فی البحر الرائق و استعانت بفرخی رزق و دفع بلا و طلب ولد و غیرہ ازین کلام
 بزرگان ہرگز نہ روئیت چہ استعانت از غیر خدا تعالی در بین امور جائز نیست قال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و اذا سألک فاسأل اللہ و اذا استعنت فاستعن باللہ کما
 اخر الحدیث کما راہ احمد و الترمذی کذا فی مشکوٰۃ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 ایضا بکلمہ شرط و جزا ارشاد فرمودند پس استعانت کہ از مخلوقات کردہ شود للہ العجز
 باستعانت باندہ خود بود و جزا لازم شرط است و شرط ملزوم او قاعدہ کلیہ از اہل مقبول
 و منقول مقرر شدہ کہ وجود ملزوم بدون لازم محال است کذا فی السلم الجلبی و غیرہا پس
 استعانت درین امور مذکورہ بمقارنت استعانت خدا تعالی بیاید و از غیر سے تعالی
 ہرگز جائز نیست و یا کہ بقصد و یا کہ بکشتن ہم شعرا یعنی است و تقریر ببطور بنیاب است
 و در تحقیق استعانت رسالہ جد الگانہ نوشتہ شد و ریجا اشارہ از ان کردہ شد و اگر کسی گوید کہ
 او تعالی مفتاح علم ہمہ اشیا است کلیہ و جزئیہ و ہر بر آن از مسافت بعیدہ اولیاء اللہ را داد
 و حالہ ایشان کردہ بنا بر این میدانند و میشوند پس این اورا تفسیر بنیاب پرستہ تحت ہمین
 آیت کریمہ عندہ مفاتح الغیب لا یعلمہا الا هو لایدہ نوشتہ و لا یعمکن ان یکون
 ہذہ المفاتح عند سبئی من الممکنات لان المحاط لا یحیط بمحیطہ فلا یحیط دون الوحد

بالواجب فلا يكون مفتاح العلم بجميع المعلومات الا عنده انتهى ما في التفسير النشا بوجه
و اما بيان اشراك في العبادت يعني چنانكه معامله از الله تعالى بعبادت خود ميكن چنانكه با الله يا
كريم ميگويند چنين باعلی يا حسين ميگويند بعبادت خود قطع نظر از خدا كردن پس اگر اين كلمه يا شيخ
عبد القادر شينوارى قطع نظر از شنيدن و دانستن ايشان بطور عبادت حبس ميگويد از اين هم
برميزند كه كه موهب مشرك است و اگر بار داده سفارش و شفاعت كردن الله تعالى از ايشان
ميخواهد يعنى او تعالى را شفيع و سفارش كننده دانست چنين ميگويد ما هم جائز نيست كه
شان او تعالى عظيم و بس محترم و شايسته مطلق و فعال لما يريد و يفعل بايضا است و كسى از
بندگان مقبولين خود را مختار على الاطلاق نكرده و اختيار نكرده كه ترا مختار خزانة رحمت
خود گردانيدم كه هر چه خواهي كن و بپر كه بخواهي بده كه بعد از اين حاجت شفاعت خدا تعالى
را گردان از ان بنده مختار كل او كه تو اگر سفارش كني از فلان بنده كه حاجت تو را من كرده
و ده تا سرانجام كار من را است آيد بجهان ما اعظم شانه ان جل جلاله را آنچنان نبايد فهميد كه با ايشان
دنيا از وزير بزرگى الاقدار را اختيار خود و در بعضى امور بر ايشان كسى از منى تو كه خود سفارش
و شفاعت ميكند چونكه آن وزير عالمقدر مختار كل ابر حال اختيار نظم و نسق و سياست ملكى و
مالى بود و هست كه اگر خدا آن پادشاه در كار س از اين امور مذكور رهي از من و وزير دخل
و ديد در ملك او دخل و افتخار و بنا بر اين مصلحت از سوى مزاى و تنه خوئى او شفاعت او كنى
تو كه خود ميخواهد از ان وزير پليس سلطنت خود پس اين طور در حجاب الهى اعتقاد نبايد داشت
كه او قهار و مالك الملوك و شايسته و مختار على الاطلاق است كه در اين اعتقاد تقصير و ريشاخ
نشان اولا لازم آيد تعالى الله عنه علو اكبر اچنانكه بود او از وزير پليس مطلع روايت كرده
قال اتى رسول الله صلعم امر ابي و قال جهدت النفس فجاج العيال و ملك الاموال
و هلك الانعام فاستسقى الله پس طلب باران كن از خدا يتعالى فاننا نستشفع بك على
بدرستى كه ما طلب شفاعت ميكنيم متوجه خدا بر يعنى ترا شفيع ميگيريم و نستشفع بالله عليك و
طلب شفاعت ميكنيم بر تو يعنى خدا را شفيع مى آرم و نزد تو ما طلب باران كني از منى فقال
النبي صلى الله عليه وسلم سبحان الله سبحان الله فها زال السجح حتى عرف في وجهه

و اما بيان اشراك في العبادت يعني چنانكه معامله از الله تعالى بعبادت خود ميكن چنانكه با الله يا
كريم ميگويند چنين باعلی يا حسين ميگويند بعبادت خود قطع نظر از خدا كردن پس اگر اين كلمه يا شيخ
عبد القادر شينوارى قطع نظر از شنيدن و دانستن ايشان بطور عبادت حبس ميگويد از اين هم
برميزند كه كه موهب مشرك است و اگر بار داده سفارش و شفاعت كردن الله تعالى از ايشان
ميخواهد يعنى او تعالى را شفيع و سفارش كننده دانست چنين ميگويد ما هم جائز نيست كه
شان او تعالى عظيم و بس محترم و شايسته مطلق و فعال لما يريد و يفعل بايضا است و كسى از
بندگان مقبولين خود را مختار على الاطلاق نكرده و اختيار نكرده كه ترا مختار خزانة رحمت
خود گردانيدم كه هر چه خواهي كن و بپر كه بخواهي بده كه بعد از اين حاجت شفاعت خدا تعالى
را گردان از ان بنده مختار كل او كه تو اگر سفارش كني از فلان بنده كه حاجت تو را من كرده
و ده تا سرانجام كار من را است آيد بجهان ما اعظم شانه ان جل جلاله را آنچنان نبايد فهميد كه با ايشان
دنيا از وزير بزرگى الاقدار را اختيار خود و در بعضى امور بر ايشان كسى از منى تو كه خود سفارش
و شفاعت ميكند چونكه آن وزير عالمقدر مختار كل ابر حال اختيار نظم و نسق و سياست ملكى و
مالى بود و هست كه اگر خدا آن پادشاه در كار س از اين امور مذكور رهي از من و وزير دخل
و ديد در ملك او دخل و افتخار و بنا بر اين مصلحت از سوى مزاى و تنه خوئى او شفاعت او كنى
تو كه خود ميخواهد از ان وزير پليس سلطنت خود پس اين طور در حجاب الهى اعتقاد نبايد داشت
كه او قهار و مالك الملوك و شايسته و مختار على الاطلاق است كه در اين اعتقاد تقصير و ريشاخ
نشان اولا لازم آيد تعالى الله عنه علو اكبر اچنانكه بود او از وزير پليس مطلع روايت كرده
قال اتى رسول الله صلعم امر ابي و قال جهدت النفس فجاج العيال و ملك الاموال
و هلك الانعام فاستسقى الله پس طلب باران كن از خدا يتعالى فاننا نستشفع بك على
بدرستى كه ما طلب شفاعت ميكنيم متوجه خدا بر يعنى ترا شفيع ميگيريم و نستشفع بالله عليك و
طلب شفاعت ميكنيم بر تو يعنى خدا را شفيع مى آرم و نزد تو ما طلب باران كني از منى فقال
النبي صلى الله عليه وسلم سبحان الله سبحان الله فها زال السجح حتى عرف في وجهه

و فیقه به ابله اشک استعانت و استمداد از غیر الله است و استعانت و استمداد مذکور فوسعه از
 کفر است رد آن در سوره فاتحه و در نام قرآن و حدیث مشحون و مخزون است فقط و اعلم
 ان الامه لو جمعت علی ان یفعلوا بشیء لم یفعلوا الا بشیء قد کتب الله لک فی عیارت کلام
 غلام رسول صاحب مدرسه اسم شمس استعمال کلمه یزداد در اصل معنی خود بطریق
 مذکور بیک ممنوع بلکه کفر است لیکن بطریق مذکور و شوق چنانچه علامه در شرح تلخیص و بحث
 انشای نویسد ممنوع نیست اما ترک اولی است لایهام الشکر عیارت مولوی غلام
 قصور جماعه فقها رحمهم الله تعالی خصوصاً حقیقه نفعنا الله ببرکات غلامم یعنی ابرکات
 و افعال حکم کفر کرده چنانکه سوگند بغیر خدا مانند روبرو و جز آن یا بگوید این نام سخت است
 یا گوید چیزی به پراشی خدا بده و امثال آن از آنچه در کتب ایشان مسطور است مدارج النبوه تصنیف
 عبدالحق دهلوی و حاصل اینکه اینچنین کلمات موهم شرک اند اجتناب از آنها موجب ثواب فقط

فرید حسین سید	هو الحق	هو الرب	قطب الدین محمد	هو القدر	برکت الله
رحمت الله	عبد الرزاق	حفیظ الله	عبد حکیم	فر الحق	اسعد
ابو الحسن محمد	عبد القادر	عبد الله	غلام رسول محمود	غلام شمس عبد	عبد بن باری الله
احمد الله	مسکین محمد	غلام محی الدین	قادر سید حسن	سید شهاب الدین	سعد الله
حسن مفتی محمد	مفتی برکت الله	محمد علم	یا محمد	نصیر احمد	نبار محمد
جلال الدین احمد	میر الغیاث	مولانا محمد	فقیه با شاکل	جان محمد	قاضی منصور جان

استفتا متضمن بر سه سوال حامداً و مصلیاً سوال اول این رسول
 گفتن با اعتقاد حضور روح شریف در هر مکان و هر موضع و ناظر بودنش بحال همه

و فیقه به ابله اشک استعانت و استمداد از غیر الله است و استعانت و استمداد مذکور فوسعه از
 کفر است رد آن در سوره فاتحه و در نام قرآن و حدیث مشحون و مخزون است فقط و اعلم
 ان الامه لو جمعت علی ان یفعلوا بشیء لم یفعلوا الا بشیء قد کتب الله لک فی عیارت کلام
 غلام رسول صاحب مدرسه اسم شمس استعمال کلمه یزداد در اصل معنی خود بطریق
 مذکور بیک ممنوع بلکه کفر است لیکن بطریق مذکور و شوق چنانچه علامه در شرح تلخیص و بحث
 انشای نویسد ممنوع نیست اما ترک اولی است لایهام الشکر عیارت مولوی غلام
 قصور جماعه فقها رحمهم الله تعالی خصوصاً حقیقه نفعنا الله ببرکات غلامم یعنی ابرکات
 و افعال حکم کفر کرده چنانکه سوگند بغیر خدا مانند روبرو و جز آن یا بگوید این نام سخت است
 یا گوید چیزی به پراشی خدا بده و امثال آن از آنچه در کتب ایشان مسطور است مدارج النبوه تصنیف
 عبدالحق دهلوی و حاصل اینکه اینچنین کلمات موهم شرک اند اجتناب از آنها موجب ثواب فقط

و اما من یراست یابی سوال دوم و رویا چ مخبر و عاود و بیستای سید علی آرد و درین
معمول جهال و شایخ این نمانست که روح شریف شیخ را عالم بعلم محیط متصرف الاسرار بنده است
از ان روح بتوسل و شفاعت خدا تعالی انجام مطالب خود را میجوایزند و وظیفه این کلمات
میکنند جایز است یابی سوال سیوم عبد البقی عبد الرسول نام نهادن درست است
یابی بدینا و توجرد اجواب سوال اول آنکه یا رسول الله با اعتقادیکه در سوال مذکور
است گفتن بیشک شرک کفر است زیرا که مفاد اعتقاد مذکور اثبات علم محیط با شخصت صلی الله
علیه وسلم است و العلم المحيط بالیس الا لله تعالی که ما فی الشکی التائبومری و اثبات آن
با شخصت مسلم با انبیاء و اولیاء دیگر شرک و در صفتی از صفات باربعالی که علمیم است باشد فی
البیضا وی اند من یشرک بالله فی عبادته و فیما یختص من الصفات و الافعال فقد
حرم الله علیه الجنة بمنع من دخولها کما یمنع المحرم علیه من المحرم فانها دار الموحدين
و عاواه الناس فانها المعدة للمشرقین انتهی و آنچه در بعضی وقایع انبیاء و اولیاء
از بعضی مغیبات خبر داده اند نشاء آن علم محیط و حصول قوت در یافت مغیبات بتوجه بلکه آنجا
و گراست که فعل باربعالی بخیر عادت است حیثش گردیده تنجی عبد الحق و ملبومی در ترجمه
مشکوه بذیل و الله انی لادی غلفی که ادری من بین یدی منیونند بدانکه این دیدن آن
حضرت معلوم ازین طریق خرق عادت بود بوحی یا الهام گاه گاه بودند و دائم و موقود است
آنچه در خبر آمده که چون ناطه آنحضرت گم شد و در نیافت منافقان گفتند محمد صلی الله علیه و آله ما خبرنا انک
منیساند که ناطه او کجاست پس فرمود آنحضرت و الله من منیسانم مگر آنچه بداناندر ما پروردگار
من اکنون نبود و ما پروردگار من کوی در جانی چنین و چنانست و ما را که در شاخ و خسته
بند شده است و نیز فرموده است من لبشدم منید اثم که در پس این و بوار چیست یعنی
و اما نیدن حق انتهی و بذیل من نسى الصلوة فلبسها مینویسد و اگر گویند چرا به کشف و
و الهام در نیافت گوئیم که این فعل باربعالی است اگر در ان وحی نفرستاد و کشف نکرد چه
توان کرد و انتهی و آنچه در بعضی ادعیه خدا و خطاب به آنحضرت در حضور شریف واقع گردید
بود و الی الان محل بر آن همچنان جاری مانده و چنانست که آن ادعیه را اقباء ائمه

[illegible]

اصلاً بجهنم ان شئت الله وبغير انهاء برداخته الكون اجزای ندا بطرز محض حكایت میباشد مقتضی
از ان قیال بنود شیخ عبدالحی و بلوی در رساله ششم تحصیل البركات فی بیان معنی التحیات
نویسند اگر گویند كه خطاب مع حاضر است و آن حضرت در مقام حاضر نیست پس توحید این
خطاب چه باشد جوابش آنست كه چون مراد این كلمه در اصل لغوی در شب معراج بصیغه خطاب
بود دیگر تغییرش ندادند و بر همان اصل گذاشتند و در شرح صحیح بخاری میگوید كه صحابه و زو
جیات آنحضرت بصیغه خطاب میگفتند و بعد از زمان حیاتش اینچنین میگفتند السلام علی النبی
و رحمة الله وبركاته نه بلفظ خطاب انتهى و در شرح حصین حصین مولانا محمد حنفی مرقوم است
قد يقال فی وجه اختیار الخطاب فی السلام علی النبی عن تتبع لفظ رسول الله صلعم حين علم
الحاضرين من الصحابة كيفية التسليم ومن ذهب الى الغيبة توحي ما يؤيد به اللفظ بحسب
مقام الغيبة وقريب منه قوله تعالى قل للذين كفروا سيعملون بالآيات التي آتيناك باللفظ المتعدد
والقوافة معني كذا لك بحسب مقام الخطاب وينص هذا التأويل ما رواه البخاري عن ابن
مسعود رضي الله عنه عن النبی صلعم وكفى بين النشهد كما يعلم من السورة من القرآن التحیات
لله الى قوله السلام عليك وهو بين اظهرنا فلما قبض قلنا السلام علی النبی انتهى و در
تفسیر کبیر بنزل يوم یجمع الرسل فيقول ماذا اجبتم قالوا لا علم لنا انك انت علام الغیوب
مستور است والوجه الرابع فی الجواب انهم قالوا لا علم لنا الا علم قلنا هم وقت حیاتنا و
لا ندري ما كان بعدهم وفاتنا والجزء والثواب انما يحصلان علی الخاتمة وذلك
غير معلوم لنا فلهذا المعنى لا علم لنا وقوله نعم انك انت علام الغیوب يشهد بصحة
هذهین الجوابین و قاضی حمید الدین گورنی در توضیح مینویسد منهم الذین یدعون الانبیاء
والاولیاء عند الحوائج والمصائب باعتقاد ان ارواحهم حاضرة تسع الذداء وتعلم
الحوائج وذلك شرك قبیح وجهل صریح قال الله تعالی ومن اضل ممن يدعو من دون
الله الیه و در قاضیخان مینویسد رجل تزوج المرأة بشهادة الله وهو له كان باطلا
لقوله صلعم لا نکاح الا بالشهود فكل نکاح يكون بشهادة الله و رسول الله فهو فی الشرع
الغوی بعضهم جعلوا ذلك کفراً لانه یعتقد ان الرسول صلعم یعلم النیب وهو کفر

ولما تشفع بالله عليك فقال النبي صلى الله عليه وسلم سبحان الله سبحان الله سبحان الله فما قال يسبح حتى عرف ذلك في وجهه اصحابه ثم قال فيحك انه لا يشفع بالله على احد شان الله اعظم من ذلك ويحك انك ترى ما لله ان عرشه على سمواته لهكذا او قال باصابعه مثل القبة والياط اطيط الرجل بالراكب ووطيبي شرح مشكوة بزيل الحديث مرقوم ست ولما قيل ان الشفاعة لا تضام الى اخرها صرأه وسال عنه الى الذي سلطان عظيم منع صلح ان يشفع بالله تعالى على احد انتهى وفي المرقاة شرح المشكوة لما كان ظاهر هذه العبارة هو هما للتساوي في القدر والتساوي في الامر والحال ان الله سبحانه منزلة عن الشريك مطلقا وقال تعالى ليس لك من الامر شيء وقال من الذي يشفع عنده الا باذنه وقال ولا يشفعون الا لمن ارضى فانكر النبي صلح واستعظم الامر لديه وتجب من هذه النسبة اليه فقال النبي صلى الله عليه وسلم سبحان الله تنزيها له من المشاركة انتهى وفي الاختار كذا اقول شئ لله قيل بكفر وفي قبه الزايد ونظم الفريدي قيل شيئا لله بعض يكفر ويخشي عليه الكفر بعض يقدر وفي شرحه وجه التكفير انه طلب شئ لله وهو جل وعلى غنى عن كل شئ والكل محتاج اليه وفي طوابع الانوار حاشية الدبر المختار ان الناظم ذكر خلافا في مسألة من قال شيئا لله فبعضهم جزوا بالكفر وبعضهم قال يخشي عليه الكفر وقد علمت ان الجمع عدم الكفر انتهى وقاصي تثاره شديدا في رجزه رجزا طائرا مفرقا بين جهال ميكوند كيا شيخ عبد القادر جيلاني شيئا لئلا يوافقهم الذين تركوا في شيئا لله جائز فثبت انتهى واكر روح حضرت شيخ راتصرف الامور اعتقاد ميكنه كفرى وغير است في الحوار ايق من ظن ان الميت يتصرف في الامور دون الله واعتقد بذلك كفر انتهى جواب سوال ثالث انه اگر در تسمية عبد النبي وعبد الرسول قصد معنى صانع باشد اين تسمية كفر بود والا غير جائز في شرح الفقه الاكبر لعلي القاري واماما اشتبهت التسمية بعبد النبي فظاهر كفر الا ان ارادوا العبد المملوك انتهى وفي شريعة الاسلام ولا يسميه حكما ولا ابا الحكم ولا ابا عيسى ولا عبد فلان انتهى وفي ملخص انوار اتفقوا على غيرهم كل اسم معبد بخير كعبد عمر وعبد الكعبة واشباه ذلك انتهى وفي التحفة

جبلانی و مناقب منافع ایشان مثل آفتاب در روشن است و کمالات و کرامات ایشان بحدود انوار
ما آنکه گفته اند ما مبلغ سبله من احد من شیوخ الافاق و عظم عمل زید و تقوی و حقایق
و معارف اکمل کا طین و مقبول بارگاه رب العالمین بودند و عظمت و جلالت مرتبت ایشان
آنست که در اتباع سنت و تمسک بكتاب الله و رسوله و تثبیت فیما شرع الله و رسوله و اتقائه
سیرت و اعمال صحابه عظام و توفی تمام از محدثات امور و توکل و اعتماد و جمیع احوال بر خدا
بمشایره و اخلاص کامل در طاعات استقامت تمام داشتند پس مرکه خلاف این امور فو لا
یا فعلاً از آنجناب مروی و منقول شود و از اسلام نباید داشت که از اکابر دین ابن جنین نباید
مثل آنکه از آنجناب روایت کرده اند که هر که بعد نماز مغرب یا زده قدم جانب عراق یا بخیتم
تمام حرکت کند و در توجه بد آن طرف آورده نام من بر زبان آورد و حاجت خود جزا داشت
او را اگر در جرد این غسل خلاف ثابت بالکتاب السنه و طریقه الخلفاء الراشدين المعیین
است که فرمود در حق آنها رسول خدا صلی الله علیه و سلم علیکم بسنتی و بسنة الخلفاء الراشدين
من بعدی و هم بطریق سیرت و عمل و یگیری از اصحاب رسول صلی الله علیه و سلم نیز نموده که در عمر
آنها واروده اصحابی کالجیم بایم اقتدایم اهتد بقره بلکه از بیچک تابعین و تبع تابعین
و دیگر اسلاف کرام و ائمه عظام مثل آن منقول مروی نیست و اینکه عوام این عمل را از اعمال
مشایخ میگویند قابل التفات نیست چه کسی از مشایخ کرام که اهل علم و فقها و ائمه دین اند مثل آن
تصریح نکرده و قول فعل مضی غیر موقوف بهم معمول ننواند شد اتباع سواد عظم میباید و اگر
چون عمل موجب ثواب و قربت الی الله بودی میر آئینه سلف کرام بلکه خود حضرت شیخ عارف
جبلانی قدس سره آن سمت مدینه منوره اختیار کردند و میر که بیچک هزار بر صفت زمین برزگرتر
از مزار فانیض الانوار حضرت نبوی صلی الله علیه و سلم نموده و صحابه رضی الله عنهم و محبت
و تعظیم آنحضرت صلی الله علیه و سلم نسبت با مردم غالب است و در تحصیل ثواب و ابتغاء مرصحات
الله حریص تر بودند از اهل صل بعد صلوة مفروضه انحراف از قبله کردن و تعیین سمت مزار
بیچک از بنی و دلی نمودن و قدیمی چند بیست نماز گذارندگان یا تعظیم گفتگان با نظر
رفتن و تذلل و خضوع تمام نمودن هرگز درست نیست اگر چه بعضی علماء و این فعل را اشک

و کفر گفته اند چنانچه روایات آن مرقوم بشود که چون حکم کفر بدوین جزم این معنی که در کتب این
فکر آن شخص اگر دوی التجا بوسی آورده مؤثر تمام و حاجت روست مستقل نگاشته نشود
لا احوال این فعل حرام و اثم و گناه عظیم است آری اگر صرف بر دور کشت نماز اقتصار کند و روا
آن بروج بر فتوح آنجناب بخشد و روایات که ثواب اعمال صالحه با اتفاق اکثر ائمه بار و اح
اموات میرسد و اگر بیگام و عار و قبله بتوسل آنجناب دعا و دعا بدرگاه او سجاده کرده باشد
هم درست باشد زیرا که توسل بعمل آورد دعا درست است فقط فی دفع المیطلین من تصدیف
الفاصل الکامل علامه الوری افضل المتأخرین ابراهیم بن محمد بن البیاض الحنفی رحمه الله
ما قول ائمة الدین رضی الله عنهم اجمعین اندرا آنچه جماعه عبادت خود ساخته
و بر آن اصرار مینمایند و منع نمیشوند و حجت میگيرند که در شهر نادر معظم چنین میکنند باینکه
مثل با فلان فلان مشایخ و مثل ضرب اقدام شو عراق بعد صلوة آیا مجور است بقول حجت
یا فی دین فعلی زحمت بدر آید یا نه و ایشان معذور باشند یا نه **جواب** کتبه محمد بن
عماد البکاشانی رحمه الله فی کتبه ابوالمقاربن محمود البیاض فی کتبه محمد بن طاهر بخاری فی کتبه
بن محمد سمرقندی فی کتبه نظری بن منصور البیاض فی کتبه بن محمد بن محمد بن طاهر بخاری فی کتبه
بن نجم الدین شیرازی فی کتبه ابراهیم بن اسماعیل النشاپوری فی کتبه محمد بن ابی بکر البیاض
فی کتبه علی بن محمد بن قاضی حمید الدین ناگوری هکذا فی صحاح الطالین فی فصل
زیارة القبور الشیخ محمد سعید القادری المعروف ببطل السلام حماد الدین بن
حسب الله العلوئی لادموی الجلالی العربی ثم الکرمی رحمه الله علیه قال القاضی
بن باب الملة والدین قد قره نام قبل ان ضرب اقدام بعد الصلوة نحو العروق کفر قائل
دفاعه و اذعان فی جریمه عظیمه هکذا انقل من تحقیق احکام الفتاوی فی مدارج السالکین
منج مناد السالکین و ما افتری علی الشیخ العظام من نحو ضرب اقدام بعد الصلوة
نحو العروق فیه کفر اولئک الذین یعلم الله ما فی قلوبهم فاعرض عنهم و عظیم قول
لقد فرغ فیهم قولاً بلیغاً ثباتاً لهم ما بعدهم عن حقیقه الایمان و الله
اعلم و علمه اتم و احکم و حققه العبد المستکین محمد صدق الدین

بسم الله الرحمن الرحيم

1000



محمد بن عبد الله

۱۲۹۰

نواز شریف

اصحابہ میں اجماع

010



فقد عوام

مکرم علی الدین

THE

5

مختصر

عبدالوہاب

جعفری علی

سید کیو پ

محمد عبدالرزاق

گفتی و سہارنہ کے

ففت

حجۃ

1941. 11. 11

الحمد لله

بوالقاع عند المصطفى

4

۴۴۴

استغفار

مطالعہ

الحج والعمرة

بیداری و جدائی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

پست حق و مندا مار

[illegible]

فمليت املاجه منه انه ذكر في الرواية الجيدة والخاصة الفتوى على انه لا يشترط لكنه قال في الملتقط
الرافد ما يدل على انه يفعل الاشياء اتفاقا وانما الاختلاف في الكيفية وذكر في نسخة صحيحة من
المضمرات الصبيح انه يشترط بالبناء وهو الظاهر اشيع للاسلام على شرح الوقاية في الملتقط عن ابن الصير
بن سلام ليس الاشارة باختلاف العلماء انتهى قوله اراد اختلاف المحققين من العلماء وللتأخير
منهم امفتاح الصلوة لا يسيل الى العمل بالراي مع امكان العمل بالنص شاشي فثبت بهذا ان العمل
بالراي انما يكون عند انعدام دليل سواء شرعا او شاشي للعقد صحيح الشرح لاسيما المتأخرين
والجليلي البهنسي الباقي وشيخ الاسلام الجدي وغيرهم انه يشترط فعله صلعم ونسوة الجدي
بل في متن درر البحار وشرحه عن الاحكام المفقطة بمقتضى انه لا يشترط باسقاط اصابعه كلها
الشربلاية عن البرهان الصحيح انه يشترط مسجحة وجد هار فها عند التفتي ويضعها عند
واحد زنا بالصحيح عما قبل لا يشترط لانه خلاف الدراية والرواية ويقولنا بالمسجحة
قيل يعقد عند الاشارة انتهى ادس محمد بن يقول العاجي بالانواع المعاصي احقر العبد
محمد سعيد عفي عنه ان الروايات في مسألة الاشارة ظاهرة في التعارض بين النص والاحتياط
عن ارتكاب النقل والجمع بين الثبوت لكن كان الثبوت مستطاعا من الاحاديث المفيدة للاعتقاد
ولم يسمع للنفي وجه يصلح للاعتقاد او للافتقار لا يسوغ لنا الا القول بسنية الاشارة ولا يستغنى
الاعمال بالنيل البشارة فالحق ان اول العبارات الدالة على النفي الى ثبوت اصل الاشارة وثق
بعض الكيفيات وينص الى علم حال الارض والسموات هذا ما يظهر في جملة سمجته فهايته وقد
منايع الغلبة يعلمها الا هو جواب از علماء ارجح رفع سبابه ورثته ثابت باحاديث
في اختلاف واختلاف علماء فقهاء كريمة عقيدة الفقير الاشم مولوي احمد الدين
بن علي والي عفي عنه اقول وبالله التوفيق قال علي القاري قدس سره في شرح فقه الاكابر فلم
بوجودنا سبحانه الى الراي لان قدوق فلان وجد فلان في اصول ديننا ولذا انجل
من خالف الكتاب السنة معتقدين مضطرين بل قال الله تعالى اليوم اكملت لكم دينكم وانممت
عليكم نعمتي ورضيت لكم الاسلام ديناً فلا يحتاج في تكليف الى المخرج عن الكتاب السنة
كما قال الله تعالى هذا ابلغ للناسي قال الله تعالى ولم يكن منكم انا انزلنا عليك الكتاب يتلى عليهم قال

شيخنا
رفع
عن ابن عمر في الدين
رسول الله صلى الله عليه وسلم
كان اذا اقبل للشمس
بدا بالشمس على كبره
والخبر على الفقه وقد تفرق
ومسكين وشارف باصبع
الامام مسلم في رواية
اصحابها فاشاها الشيخ
الامام رواته في كتاب
نسخ في نسخة من نسخة
بازر سالس
تكملة
تكملة

انه يشير بمسححة وحدها يرفعها عند النفي ليضعها عند الاثبات واحترزنا بالصحة عما
 قيل لا يشير لانه خلاف الرواية والدراية وفي المسححة وحدها ما قيل يعقد عند الاشياء
 انتهى في العيني عن الخفة المصححة المسححة وفي المحيط انها سنة ۱۲ درمختار محرير مولو
 صاحب مير محمد بنده واله شاگرد مولوی جان محمد بنده بنیت قع نزد اکثر فقهاء
 و محدثین ثابت شده پس ارفع را مکتب هنته گفته میشود مکتب الحرام فضلا ان یکفر و
 یسخر نفوذ بالله منها الرافضی مولوی عبد العلی الدیلوی هذه الروایات
 صحیحة والاشارة سنة مولو کس محمد علی ولد مولوی نظام الدین فتحطریه
 هذه الروایات صحیحة لا ریب فیہ مولو کس قدرت اللہ دیلوی امریکه و جهنم
 آن بدین ترتیب نسخ و تبدیل شروع بلکه مسنون باشد بکدام حجت نامشروع تواند گردید و چگونه
 قول غیر معصوم را بر قول معصوم ترجیح میدهند مولوی خجایت الدکاشمیری صدق
 رسول الله الحمید صلعم لیلی اشد علی الشیطان من الحدید فقیر احمد اللکاشمیری
 رفع سابع مختلفه فیهاست و سن قلد مجتهد انی مجتهد فیہ فلا شتار ولا اعتبار علیه ۱۲ غایه
 الحوائشی شرح فایده تحریر مولانا صاحب فی رحمة کثیره این بنده خود رفع سابع
 مطابق روایت حنفی مذکور میکند و ارفع را از روی احادیث صحیح و روایات فقهیه از علمای
 کرام که عقد بنده اند مسنون متعبد میدانند و چونکه سوائی خلاصه حرمت آن در هیچ کتابی نگذرد
 نشده آنرا اعتباری نمیکند مگر تارک بسبب خلاف بعضی علماء بزرگوار غیث و تارک است نمیدانند
 بکفر چه و نکفر چه دستخط نور محمد چیلای منع کردن رفع سابع منع میدانم چه برائتی خارش تن منع
 من هم جلدی نمیشود بر ارفع احکام حدیث چگونه منع کنیم اگر کرده شود بسیاری جایز داشته اند
 نکرده شود ماکوتاه بمناسبت از چه فرائض متروک استجات را که ام کس و نظری آیه متعصبین حنفیه
 برائتی شهادت بر نمیدارند و برائتی خارش تن بسیار دست بردارند فقیر عبید اللہ
 ملتانی در مسئله رفع سابع هیچ شک و شبهه نیست که سنت زائده است و بر فاعل آن غیر فاعل آن هیچ کار
 نی که سنت زائده اقرب استجات ۱۲ حرره مولانا نور الدین جلیواری واله
 و آنکه بعضی میگویند که جناب امام ربانی ترجیح عادم رفع نموده اند جوابش از شمس الدین زاجانجام

معلوم کہ ناپائیدار یعنی بدعتی ناواقف علم حدیث سے جو کچھ صحیح اور مستقیم اور ضعیف اور قوی میں کچھ امتیاز نہیں دقت سے کلمہ شہد ان محمد رسول اللہ کے مؤذن سے انگوٹھے چوم کے آنکھوں پر لگاتے ہیں اور اس فعل کو چند احادیث جھوٹی اور موضوع اور بناوٹ کی کو کتب طبقہ رابعہ سے حجت لا کر نت جانتے ہیں اور درحقیقت یہ عمل جوعت سے سوا اول ان احادیث جھوٹی اور موضوع اور بناوٹ کی کو کہ جنہی بعضی بدعتی استدلال کرتے ہیں سنو اور بعد اس کے حال دون احادیث کا معہ جواب شہادت دریافت کرو اور حقیقت مسئلہ کو سمجھو حدیث پہلی ان ابابکر الصدیق لما سمع قول المؤذن اشہد ان محمد رسول اللہ قال اشہد ان محمد اعبده ورسوله رضیت باللہ رباً وبالاسلام دیناً وبمحمد نبیاً وقل باطن اغلغل السابین ومسح عینہ فقال من یفعل مثل ما فعل خلیلہ فقد حلت علیہ شفاعتہ یعنی تحقیق حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جب اپنا قول مؤذن کا اشہد ان محمد رسول اللہ تو کہا اشہد ان محمد اعبده ورسوله رضیت باللہ رباً وبالاسلام دیناً وبمحمد نبیاً اور بوسہ یا باطنی و انگشت شہادت کو اور لگایا دونوں آنکھوں کو پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کر لگا جیسا کہ کیا دوست میرے نے پس بیشک جب ہو گئے اور پھر شفاعت میری تو یہ حدیث جھوٹی اور بالکل موضوع ہے حدیث دوسری قال الحسن بن علی بن سیدہ قال سمع المؤذن یقول اشہد ان محمد رسول اللہ ورجلاً یحبیبی وقرۃ عینی محمد بن عبد اللہ صلعم ثم یقول ابہامیہ ویجعلہما علی عینہ لم یعم ولم یرمد ابداً یعنی فرمایا حضرت علیہ السلام نے جو شخص کہے جو وقت سنی مؤذن کو کہ کہتا ہے اشہد ان محمد رسول اللہ یہ لفظ مرحبا بحبیبہ وقرۃ عینی محمد بن عبد اللہ پر بوسہ دو و نون انگوٹھوں کو اور پیرے ان دونوں کو آنکھوں میں پر لٹو نہ اندھا ہوگا اور دو کہیں گے آنکھیں اور کی کہی خدایا فرما کرے پناہ والی کو سو یہ حدیث بھی بالکل موضوع اور بناوٹ کی ہے حدیث تیسری قال الحسن بن علی بن سیدہ قال سمع المؤذن یقول اشہد ان محمد رسول اللہ ورجلاً یحبیبی وقرۃ عینی محمد بن عبد اللہ ویقول ابہامیہ ویجعلہما علی عینہ لم یعم ولم یرمد یعنی فرمایا سن رضی اللہ عنہ نے جو شخص کہے جو وقت کہ سنی مؤذن کو کہ کہتا ہے اشہد ان محمد رسول اللہ ورسولہ کے یہ لفظ مرحبا بحبیبہ وقرۃ عینی محمد بن عبد اللہ اور بوسہ دو و نون انگوٹھوں کو اور

بہت کہ اول یہ بیست و تین کتاب احادیث طبقہ رابعہ میں ہیں اور احادیث اس طبقہ کی اس قابل نہیں
 ہیں کہ کسی عقیدہ اور عمل کے ثابت کرنے میں اور پراسناد و کیا جاکو اور انکو منسک ہی نہیں آجائے
 چنانچہ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب لدھی عجلالناخہ میں فرمائی ہیں طبقہ رابعہ احادیث کے کثرت
 آہنا در فزون سابقہ معلوم نبود و متاخرین آزار وایت کردہ اند میں حال آہنا ایزد و شک
 خانے نیست یا سلف متخص کردند و آہنا را اسلئے یا قند ما مشغول بر وایت آہنا میشدند یا قند
 و در ان قدحے یا علئے و بدند کہ باعث شدیمہ آہنا را بر ترک روایت آہنا و علی کل تقدیر این
 احادیث قابل اعتماد نیستند کہ در اثبات عقیدہ یا علی آہنا تیسک کردہ شود و استی و دوسرے
 علامہ شمس الدین ابو الحیر محمد بن وجیہ الدین عبدالرحمان بخاری فی مقاصد حسنہ میں حدیث پہل
 اور دوسرے کو لایصح الکہا ہی اور ایسا ہی کتاب مجمع البحار میں ہی ہے اور لفظ لا یصح کا بیٹے
 ثابت نہیں ہے کہ آہنا ہی چنانچہ علامہ فتنی نے اپنی تذکرہ میں لکھا ہے قولنا لم یصح لایلزم
 منہ اثبات العدم و انما هو اخبار عن عدم الثبوت اتہی بیٹے قول ہمارا لم یصح نہیں
 لازم ہوتا ہے اسی اثبات نہیں ہے کا اور نہیں ہی وہ قول گریخ و ثیاسے نہ ثابت ہونے سے
 اور شیخ الاسلام نے ترجمہ صحیح بخاری میں لکھا ہی کہ در فزون از حدیث ابی بکر صدیق رضی
 آورده کہ وہی چون شنیدند قول مؤذن اشہد ان محمد رسول اللہ و گفت یحیی بن موسیہ باطن
 انکہ دو انگشت سبابہ را اوسح کردید ان دو چشم خود را پس فرمود ان حضرت صلعم کیسکہ بکنند فہم
 تو ہر شفاعت برا و واجبہ و آرا حسن بن علی را زندہ کرد کہ ہر کہ بگوئند نزد سماع ابن کثیر از مؤذن چنان
 بحسبہ ذفرہ عینی محمد بن عبد اللہ و موسیہ و ابہام خود را و برگرداند آرا برد و چشم خود را بیا
 و در چشم نباشد ہرگز صحیح شدہ نزد محمد بن حبیہ سے اذان انتہی عرض شیخ الاسلام ہے
 حدیث پہلے اور تیسرے کو نقل کر کے کہا کہ محمد بن حبیہ کے نزدیک نہیں صحیح اور ثابت نہیں ہے
 کچھ امین سے اور یہی علامہ شمس الدین بخاری فی اسی مقاصد حسنہ میں بعد نقل حکایت محمد بن
 بابا اور قول مجاہد مصری اور بعض شیوخ عراق یا عجم کے حدیث تیسرے اور چوتھے کو ذکر کرتے
 کہا و لا یصح فی المرفوع من کل ہذا شئی کیے نہیں انابت مرفوع میں نہیں ہے کچھ اور ابن
 ربیع شافعی اور زر قانی مالک نے کتاب مختصر المقاصد میں اور ابن طالیف فتنی حنفی نے

تذکرہ موضوعات میں بھی ایسا لکھا ہے اور حسن بن علی ہندی صاحب سبل الجنان کے تعلقاً
مشکوٰۃ المصابیح میں بعد نقل حدیث پہلے اور پھر میں اور نوین کے لکھا ہے کل ما روی فی صحیح
الابہامین علی العینین عند سماع الشہادۃ من المؤذن لم یصح انتہی یعنی جو کچھ روایت کیا
ہے رکبہ انگوٹھوں میں آنکھوں پر وقت سن کر شہادۃ کے مؤذن سے ثبوت کو نہیں پہونچایا
اور شیخ فتح مجیر بنانیور سے بعد حدیث پانچویں کے اپنی فتوح میں لکھا ہے اور یہ صاحب
تذکرۃ الموضوعات و لم یشکلفہ فیہ صرح اصلاً کما تکلمہ فی خبر الصدیق انتہی یعنی
لایا ہوا حدیث کو صاحب تذکرہ موضوعات میں اور نہیں کلام کیا اس میں جیسا کہ کلام کیا
خبر صدیق میں لانا صاحب تذکرہ کا اس حدیث کو بیان موضوعات میں دلیل صریح وضع کی ہے
اور نہ کلام کرنا اس کا ثابت ہے جو وضع اس کے کے ہی اور ملاحظہ فرمائی مختصر موضوعات
میں بعد نقل کلام بخاوی کے لکھا ہے اگر صحیح ہو جائے عمل صدیق اگر تو دلیل کافی ہے واسطی عمل
کرنے ہمارے کے کیونکہ فرمایا ہے فی خبر خد اعلیٰ اللہ علیہ وسلم نے کہ لازم پکڑو تم سنت میرے اور نہ
خلفدار شدین کی مگر عمل صدیق اگر کا باطل ہے تو نہیں پہنچا جتنا صحیح بخاوی کی لکھا ہے تو نہ سے
کوئی دلیل واسطی عمل کے اور نہ ملاحظہ فرمائی بعض اور رسالوں اپنی میں تصریح موضوعات
ان احادیث کی کی ہی اور امام جلال الدین سیوطی فی کتاب تیسیر المقال میں لکھا ہے و
الاحادیث التي رویت فی تقبیل الا فامل وجعلها علی العینین عند سماع اسہ صلح عن
المؤذن فی کلمۃ الشہادۃ کلہا موضوعات انتہی یعنی جو حدیثیں کہ روایت کی گئی ہیں
جو میں انگوٹھوں اور پہیرے ان کے میں آنکھوں پر وقت سن کر نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مؤذن
سے کلمہ شہادۃ میں سب موضوعات میں اور یہی امام نے کتب الدرۃ المنتشرة فی الاحادیث
المنشورۃ میں ایسا ہی لکھا ہے اور علامہ ابوالسحاق بن عبد الجبار کا ملکی شرح رسالہ عبد السلام
لاہوری میں بعد نقل حدیث چہٹی اور ساتویں اور آٹھویں کے لکھا ہے قد تکلموا فی احادیث
وضع الابہامین علی العینین فلم یصح شیء منہا بروائتہ ضعیفۃ البضالہ اصح بعضہم
بوضع کلہا یعنی تحقیق کلام کیا ہے محدثین نے حدیثوں رکبہ انگوٹھوں میں آنکھوں پر نہ
نہیں ثابت ہوا ہے کچھ اور نہیں ہو سنا نہ روایت ضعیفہ ہے اور اسے واسطی تصریح کے ہے

روایت وارد آمدن البت صحیح
عالمی شہادۃ علی العینین فی حدیث
موضوعات میں بعد نقل حدیث پہلے اور پھر میں اور نوین کے لکھا ہے کل ما روی فی صحیح
الابہامین علی العینین عند سماع الشہادۃ من المؤذن لم یصح انتہی یعنی جو کچھ روایت کیا
ہے رکبہ انگوٹھوں میں آنکھوں پر وقت سن کر شہادۃ کے مؤذن سے ثبوت کو نہیں پہونچایا
اور شیخ فتح مجیر بنانیور سے بعد حدیث پانچویں کے اپنی فتوح میں لکھا ہے اور یہ صاحب
تذکرۃ الموضوعات و لم یشکلفہ فیہ صرح اصلاً کما تکلمہ فی خبر الصدیق انتہی یعنی
لایا ہوا حدیث کو صاحب تذکرہ موضوعات میں اور نہیں کلام کیا اس میں جیسا کہ کلام کیا
خبر صدیق میں لانا صاحب تذکرہ کا اس حدیث کو بیان موضوعات میں دلیل صریح وضع کی ہے
اور نہ کلام کرنا اس کا ثابت ہے جو وضع اس کے کے ہی اور ملاحظہ فرمائی مختصر موضوعات
میں بعد نقل کلام بخاوی کے لکھا ہے اگر صحیح ہو جائے عمل صدیق اگر تو دلیل کافی ہے واسطی عمل
کرنے ہمارے کے کیونکہ فرمایا ہے فی خبر خد اعلیٰ اللہ علیہ وسلم نے کہ لازم پکڑو تم سنت میرے اور نہ
خلفدار شدین کی مگر عمل صدیق اگر کا باطل ہے تو نہیں پہنچا جتنا صحیح بخاوی کی لکھا ہے تو نہ سے
کوئی دلیل واسطی عمل کے اور نہ ملاحظہ فرمائی بعض اور رسالوں اپنی میں تصریح موضوعات
ان احادیث کی کی ہی اور امام جلال الدین سیوطی فی کتاب تیسیر المقال میں لکھا ہے و
الاحادیث التي رویت فی تقبیل الا فامل وجعلها علی العینین عند سماع اسہ صلح عن
المؤذن فی کلمۃ الشہادۃ کلہا موضوعات انتہی یعنی جو حدیثیں کہ روایت کی گئی ہیں
جو میں انگوٹھوں اور پہیرے ان کے میں آنکھوں پر وقت سن کر نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مؤذن
سے کلمہ شہادۃ میں سب موضوعات میں اور یہی امام نے کتب الدرۃ المنتشرة فی الاحادیث
المنشورۃ میں ایسا ہی لکھا ہے اور علامہ ابوالسحاق بن عبد الجبار کا ملکی شرح رسالہ عبد السلام
لاہوری میں بعد نقل حدیث چہٹی اور ساتویں اور آٹھویں کے لکھا ہے قد تکلموا فی احادیث
وضع الابہامین علی العینین فلم یصح شیء منہا بروائتہ ضعیفۃ البضالہ اصح بعضہم
بوضع کلہا یعنی تحقیق کلام کیا ہے محدثین نے حدیثوں رکبہ انگوٹھوں میں آنکھوں پر نہ
نہیں ثابت ہوا ہے کچھ اور نہیں ہو سنا نہ روایت ضعیفہ ہے اور اسے واسطی تصریح کے ہے

بعض محدثین فی سابقہ موضوع ہوتا ہے کہ نہیں ان حدیث کے آثار امام ابو الحسن رحمۃ اللہ علیہ الفخر فارسی نے
میں نے شرح صحیح مسلم میں اور مجمع الزوائد کتاب اذان الاذان میں بعد نقل ان حدیثوں کے
ذمہ لکھا ہے والروایات فی هذا الباب کثیرة الاصل لها بسند ضعیفہا اثباتہا وقال
الحافظ ابو نعیم الاصفہانی ما ہدی فی ذلک کلامہ موضوع انتہی یعنی روایات جو تھیں
اور کہیں اس کے میں انہوں پر بہت میں کہ نہیں جو کچھ اصل انکی سند ضعیف ہے اور فرمایا
حافظ ابو نعیم اصفہانی نے کہ جو ہمیں روایت کی گئی ہیں سب موضوع ہیں اور محمد و احمد
یعنی عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری کی باب ما یقول فی اذان المساکین لکھنا ہی عجیب علی السامعین
تو کہ کل عمل غیر الاجابة انتہی ملخصاً یعنی واجب ہے سنو والون اذان پر چھوڑنا ہر کام کا
سوائے جواب اذان کی اور یہی شرح مذکور کے اسی باب میں لکھا ہے یعنی ان لا یتکلم السامع
فی خلال الاذان والاقامة ولا یقرأ القرآن ولا یسلم ولا یراد السلام ولا یشغل
بشیء من الاعمال سوی الاجابة انتہی یعنی لائق یہ ہے کہ کلام نکرے سنو والا درمیان
اذان اور اقامت کے اور نہ پڑھو قرآن اور نہ سلام کرے اور نہ سلام کا جواب دے اور نہ مشغول
ہو ساتھ ہی عمل کے سوا جواب دینے اذان کے اور محمد یعقوب بنیانی نے فی شرح جامع
بخاری میں بعد نقل عبارت معنی کی لکھا ہے واعلم انه یستفاد من کلام العینۃ المذکور
فیہ منع وضع الہامین علی العینین عند سماع الشہد ان محمد بن سوان اللہ
انتہی یعنی جان تو تحقیق استفاد ہوتا ہے کلام معنی ہی جو بیان پر مذکور ہے منع ہونے رکھنے
انگوٹھ کا آنکھوں پر وقت شہادت محمد رسول اللہ آ ورفوضی جامع الروایات میں وہ
نقل حدیث چہی کے لکھا ہے آین حدیث لا جلال للہین سیوطی در موضوعات آورده است
موجب عمل نیست انتہی اور حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب مسرہ العزیز آورده است
مرزا حسن علی لکھنوی سیوگو کوئی اس مقدمہ میں استفاد کیا تھا و دونوں جواب میں تحریر
فرمایا کہ ہرگز یہ قول حدیث سے ثابت نہیں ہوتا ہے استفاد محدث دہلوی کا یہ ہے
سوال در وقت اذان و باوقات دیگر ہر گاہ نام محمد صلعم سے شنوندہ ہر دو دست سجدا ہو
و در حین ان ہر ہند اس عمل جائز است یا نہ جواب در وقت اذان سوا جواب کلمات اذان

چیز بود دیگر ثابت نشده و در وقت ذکر نام آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اگر فرسایند در روز
 و سلام بر آن حضرت صلعم چیز ہے و دیگر ثابت نشده و این عمل از روی احادیث معتبره در
 زمانه و زمانه خلفائی را شنیدیم نبوده پس این عمل ابوقت اذان یا بوقت شنیدن نام
 آن حضرت صلعم سنت یا مستحب السته کردن بدعت است ازین امر احتراز باند کرد و آنچه
 در بعضی کتب فقه این می نویسند آن کتب چندان اعتقاد دارند انتہی بلفظ مخصوص آور
 استفتاء محدث لکهنوی کاہنہ ہے سوال آنکہ اکثر مردمان بوقت شنیدن محمد رسول اللہ
 در اذان پر دروغ نگشت خود را بوسہ اداہ جبر چشم نہند ممنوع است یا سنون جہوب
 ممنوع است و از قبل بدعت و آنچه درین باب حدیث از جناب آنحضرت صلعم در عمل کردن
 صدیق اکبر نقل کنند ہمہ ممنوع است کذا کہ از کتب جلال الدین سیوطی و غیرہ من حدیث
 و نجیب و آیات فقه معتبرہ ہم اصلاً ثبوت ندارد بلفظ الحاصل کلام شمس الدین سخاوی اور
 ابن طاہر فتنی اور ابن بریج شافعی و وزیر قانی مالکی اور حسن بن علی ہندی اور شیخ
 فتح محمد برغانپوری اور ملا علی قاری اور امام جلال الدین سیوطی اور ابواسحاق کاہنہ
 اور ابوالحسن عبدالقادر غازی شافعی صحیح مسلم اور شیخ الاسلام اور محمود بن حنفی اور
 شاہ عبدالعزیز صاحب بلوی اور مرزا حسن علی محدث لکهنوی و غیرہ محدثون و مجتہدین ثابت
 ہے کہ جو احادیث انگوٹہ جو منہ میں لائی جاتی ہیں سب ممنوع ہیں اور یہ فعل ممنوع
 و غیر مشروع پس قبل بعض فقہاء طبقہ را بجا کا جنہوں نے احادیث ممنوعہ سے حجت مکرر
 بر اس فعل کو جائز کیا ہے سوا اس فعل اور قول قابل اعتبار اور لائق التفات کہ نہیں
 ہے بلکہ سراسر بہتان آن حضرت صلعم پر ہے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے من یقل ما لم اقل فلیتبع مقعدا من الناس یعنی جو کوئی وہ بات کہی جو میں نے
 کہی ہو تو چاہئے کہ وہ بنا لیس علیہ اپنی جگہ و زنج میں اور دوسر حدیث میں بوزار
 ہے کہ من عمل عما لیس علیہ امرنا فهو رد یعنی جو کوئی کری ایسا عمل کہ اوپر
 را حکم نہیں ہے سو وہ مردود ہے استفتاء متضمن بر شمس المل
 الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى اما بعد فيكون فقير ابو عبد الله

عزیزت است ولا بد
 کتب بعد صلوة الجنائز
 لکهنوی کاہنہ
 الجواز کذا کہ
 القاضی شافعی
 حاکم بر سراج الدین الکرمی
 غفرلہ عن اسلافہ
 و ابن اسحاق کہ وہ امام اس
 موجود اند و در شیخ ابوالحسن
 قدس سرہ علیہ السلام و شیخ
 امام ابوالحسن بن علی
 سکا و عا و شیخ ابوالحسن
 و زکریا بن علی و شیخ ابوالحسن
 قدس سرہ علیہ السلام و شیخ
 قدس سرہ علیہ السلام و شیخ
 قدس سرہ علیہ السلام و شیخ

فلام العلية العمودي که در بنو قیاسی از شش سوال جواب طلب نموده پس فقیر اظهار التماس
متشبه با ذیل التوفیق بجواب آن پرداخت سوال اول اعتقاد داشتن یا نبودن
که ذات سرور کاینات در حالت برنخ بر اقوال احوال و عقاید همه اوقات و احوال و مطلع
اند و آن ذات شریف را بر همه احوال امت اطلاع میدهند بآشی و خجگان صحیح است یا
نیست و اگر نیست کفر است یا فسق هر چه نزد آن صاحب مقرر است بنویسند مع سندی
بعبر عبارت کتاب بعینه جواب اولاً باید دانست که در اثبات امور عقاید اولاً قطعیه
معتبره است و اولاً غیر قطعیة مثل احادیث صحاح و حسان و متواترات غیر منصوصه و آیات
محمیه بنی اعتقادات بنویسند و آنچه از اینها ثابت شود از معتقدات بنیشارند و لفظ اعتقاد
بر آن اطلاق نمیکند و اینقدر که مذکور شد بر بی ثبوت و مستغنی البیان است چه گمانی از
کتاب تمام و عتبات از تفسیر آن حالی نیست اما چون اصل طالب عبارت کتاب است از جهت عبارت
شرح فقه الاکبر حاکم الوقت است نوشته میشود و جواب هر سه بهین اسلوب منظم باشد مولانا
علی قاری قدساری علیه الرحمه و التعرف من الباری در فقه اکبر و مسئله مذاب قبر نوشته
لا یخرج ان لا یخرج فی العقاید هو الا دله البقیة و احادیث الا کاد لو ثبتت انما
تکون قطیة اللهم الا لحداد طرقة بحیث صارا متواترا معنیو یا فحیث قد
تکون قطیة انتی بقیة و بقیة پس خود مطلع و واقف بودن ذات شریف سرور
کاینات صلی الله علیه و سلم در حالت برنخ بر همه احوال عقاید امت از حسان هم ثابت نیست
چه عامی صحاح و متواترات بلکه حکم لا یعلم الغیب الا الله خلاف آن ثابت است لیکن اطلاع اول
و عرض اول شدن بواسطه ملائکه از مواجب لدنیه که از کتب بر تعنیفان حجر قطلانی است
مفهوم میشود و شیخ عبدالحی و در اراج النبوة هم از مواجب تفکر کرده اما از کتب اصول مثل
سجاری و مسلم و ترمذی و ابن ماجه و غیره نشانی از چنین پیدا نیست پس ما را میکه صحت آن از
کتب اصول حدیث ثابت نمیشود و حجر و نقل رباب سیر که از هر قسم احادیث در آن منقول میشود
اعتقاد را نمیتواند بر او اعتقادات که در آن بر یقینات است نعم اگر بسند متصل معتبر ثابت
شود محال کافر نیست بلکه واجب انساب است با وجود این همه هم از ایمانیات و یقینات نمیتواند

چه اگر از احادیث مورد ثقیل است بر حقین علی الاکثر علی الماسرین و اگر از متواترات است باز
هم ازین قسم نخواهد بود و که جعل و غفلت ازان قاض ایمان و محفل یقین باشد بلکه ازان قسم
است اگر سبب در خاطر کسی هم نگذرد و مؤمن کامل بقدر توان نمود و تفصیل این اجمال از نقل
عبارت شرح فقه ابرعالماء و اعلام و فضلا ثم عالی مقام معلوم میشود و در عبارات و فهم است
محققات لابد من ذکرها فی بیان الاعتقادیات و لو كانت من الامور
الخلقیات لیدلیم به المقاصد و یجعل به العائد و ذلك لان حد اصول
الدین علیما یبحث فیہ عما یحب به الاعتقاد و هو فیهما قسم یقدح
لجلل به فی الایمان کعقود الله تعالی و صفاته النبویه و السلبیه و الواسله
و النبویه و امور الاخریه و قسم لا یضرب کتفصیل الانبیاء علی الملائکه
فقد ذکره الشیخ فی تالیف له لو مکنت الانسان مدّة عمره لم یحضر بئالیه
تفصیل النبی علی الملک لم یقاله الله عنه انتهى و عرفت صاحب المقاصد علی
الکلام بانه العلم بالعقاید الذینیه عن الادله البقیه فالقسم الثانی
من المحققات هن شاء فلیقتصر علی ما قد مناه و من شاء زیاده الفایده منها
فلیتعلق بها الحقان و فیها تفصیل بعض الانبیاء علی بعضهم و هو فی بعض الحکم
الاجمالی حیث قال الله تعالی تلك الرسل فضلنا بعضهم علی بعض و قال الله تعالی
ولقد فضلنا بعض النبیین علی بعض الاخرین و علی الذین لا یجوز المال
الذین و اما یحب الحکم التفصیلی فالامر و طعی و المعقده للعقد ان افضل الخلق
ینبئنا حبیب الحق و قد ادعی بعضهم الاجتماع علی ذلك فقد قال ابن عباس رض
آر الله فضل محمد اعلی اهل السماء و علی الانبیاء و فی حدیث مسلم
یومئذی عن اکبر من اناسه و ولد آدم یوم القیمة و لا یخرج و زاد احمد و
الترمذی و ابن ماجه عن ابی سعید و یبذل فی یواء الحمد و لا یخراہ یس بن
عبارت صرح استند الکرسی و ادر عمر و فضیلت بعض انبیاء بر بعض الکرسی معتقد و معتد
ان است که لیس احد افضل الخلق و سید البریات الانبیاء حبیب الحق

و در این قسم نخواهد بود و که جعل و غفلت ازان قاض ایمان و محفل یقین باشد بلکه ازان قسم
است اگر سبب در خاطر کسی هم نگذرد و مؤمن کامل بقدر توان نمود و تفصیل این اجمال از نقل
عبارت شرح فقه ابرعالماء و اعلام و فضلا ثم عالی مقام معلوم میشود و در عبارات و فهم است
محققات لابد من ذکرها فی بیان الاعتقادیات و لو كانت من الامور
الخلقیات لیدلیم به المقاصد و یجعل به العائد و ذلك لان حد اصول
الدین علیما یبحث فیہ عما یحب به الاعتقاد و هو فیهما قسم یقدح
لجلل به فی الایمان کعقود الله تعالی و صفاته النبویه و السلبیه و الواسله
و النبویه و امور الاخریه و قسم لا یضرب کتفصیل الانبیاء علی الملائکه
فقد ذکره الشیخ فی تالیف له لو مکنت الانسان مدّة عمره لم یحضر بئالیه
تفصیل النبی علی الملک لم یقاله الله عنه انتهى و عرفت صاحب المقاصد علی
الکلام بانه العلم بالعقاید الذینیه عن الادله البقیه فالقسم الثانی
من المحققات هن شاء فلیقتصر علی ما قد مناه و من شاء زیاده الفایده منها
فلیتعلق بها الحقان و فیها تفصیل بعض الانبیاء علی بعضهم و هو فی بعض الحکم
الاجمالی حیث قال الله تعالی تلك الرسل فضلنا بعضهم علی بعض و قال الله تعالی
ولقد فضلنا بعض النبیین علی بعض الاخرین و علی الذین لا یجوز المال
الذین و اما یحب الحکم التفصیلی فالامر و طعی و المعقده للعقد ان افضل الخلق
ینبئنا حبیب الحق و قد ادعی بعضهم الاجتماع علی ذلك فقد قال ابن عباس رض
آر الله فضل محمد اعلی اهل السماء و علی الانبیاء و فی حدیث مسلم
یومئذی عن اکبر من اناسه و ولد آدم یوم القیمة و لا یخرج و زاد احمد و
الترمذی و ابن ماجه عن ابی سعید و یبذل فی یواء الحمد و لا یخراہ یس بن
عبارت صرح استند الکرسی و ادر عمر و فضیلت بعض انبیاء بر بعض الکرسی معتقد و معتد
ان است که لیس احد افضل الخلق و سید البریات الانبیاء حبیب الحق

و در این قسم نخواهد بود و که جعل و غفلت ازان قاض ایمان و محفل یقین باشد بلکه ازان قسم
است اگر سبب در خاطر کسی هم نگذرد و مؤمن کامل بقدر توان نمود و تفصیل این اجمال از نقل
عبارت شرح فقه ابرعالماء و اعلام و فضلا ثم عالی مقام معلوم میشود و در عبارات و فهم است
محققات لابد من ذکرها فی بیان الاعتقادیات و لو كانت من الامور
الخلقیات لیدلیم به المقاصد و یجعل به العائد و ذلك لان حد اصول
الدین علیما یبحث فیہ عما یحب به الاعتقاد و هو فیهما قسم یقدح
لجلل به فی الایمان کعقود الله تعالی و صفاته النبویه و السلبیه و الواسله
و النبویه و امور الاخریه و قسم لا یضرب کتفصیل الانبیاء علی الملائکه
فقد ذکره الشیخ فی تالیف له لو مکنت الانسان مدّة عمره لم یحضر بئالیه
تفصیل النبی علی الملک لم یقاله الله عنه انتهى و عرفت صاحب المقاصد علی
الکلام بانه العلم بالعقاید الذینیه عن الادله البقیه فالقسم الثانی
من المحققات هن شاء فلیقتصر علی ما قد مناه و من شاء زیاده الفایده منها
فلیتعلق بها الحقان و فیها تفصیل بعض الانبیاء علی بعضهم و هو فی بعض الحکم
الاجمالی حیث قال الله تعالی تلك الرسل فضلنا بعضهم علی بعض و قال الله تعالی
ولقد فضلنا بعض النبیین علی بعض الاخرین و علی الذین لا یجوز المال
الذین و اما یحب الحکم التفصیلی فالامر و طعی و المعقده للعقد ان افضل الخلق
ینبئنا حبیب الحق و قد ادعی بعضهم الاجتماع علی ذلك فقد قال ابن عباس رض
آر الله فضل محمد اعلی اهل السماء و علی الانبیاء و فی حدیث مسلم
یومئذی عن اکبر من اناسه و ولد آدم یوم القیمة و لا یخرج و زاد احمد و
الترمذی و ابن ماجه عن ابی سعید و یبذل فی یواء الحمد و لا یخراہ یس بن
عبارت صرح استند الکرسی و ادر عمر و فضیلت بعض انبیاء بر بعض الکرسی معتقد و معتد
ان است که لیس احد افضل الخلق و سید البریات الانبیاء حبیب الحق

مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْمَدُهُ وَنُشْرِدُهُ بِمَنْزِلَةِ مَنْ مَلَئَ الْأَرْضَ قُرْآنًا
 عَرْضَ أحوال که ثبوت آن متحقق نیست از اعتقادات و یا چون قرآن شمرده اند و آنکه علماء
 بذكر آن خبر دهند و در سبیل اعتقادات و نه در ملحمات آن بلکه معظم سائل کلامیه و اکثر
 اجاث آنرا که معرکه آرائی اهل دین است از ضروریات عقاید شمرند قال فی شرح القضا
 ان المسائل التي اختلف فيها اهل القبلة من كون الله عالما بعلمه او موجودا بالفعل
 او غير متغير ولا في جهة ونحوها الكونية موقفا فلا يثبت النبي عليه السلام من عقائد
 من حكمه باسلامه فيها ولا الصحابة ولا التابعين فسلم ان صحة دين الاسلام لا يثبت
 على معرفة الحق في تلك المسائل و ان الخطاء فيها ليس قادحا في حقيقة الاسلام و
 وتفصيل این مسئله در رساله خود کلام الرفیع که در رد و رد وثیقاته متفرد است بیان کرده اند
 فمن شاء فليجرح اليها بيس سوال سائل بعنوان مذکور ناشی است از عدم متبع کتب عقائد و عدم
 توغل ثبوت بن نصر بن یسوع ال باین عنوان و باین عبارت واجب بود که مطلع بودن هر فرد
 کائنات در حالت برزخ بهمه اقوال و احوال عقائد متبع عرض ملائکه یا بغیر عرض ملائکه ثابت
 است با ذکر ثابت از امور اعتقادات یا نه و اگر از امور اعتقادات است پس از که اقسام
 است از ضروریات فی الدین که بطلان آنکاران قاضی در حقیقت اسلام است یا غیر آن که بطلان
 وجهل قاضی در حقیقت اسلام نیست و در اینصورت جواب این است که مطاع بودن آنحضرت بغیر از
 وساطت ملائکه بیهی البطلان است و مسلم از اثبات علم غیب که حکم و عند مفاد الخائب
 لا یعلمها الا هو الایة خاتمه عالم الغیوب است بآن حضرت صلی الله علیه و سلم و آن شرک حبل
 است و بوساطت ملائکه غیر یقین و غیر مثبت چه اگر بغیر از باب سیرت که به نقل آن خبر داده
 و کسی به تصحیح آن تصریح نکرده بلکه احادیث بخلاف آن واردند از آنجهاد حدیث مسلم که
 در مشکوٰۃ شریف در کتاب الطهارت واقعه است عن ابی هريرة أن مر رسول الله صلى الله
 عليه وسلم إلى المقبرة فقال السلام عليكم و آروهم و مؤمنين و انا انشاء الله بكم
 لا يحقون و دیت اتاقل اصباخواننا و قالوا و السنا اخوانك يا رسول الله قال
 انتم اصحابي و اهو اننا الذين لم ياتوا بعد قالوا كيف تعرف لمن لم يات بعد من

این مسئله در رساله خود کلام الرفیع که در رد و رد وثیقاته متفرد است بیان کرده اند
 فمن شاء فليجرح اليها بيس سوال سائل بعنوان مذکور ناشی است از عدم متبع کتب عقائد و عدم
 توغل ثبوت بن نصر بن یسوع ال باین عنوان و باین عبارت واجب بود که مطلع بودن هر فرد
 کائنات در حالت برزخ بهمه اقوال و احوال عقائد متبع عرض ملائکه یا بغیر عرض ملائکه ثابت
 است با ذکر ثابت از امور اعتقادات یا نه و اگر از امور اعتقادات است پس از که اقسام
 است از ضروریات فی الدین که بطلان آنکاران قاضی در حقیقت اسلام است یا غیر آن که بطلان
 وجهل قاضی در حقیقت اسلام نیست و در اینصورت جواب این است که مطاع بودن آنحضرت بغیر از
 وساطت ملائکه بیهی البطلان است و مسلم از اثبات علم غیب که حکم و عند مفاد الخائب
 لا یعلمها الا هو الایة خاتمه عالم الغیوب است بآن حضرت صلی الله علیه و سلم و آن شرک حبل
 است و بوساطت ملائکه غیر یقین و غیر مثبت چه اگر بغیر از باب سیرت که به نقل آن خبر داده
 و کسی به تصحیح آن تصریح نکرده بلکه احادیث بخلاف آن واردند از آنجهاد حدیث مسلم که
 در مشکوٰۃ شریف در کتاب الطهارت واقعه است عن ابی هريرة أن مر رسول الله صلى الله
 عليه وسلم إلى المقبرة فقال السلام عليكم و آروهم و مؤمنين و انا انشاء الله بكم
 لا يحقون و دیت اتاقل اصباخواننا و قالوا و السنا اخوانك يا رسول الله قال
 انتم اصحابي و اهو اننا الذين لم ياتوا بعد قالوا كيف تعرف لمن لم يات بعد من

این مسئله در رساله خود کلام الرفیع که در رد و رد وثیقاته متفرد است بیان کرده اند
 فمن شاء فليجرح اليها بيس سوال سائل بعنوان مذکور ناشی است از عدم متبع کتب عقائد و عدم
 توغل ثبوت بن نصر بن یسوع ال باین عنوان و باین عبارت واجب بود که مطلع بودن هر فرد
 کائنات در حالت برزخ بهمه اقوال و احوال عقائد متبع عرض ملائکه یا بغیر عرض ملائکه ثابت
 است با ذکر ثابت از امور اعتقادات یا نه و اگر از امور اعتقادات است پس از که اقسام
 است از ضروریات فی الدین که بطلان آنکاران قاضی در حقیقت اسلام است یا غیر آن که بطلان
 وجهل قاضی در حقیقت اسلام نیست و در اینصورت جواب این است که مطاع بودن آنحضرت بغیر از
 وساطت ملائکه بیهی البطلان است و مسلم از اثبات علم غیب که حکم و عند مفاد الخائب
 لا یعلمها الا هو الایة خاتمه عالم الغیوب است بآن حضرت صلی الله علیه و سلم و آن شرک حبل
 است و بوساطت ملائکه غیر یقین و غیر مثبت چه اگر بغیر از باب سیرت که به نقل آن خبر داده
 و کسی به تصحیح آن تصریح نکرده بلکه احادیث بخلاف آن واردند از آنجهاد حدیث مسلم که
 در مشکوٰۃ شریف در کتاب الطهارت واقعه است عن ابی هريرة أن مر رسول الله صلى الله
 عليه وسلم إلى المقبرة فقال السلام عليكم و آروهم و مؤمنين و انا انشاء الله بكم
 لا يحقون و دیت اتاقل اصباخواننا و قالوا و السنا اخوانك يا رسول الله قال
 انتم اصحابي و اهو اننا الذين لم ياتوا بعد قالوا كيف تعرف لمن لم يات بعد من

یا رسول الله اذا نزلت احوال من جعل له خيل غسرا فجعل بين ظهري خيل يدهم بهم الا يعرف
 خيله قالوا بلى يا رسول الله قال فالتهم فانوت غسرا المجالين من الوضوء وانا فخرطهم
 على الخوض مره مسلم از حديث صحيح است که در صحابه کرام عرض احوال در بر رخ متعار
 نبود و نیز ظاهر است که بعد از ثبوت عرض احوال و شناخت باین علامات جز وی چه احتیاج
 بود و از آن جمله حدیث متفق علیه است که در مشکوٰۃ در باب الخوض و الشفاعة آمده و عین سهل
 ابن سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني فخرطكم على الخوض من مر على شرب
 و من شرب ايضا ابد البرون على اقوام اعرف و غير فخرني شرب احوال بنی و بینهم فخر
 انهم مني فيقال لك لانه مني ما احدث فاحذرك فاقول مستحقا مستحقا لمن غير بعدى
 از حديث نقل است بر نفس عرض احوال بآن اگر ثابت شود و حدیث صحیح در بنیاب یافته شود
 واجب التسلیم است باین همه سند صحیح و حدیثی قوی نیست چه در صحت تحقیق نداشت و در خط
 حضور حقیقی شرط است به مطلع بودن بعرض یا بغیر آن قسم عرض صلوة و سلام بواسطه ملا
 ثبات و تحقق است چه در این باب حدیث وارد اند که معاند و شاید بگوید که برگشتن حکم چنان
 پیدا کردند عن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لله ملائكة سياحين
 في الارض يبلغونني من امتي السلام هذاه النساء والدادى وغير ذلك و اما حديث
 من صلى على عند قبری سمعته و من صلى على نائبا و كل الملائكة يبلغونه اه في سند بصغير
 كذا اب قلت له شواهد كحديث ان لله ملائكة سياحين في الارض يبلغونني
 من امتي السلام و غير ذلك كذا اذ كبر ابن طاهر في ذلك كونه قلت الشهادة لا خير في
 كذا وله فند بن خلاصه جواب باینکه مطلع بودن آنحضرت صلعم بر احوال بدون عرض باطل است
 آن شرک و بعض ملائکه در بعض کتب نیز منقول است اما چون معارض حدیث صحیح و اقوال
 لایق اعتماد نیست و اثبات مسائل عقائد و اعمال بآن نمیتوان کرد و بعض صحت مجوز صحت نداشت
 حقیقی نیست سوال دوم اعتقاد کردن که ارواح را در احوال و سماعی است و در حالت
 بر رخ احوال نشان مانند احوال نشان قبل از موت است چنانچه اخبار اگر باقی از او را کس سمع
 و مانند اشتغال یا بغیر این باشد ادراک و سماع در بعض اوقات نمیکند همچنان است

این حدیث صحیح است و در مشکوٰۃ و ابن سعد و غیره آمده است و در بنیاب یافته شود واجب التسلیم است باین همه سند صحیح و حدیثی قوی نیست چه در صحت تحقیق نداشت و در خط حضور حقیقی شرط است به مطلع بودن بعرض یا بغیر آن قسم عرض صلوة و سلام بواسطه ملا ثبات و تحقق است چه در این باب حدیث وارد اند که معاند و شاید بگوید که برگشتن حکم چنان پیدا کردند عن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لله ملائكة سياحين في الارض يبلغونني من امتي السلام هذاه النساء والدادى وغير ذلك و اما حديث من صلى على عند قبری سمعته و من صلى على نائبا و كل الملائكة يبلغونه اه في سند بصغير كذا اب قلت له شواهد كحديث ان لله ملائكة سياحين في الارض يبلغونني من امتي السلام و غير ذلك كذا اذ كبر ابن طاهر في ذلك كونه قلت الشهادة لا خير في كذا وله فند بن خلاصه جواب باینکه مطلع بودن آنحضرت صلعم بر احوال بدون عرض باطل است آن شرک و بعض ملائکه در بعض کتب نیز منقول است اما چون معارض حدیث صحیح و اقوال لایق اعتماد نیست و اثبات مسائل عقائد و اعمال بآن نمیتوان کرد و بعض صحت مجوز صحت نداشت حقیقی نیست سوال دوم اعتقاد کردن که ارواح را در احوال و سماعی است و در حالت بر رخ احوال نشان مانند احوال نشان قبل از موت است چنانچه اخبار اگر باقی از او را کس سمع و مانند اشتغال یا بغیر این باشد ادراک و سماع در بعض اوقات نمیکند همچنان است

این حدیث صحیح است و در مشکوٰۃ و ابن سعد و غیره آمده است و در بنیاب یافته شود واجب التسلیم است باین همه سند صحیح و حدیثی قوی نیست چه در صحت تحقیق نداشت و در خط حضور حقیقی شرط است به مطلع بودن بعرض یا بغیر آن قسم عرض صلوة و سلام بواسطه ملا ثبات و تحقق است چه در این باب حدیث وارد اند که معاند و شاید بگوید که برگشتن حکم چنان پیدا کردند عن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لله ملائكة سياحين في الارض يبلغونني من امتي السلام هذاه النساء والدادى وغير ذلك و اما حديث من صلى على عند قبری سمعته و من صلى على نائبا و كل الملائكة يبلغونه اه في سند بصغير كذا اب قلت له شواهد كحديث ان لله ملائكة سياحين في الارض يبلغونني من امتي السلام و غير ذلك كذا اذ كبر ابن طاهر في ذلك كونه قلت الشهادة لا خير في كذا وله فند بن خلاصه جواب باینکه مطلع بودن آنحضرت صلعم بر احوال بدون عرض باطل است آن شرک و بعض ملائکه در بعض کتب نیز منقول است اما چون معارض حدیث صحیح و اقوال لایق اعتماد نیست و اثبات مسائل عقائد و اعمال بآن نمیتوان کرد و بعض صحت مجوز صحت نداشت حقیقی نیست سوال دوم اعتقاد کردن که ارواح را در احوال و سماعی است و در حالت بر رخ احوال نشان مانند احوال نشان قبل از موت است چنانچه اخبار اگر باقی از او را کس سمع و مانند اشتغال یا بغیر این باشد ادراک و سماع در بعض اوقات نمیکند همچنان است

پنج فرقه نیست و در میان ایشان مشرعی است و باین مشروع اگر اول است که ام قسم است و اگر
 است که ام قسم است جواب چنانچه مثلا اول از سایل اعتقاد نبودن مسئله نیز از سایل
 اعتقاد نیست نفع نظر ازین برجواش آنکه ارواح مفارقه را در آن مخلوق نوعی حیات بقیه
 مابین آنم و نیز که در جمیع است قال الامام الاعظم (ع) فی الفقه الکبیر و اعاده
 الروح الی العبد فی قبره حتی و قال علی القاری فی مترجه بعد اتمام التوفیق
 اعلم ان اهل الحق اتفقوا علی ان الله تعالی یخلق فی المیت نوع حیات فی القبر و قد
 ما یتالم و یتلذذ الخ و اتم میگوید که بنصیر علی و اکثر المفسرین قوله تعالی امنتنا
 و احییتنا انتنین لایدر بان الموت الاول فی الدنیا و ثانی فی القبر و الحیات الاولی
 فی القبر و الثانی بعد البعث آنجا قرارین و در آن از احادیثیک و غیره هم ارواح و قد
 آن و ضبط نمودن آنوقت رسول ثوابیات دارد و اند مفهوم میشود علی القاری در این
 موت و حیات روح نوشته و قد دل علی ذلک احادیث الوارده فی غلبه الامم و روح
 و عند الباعث المقاصه الی ان ینجیه الله الی الجساده انتهى و اسماعیل مومنی پس
 اند غلبه تنفی اند بر نفی آن چنانچه در کتاب آیمان بالاتفاق تصریح کرده اند که میت را اسماعیل
 نیست و آنکه شیخ عبدالحق در شرح مشکوٰۃ نوشته اکثر فقهاء منکر اند و بعضی فقهاء و اکثر شایخ
 اند و اما محض است شبهات دیگر و انت که مفید و عاقلش باشد و موجب اذعان سامع گردد
 تصدیق دعوا نموده به تحقیق معلوم گشته که در عدم اسماعیل مومنی اختلافی نیست
 که میت در اسماعیل مومنی قلب است ام المؤمنین حضرت عائشه و من تبعها اذ ان منکر
 خلیفه ثانی رضی الله ما انت باسمع منهم محمول بر سهو و نسیان گردند و بعضی دیگر
 قبول نموده به محل اعجاز و خرق عادت فرود آورده اند و جواب از استدلال ام المؤمنین
 بر داخته اند چنانچه از مواهب که نیه مفهوم میشود و در نفس اسماعیل مومنی
 نیست چنانچه در رساله المعان استقصائی روایات نموده ایم و در اینجا نیست اذن
 ایراد کرده نمیشود و احادیثیک در شرح صد و در اثبات اسماعیل مومنی دارد و قابل
 بنویس ان شمر که اکثر احادیث رسال جلال الدین سیوطی از طبقه رابع میباشد و احادیث

طبقه رابع قابل ان نیتند که در اثبات عقیده یا علی تمسک بان کرده شود چنانچه مولانا شافعی علیه السلام
در جملة نافعہ میفرمایند که ما نه تصانیف شیخ جلال الدین بلوطی در در سانی و نوادر خود و این
کتابهاست پس ما را میگوید که تحقیق غیث و استدلال با آنها از ادب محققین نیست اما
بفضل روایات فقهیه که در عدمماع سونی در کتب مند اوله واقع اند و اختصار می یابد و در المختار
بسته فلوقال ان ضربتک او کسوتک او کلماتک او دخلت علیک او قبلتک
نقید کل منها بالحیات حتی لو علی باطلاقا و اعتقاد محبت بفعلها بمیت و علامه
سید محمد امین معروف باین بدین در رد المختار حاشیه المختار نوشته اند قوله نقید
کل منها بالحیات اه اما الضرب فلانه اسم لفعل ولم یصل بالبدن او استعمل
الک التادیب فی محل قبله والایلام والادب لا یتحقق فی المیت ولا یرد تعذیب المیت
فی قبره لانه توضع فی الخوف عند العامة بقدر ما یحسن بالکلام والبنیه لیست بشرط
عند اهل السنه بل تجعلوا الحیوة فی تلك الاجزاء المتفرقة التي لا یدرکها البصر
واما الکسوة فلان التملیک مغیر و معهود لکافی الکفاة ولهد الوقال کتوک
هذه التوب کان هبة والمیت لیس اهلا للتملیک وقال فیه ابو الیثم کویکان
بالفارسیه یعنی ان محبت لانه یراد به اللبس ون التملیک ولا یرد قولهم انه یلی
نصب شبکه فتعلق باصید بعد موته ملک لانه مستند الی وقت الحیوة والنصب
او المراد انه علی حکم ملکة الموتة حقيقة لا هو و ايضا هذا املاک لا علیک هذا
ما ظهري واما الکلام فلان المقصود منه الافهام والموت ینافی ولا یرد ما فی تصحیح
قوله صلعم لاهل قلب بل مرهل وجد تمرا و عدمکم بکرم حقاً فقال عمر انکم المیت
یا رسول الله فقال علیه السلام والذي لعنہ سید ما انقر باسمع من هولاء ان
منهم فقد احاب عنه المشایخ یانه غیر ثابت یعنی من جهت الغیر و ذلك لان انما
ردته بقوله تعالی وما انت بسمع من فی القبر و انک لا تسمع الموتی و انه انما
قاله علی وجه الموعظة للاحياء و یانه مخصوص باولئک تصحیف الحشر
و یانه خصوصاً له لانه لا یسمع لکن شکل علیهم ما فی کمال ان المیت لیس بسمع

[illegible]

میوند آن الذین فی القبول لا یسمعون ما یکونون موقن علی و در غاشی می نویسد
من حلف لا ینکرم فلا نأفکلمه بعد الموت لا یحیث لعدم الاسماع انتهى و در تفسیر
مثنوی بنویسد اخرج البوسهل السدی بن یهل الحید النشاپوری فی الخامس من حدیثه من
طریق عبد القدوس عن ابی صالح عن ابی عباس فی قوله تعالی انک لا تسمع الموتی و ما
انت سمیع من فی القبور قال کان النبی صلی الله علیه وسلم یقف علی القتل یوم بک
و یقول هل وجدتم ما وعدکم حقاً یا فیلان یا فیلان الم تکفربکم
الم تکذب بنبیک الم تقطع رجلكم فقالوا یا رسول الله ینسحق ما تقول
فقال ما انتم باسمع منهم الم اقول فانزل الله و انک لا تسمع للموتی و ما انت سمیع
من فی القبور انتهى و در تفسیر مجتبی دوی قرشیه انما یتجیب الذین ای یتجیب الذین
ینسحقون بهم و تأمل کتوبه تعالی اوالقی السمع و هو شهید و هؤلاء کالموتی الذین
لا یسمعون و در جماع القرآن تحت آیه کریمه و الموتی یبعثهم الله میوند ای الکفار
کالموتی لا یسمعون انتهى و در جلالین تحت و الموتی میوند ای الکفار یبعثهم الله فی عدم
السماع انتهى و در نیشاپوری و کشاف تحت آیه کریمه انما یتجیب الذین ینسحقون میوند
ابن الذین یخص علی ان یصد قوک بمنزله الموتی الذین لا یسمعون و انما یتجیب
سمیع انتهى و در معالم التنزیل تحت همین آیه میوند انهم لفظ اعراضهم عما یدعون
الله کالمیت الذی لا یسبیل الی سماعه و الهم الذی لا یسمع انتهى بالجمله از کتاب
سنت و اجماع امت ثابت که موتی را سماع حاصل نیست سوال **سیوم اعتقاد** و کون
که از ارجح اخبار اکر ام و اولیا و عظام فیض و استفاضه برانگوهاران جاری است و این
من جانب الله قدرت است که منصور شده و راه هدایت یابند یا دیگر و چه هر طرح که از او
بارتعالی باشد از ایشان برای خلق الله فیضان است و رست یا نیست جواب
و استفاضه یاد و افعال اختیاریه مقدوره است که در میان مردم و در شراب و طعام
و کنوت و تعلیم و تعلم و اخذ و اعطاء جاری است و این فیض و استفاضه از ارجح مطلقاً
منصور نیست بلکه با سبب البطلان است شرعاً و عقلاً و الا بعثت انبیاء مره بعد اخره
نویسند که در حق او مثل هر چه که بین کتب مشهور

در تفسیر مثنوی بنویسد اخرج البوسهل السدی بن یهل الحید النشاپوری فی الخامس من حدیثه من طریق عبد القدوس عن ابی صالح عن ابی عباس فی قوله تعالی انک لا تسمع الموتی و ما انت سمیع من فی القبور قال کان النبی صلی الله علیه وسلم یقف علی القتل یوم بک و یقول هل وجدتم ما وعدکم حقاً یا فیلان یا فیلان الم تکفربکم الم تکذب بنبیک الم تقطع رجلكم فقالوا یا رسول الله ینسحق ما تقول فقال ما انتم باسمع منهم الم اقول فانزل الله و انک لا تسمع للموتی و ما انت سمیع من فی القبور انتهى و در تفسیر مجتبی دوی قرشیه انما یتجیب الذین ای یتجیب الذین ینسحقون بهم و تأمل کتوبه تعالی اوالقی السمع و هو شهید و هؤلاء کالموتی الذین لا یسمعون و در جماع القرآن تحت آیه کریمه و الموتی یبعثهم الله میوند ای الکفار کالموتی لا یسمعون انتهى و در جلالین تحت و الموتی میوند ای الکفار یبعثهم الله فی عدم السماع انتهى و در نیشاپوری و کشاف تحت آیه کریمه انما یتجیب الذین ینسحقون میوند ابن الذین یخص علی ان یصد قوک بمنزله الموتی الذین لا یسمعون و انما یتجیب سمیع انتهى و در معالم التنزیل تحت همین آیه میوند انهم لفظ اعراضهم عما یدعون الله کالمیت الذی لا یسبیل الی سماعه و الهم الذی لا یسمع انتهى بالجمله از کتاب سنت و اجماع امت ثابت که موتی را سماع حاصل نیست سوال **سیوم اعتقاد** و کون که از ارجح اخبار اکر ام و اولیا و عظام فیض و استفاضه برانگوهاران جاری است و این من جانب الله قدرت است که منصور شده و راه هدایت یابند یا دیگر و چه هر طرح که از او بارتعالی باشد از ایشان برای خلق الله فیضان است و رست یا نیست جواب و استفاضه یاد و افعال اختیاریه مقدوره است که در میان مردم و در شراب و طعام و کنوت و تعلیم و تعلم و اخذ و اعطاء جاری است و این فیض و استفاضه از ارجح مطلقاً منصور نیست بلکه با سبب البطلان است شرعاً و عقلاً و الا بعثت انبیاء مره بعد اخره نویسند که در حق او مثل هر چه که بین کتب مشهور

عشرت و بیاید و میگردد و در وجود شریف ابوالشیر آدم علی بنیاد علیه السلام تأقیام نمیشد
برائی کائنات کفایت میکرد و محارب و مجادله فوج و ابراهیم و موسی و عیسی و خاتم الانبیاء
علیه نبینا و علیهم الصلوٰۃ و السلام چه ضرر بود و تسلیم با وجود وجود شریف سرور کائنات
اناد و دستفراود و تعلیم و تعلم مردم که از زمان صحابه تا اثرات است بجا میتوان گفت و تا
این زمان منقول نیست که سلسله از مسائل دین خواهر دین معلومه الله علیه از قبر شریف بیرون
فرموده باشد اختلاف صحابه در فیهین کفر و فتن و غسل با وجود موجود بودن عنقر شریف بر
دین و اختلاف در مسائل دیگر در عبادات و معاملات که هر یک از این را دیگر بود و تا
مختلف الایمان و الله و محاربات و منازعات شان همچنین اختلاف تابعین و متبع تابعین
از انجمن تبیین و غنیمت برین و محدثین چنانچه برابری مسائل دین منافی نیست در که آدم محل فرو
نوان آورد بلکه کارخانه قیاس و اجتهاد و استنباطات و فتوح روایات امامان و فقهاء و
برهم میشود و نیست اثر اثری الا در دهر کسی که مظلوم و مظلوم و مظلوم و مظلوم و مظلوم
منام اند و لا عبره بهم با در امور غیر اختیار به از اقبال و ادب و احواء و امانت و زلزله
و تخلیق و غیر ذلک این هم بدیه البطلان است و یاد و در دعا و استغفار و این هم حکم حدیث
و اذ امانت این آدم انقطع عمله الحدیث یعنی ترتب آثار و اجابت آن نه نفس عمل
که آن ثابت است بطریق تکرار و اعتقاد و چنانچه در حدیث صحیح و حدیث را بنیت حدیثی بود
من القبر واقع است در حکم حدیث صحیح مسلم عن جابر قال قبل ان یصلی ان یتناولون
صحاب رسول الله علیه و سلم حتی یابکروا و عمر قال ما یقبضون من هذا
نقطع عنهم العمل فاحب ان لا یقطع و نیز حکم روایت فقه که در شرح قائم و جواب جناب
و شد و انما خیال فی الاول الاسلام و فی الثانی الایمان لان الاسلام و الایمان و
نکانهات محمد بن فالاسلام مبنی عن الانقیاد فکانه دعائی حال النیة للایمان و
لا نقیاد و اما عند الوفاة فقد جاء بالتوفی علی الایمان و هو التصدیق
الاقرب و هو العمل فغیر موجود فی حال الوفاء و بعد استی و استی
عالم ربانی خلیفه ثانی که با وجود قرب قبر جناب رسول الله صلی الله علیه و سلم و حتی بر

در یافت شد که متن از منتهی نام است که اطلاق بری بصورت و غیر صورت کرده اند و نیز در
شکایه هم بر تقدیر بر پستش در اثنان داخل است و قوله تعالی فاجتنبوا الحسن و الحیا
یعنی هر سیزگیند از پلیدی بمان و در مصنف خود ابو بکر بن خبیبه که از محمد بن سلف است
آورده اند که مردی در مدینه منوره و قریب روضه قبر شریف بر در عالم صلعم ایستاده و
عرض میکردن العابدین علی بن حسین و در این عرض فرمود و گفت آن مرد و فرموده است که
لا تتخذوا قلوبی وقتاً از اینجا از چنین حدیث یقین در یافت میشود که بیت پرستان از
بنان خود میکنند اصلاً از ان چیز پیش خود بنانند و که بعد کردن این کار و در قبر
آن قبور بی شبه و در حد اثنان داخل میشود که اجتناب از آنها واجب است و اینها را
نقشبند هم که طایفه از اسرار پیغمبر گفته اند در این معنی میگویند شعری که گویند
مرد از اوستی به بگردگار مردان کن درستی به انتهی سوال ششم آنچه جز
تقویة الایمان بغیبت المسلمین از قوادید و عقاید و افق متقدمین اهل سنت جماعت اند
بیت جواب آنچه فرایده و عقاید در تقویة الایمان و غیبت المسلمین بعد از تراجم آیات
و احادیث واقع اند بعد از طاب معنون آیات و احادیث اند اگر فرقی است فرقی بجمال
و تفصیل است اگر تفسیر بیضاوی و مدارک و جلالین و معالم و شرح مشکوٰۃ در ترجمه آن بکار
نهاده و او لا معنی آیات و احادیث که در تقویة الایمان و غیبت المسلمین هم از دست بامعان
نظر از کتب مذکور در یافته باز ترجمه و فائده آن که بزبان آورده است ملاحظه کنند
این بر دور ساله آنوقت خواهند دریافت و معلوم خواهند کرد که از معانی متفق
جماعت اختیار کرده و هم جواب اعتراضات که بخاطر ظاهر آیت و حدیث که بر عقاید اینست
و جماعت از اند و نظر داشته را تم که در این باب نموده و هر باور یافته و دیگر برداشته و اند
الموفق و المنعین و منه الهدایة و اللهم الیقین و اخذ عوینا ان الحمد لله
الحلین از اینجا که این قوی که اتفاق علمای هند و قوم است خیل باین جواب
سوال بناسبت و شد لهذا بطریق تمهید و بیجا و جرح نموده شد اللهم تعالی
منا انک انت السميع العلیمة استفتا علماء و دین و پنجاب

نقشبند
در حد اثنان داخل میشود که اجتناب از آنها واجب است و اینها را
نقشبند هم که طایفه از اسرار پیغمبر گفته اند در این معنی میگویند شعری که گویند
مرد از اوستی به بگردگار مردان کن درستی به انتهی سوال ششم آنچه جز
تقویة الایمان بغیبت المسلمین از قوادید و عقاید و افق متقدمین اهل سنت جماعت اند
بیت جواب آنچه فرایده و عقاید در تقویة الایمان و غیبت المسلمین بعد از تراجم آیات
و احادیث واقع اند بعد از طاب معنون آیات و احادیث اند اگر فرقی است فرقی بجمال
و تفصیل است اگر تفسیر بیضاوی و مدارک و جلالین و معالم و شرح مشکوٰۃ در ترجمه آن بکار
نهاده و او لا معنی آیات و احادیث که در تقویة الایمان و غیبت المسلمین هم از دست بامعان
نظر از کتب مذکور در یافته باز ترجمه و فائده آن که بزبان آورده است ملاحظه کنند
این بر دور ساله آنوقت خواهند دریافت و معلوم خواهند کرد که از معانی متفق
جماعت اختیار کرده و هم جواب اعتراضات که بخاطر ظاهر آیت و حدیث که بر عقاید اینست
و جماعت از اند و نظر داشته را تم که در این باب نموده و هر باور یافته و دیگر برداشته و اند
الموفق و المنعین و منه الهدایة و اللهم الیقین و اخذ عوینا ان الحمد لله
الحلین از اینجا که این قوی که اتفاق علمای هند و قوم است خیل باین جواب
سوال بناسبت و شد لهذا بطریق تمهید و بیجا و جرح نموده شد اللهم تعالی
منا انک انت السميع العلیمة استفتا علماء و دین و پنجاب

وزباب تقویۃ الایمان و نصیحت المسلمین سوال

محققین موحیدین ہی یہ ہے کہ کتاب مسیحی تقویۃ الایمان تصنیف مولوی اسماعیل صاحب کی اور کتاب نصیحت المسلمین مولوی خورم علی صاحب کی حسین شرک کی بُرائی کا بیان ہے ان دونوں کا کیا حال ہو آیا اوپر عمل کرنا اور اس کے موافق عقیدہ رکھنا ہدایت ہے یا گمراہی اور انکا مضمون موافق اہل سنت کی ہے یا نہیں اور جو شخص کہ اس کے مصنف کو اور اوپر عمل کرے یا انکو بسبب تصنیف کی اور عمل کی کافرا اور گمراہ کہے اور اسکا کیا حال اور اس کے پیچھے نماز و رست ہو یا نہیں بدینا و توجہ جواب نصیحت المسلمین اس فقیر کی نظر سے نہیں گذری اور نہ اس کے مصنف کا حال تفصیلی معلوم ہو لیکن اگر اس کتاب میں شرک کی بُرائی کا بیان ہو تو اس کے پیچھے ہونے میں کسکو کلام ہو اور تقویۃ الایمان کو نظر اجمالی ہی دیکھا ہے باعتبار اصول اور اصل مقصود کے بہت خوب اور مولوی اسماعیل صاحب کو ایسا دیکھا کہ ہر کسی کو ایسا نہ دیکھا یہ لوگ او نہیں ہو کہ جس کے حق میں حق سبحانہ تعالیٰ فرمایا وَلَئِنْ لَمْ تَنْفِرْ فَمَا تَعْلَمُ إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يُؤْتِي وَيَسْهَوْنَ عَنْ الْمُنْكَرِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ اور یہ فرمایا إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أُولَئِكَ يَرْجُونَ رَحْمَةَ اللَّهِ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ وَاللَّهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ہیں اور انکو کافرا اور گمراہ کہے وہ آپ گمراہ ہے واللہ اعلم بالصواب **محمد الدین** ہر سالہ تحقیقین محمد الدین مولانا مفتی صدر الدین خان صاحب دہلوی کے سائل لکھتا ہے کہ کتاب تقویۃ الایمان تصنیف مولوی اسماعیل صاحب کی اور کتاب نصیحت المسلمین مولوی خورم علی صاحب کی حسین شرک کی بُرائی کا بیان ہے الی آخرہ فقط **الجواب** سب خاص عام پر ظاہر ہے کہ شرک ایسی بڑی بلا ہے جس کے دفع اور مٹانیکو اور اس کے مذمت کے بیان کو سب انبیا اور رسول حضرت آدم سے لیکر حضرت محمد رسول اللہ تک علی بنیتا و علیہم السلام بھیجے گئے اور سب صحیفہ اور کتابیں آسمانی اور فرامین رحمانی تواریث لیکر فرقان تک سی شرک کی بُرائی و مذمت کے بیان میں نازل ہوئی اور جو شخص زبان دان عربی و غیر

عبادت خاص حق سبحانہ تعالیٰ میں مشغول ہو جائے اور اس کے پیچھے نماز و رست ہو یا نہیں بدینا و توجہ جواب نصیحت المسلمین اس فقیر کی نظر سے نہیں گذری اور نہ اس کے مصنف کا حال تفصیلی معلوم ہو لیکن اگر اس کتاب میں شرک کی بُرائی کا بیان ہو تو اس کے پیچھے ہونے میں کسکو کلام ہو اور تقویۃ الایمان کو نظر اجمالی ہی دیکھا ہے باعتبار اصول اور اصل مقصود کے بہت خوب اور مولوی اسماعیل صاحب کو ایسا دیکھا کہ ہر کسی کو ایسا نہ دیکھا یہ لوگ او نہیں ہو کہ جس کے حق میں حق سبحانہ تعالیٰ فرمایا وَلَئِنْ لَمْ تَنْفِرْ فَمَا تَعْلَمُ إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يُؤْتِي وَيَسْهَوْنَ عَنْ الْمُنْكَرِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ اور یہ فرمایا إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أُولَئِكَ يَرْجُونَ رَحْمَةَ اللَّهِ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ وَاللَّهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ہیں اور انکو کافرا اور گمراہ کہے وہ آپ گمراہ ہے واللہ اعلم بالصواب **محمد الدین** ہر سالہ تحقیقین محمد الدین مولانا مفتی صدر الدین خان صاحب دہلوی کے سائل لکھتا ہے کہ کتاب تقویۃ الایمان تصنیف مولوی اسماعیل صاحب کی اور کتاب نصیحت المسلمین مولوی خورم علی صاحب کی حسین شرک کی بُرائی کا بیان ہے الی آخرہ فقط **الجواب** سب خاص عام پر ظاہر ہے کہ شرک ایسی بڑی بلا ہے جس کے دفع اور مٹانیکو اور اس کے مذمت کے بیان کو سب انبیا اور رسول حضرت آدم سے لیکر حضرت محمد رسول اللہ تک علی بنیتا و علیہم السلام بھیجے گئے اور سب صحیفہ اور کتابیں آسمانی اور فرامین رحمانی تواریث لیکر فرقان تک سی شرک کی بُرائی و مذمت کے بیان میں نازل ہوئی اور جو شخص زبان دان عربی و غیر

علوم دین باہرۃ اعداد اصول شرع متین اول و آخر تک قرآن شریف کو غور سے تلاوت کرے
اور اس کے مضامین عالی پر اپنی فکر صحیح اور سلیم نظر خارج کرے اس مطلب کو صراحتہ پارہ لیا
کہ مراد اور مقصود اور مقصد بالشان حضرت رب العالمین جل ذکرہ کا نزول قرآن توحید ہے
دفع شرک اور اظہار توحید اور اثبات وحدانیت اپنی ذات پاک کا پر اور یہی ہی خلاصہ
مضمون سب انکار اور سب ادیان حقہ اور کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ کا جسکو سب انبیاء
اولیاء و مقربین اور صوفیہ صافیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نفی اور اثبات سے تعبیر و بیان فرمائی
ہیں باقی مضامین اثبات رسالت و احکام معاد و احکام عبادت و معاش وغیرہ مباہلے
اور وسائل تحصیل اوسے توحید ذاتی اور صفاتی حضرت رب العالمین کی ہیں اور یہ توحید
ذاتی اور صفاتی حضرت رب الارباب کی بلآخر فرق و تفاوت کی سبب بنون مذہبوں حقہ میں
چلے آئی ہیں کسی بن میں اسکا نسخ اور تبدیل نہیں ہوا اور کلام برکت التیام حضرت
خیر الاولین و آخرین رسول رب العالمین کا جو چہ کنابوں وغیرہ میں منسوخ چیز جسکو
صحاح سہ کہتے ہیں وہ سب سامی شرک و بدعت دفع اور اظہار توحید ذاتی اور صفاتی اور
اعلاء کلمہ اللہ اور احیاء سنت رسول اللہ میں باور بلند ناطق ہوا اور حضرت خلفائے
راشدین اور سب صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین اور علمائے مجتہدین اور محدثین اور
صوفیہ صافیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین دفع شرک و بدعت اور اثبات توحید ذاتی اور
صفاتی اور اعلاء کلمہ اللہ اور احیاء سنت رسول اللہ میں جس قدر سعی اور کوشش
کر گئے ہیں مطالعہ کنابوں اور محض سے واضح و لایح ہے شکر اللہ سعید ہم اور متاخرین
امام غزالی اور امام رادسی اور شیخ محمد الدین عرسلے اور حضرت قطب الاقطاب عبد اللہ
جیلانی اور حضرت مجدد الف ثانی اور شاہ عبدالحق محدث دہلوی اور شاہ ولی اللہ
محدث اور شاہ عبد الغزیز شاہ رفیع الدین شاہ عبدالقادر محققین علماء دہلوی فی اسکو
دفع شرک اور بدعت میں اور اثبات توحید ذاتی اور صفاتی میں اور اعلاء کلمہ اللہ
اور احیاء سنت رسول اللہ میں طرح طرح سے مضمون دیکھا رنگ بیان فرمائے ہیں جسکو
چہرہ شک و شبہ ہوا ان لوگوں کا تعین کے کتاب میں ملاحظہ کرے الغرض اس مضمون میں

توحید ذاتی اور صفاتی حضرت رب العالمین کی ہے
اور اس کے مضامین عالی پر اپنی فکر صحیح اور سلیم نظر خارج کرے
اس مطلب کو صراحتہ پارہ لیا کہ مراد اور مقصود اور مقصد بالشان
حضرت رب العالمین جل ذکرہ کا نزول قرآن توحید ہے دفع شرک اور
اظہار توحید اور اثبات وحدانیت اپنی ذات پاک کا پر اور یہی ہی
خلاصہ مضمون سب انکار اور سب ادیان حقہ اور کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ
کا جسکو سب انبیاء اولیاء و مقربین اور صوفیہ صافیہ رضوان اللہ علیہم
اجمعین نفی اور اثبات سے تعبیر و بیان فرمائی ہیں باقی مضامین
اثبات رسالت و احکام معاد و احکام عبادت و معاش وغیرہ مباہلے اور
وسائل تحصیل اوسے توحید ذاتی اور صفاتی حضرت رب العالمین کی
ہیں اور یہ توحید ذاتی اور صفاتی حضرت رب الارباب کی بلآخر فرق
و تفاوت کی سبب بنون مذہبوں حقہ میں چلے آئی ہیں کسی بن میں
اسکا نسخ اور تبدیل نہیں ہوا اور کلام برکت التیام حضرت خیر
الاولین و آخرین رسول رب العالمین کا جو چہ کنابوں وغیرہ میں
منسوخ چیز جسکو صحاح سہ کہتے ہیں وہ سب سامی شرک و بدعت دفع
اور اظہار توحید ذاتی اور صفاتی اور اعلاء کلمہ اللہ اور احیاء
سنت رسول اللہ میں باور بلند ناطق ہوا اور حضرت خلفائے راشدین
اور سب صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین اور علمائے مجتہدین اور
محدثین اور صوفیہ صافیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین دفع شرک و بدعت
اور اثبات توحید ذاتی اور صفاتی اور اعلاء کلمہ اللہ اور احیاء
سنت رسول اللہ میں جس قدر سعی اور کوشش کر گئے ہیں مطالعہ
کنابوں اور محض سے واضح و لایح ہے شکر اللہ سعید ہم اور متاخرین
امام غزالی اور امام رادسی اور شیخ محمد الدین عرسلے اور حضرت
قطب الاقطاب عبد اللہ جیلانی اور حضرت مجدد الف ثانی اور شاہ
عبدالحق محدث دہلوی اور شاہ ولی اللہ محدث اور شاہ عبد الغزیز
شاہ رفیع الدین شاہ عبدالقادر محققین علماء دہلوی فی اسکو دفع
شرک اور بدعت میں اور اثبات توحید ذاتی اور صفاتی میں اور
اعلاء کلمہ اللہ اور احیاء سنت رسول اللہ میں طرح طرح سے
مضمون دیکھا رنگ بیان فرمائے ہیں جسکو چہرہ شک و شبہ ہوا
ان لوگوں کا تعین کے کتاب میں ملاحظہ کرے الغرض اس مضمون میں

یعنی بیان مذمت و برائی شرک بدعت اور اثبات توحید ذاتی اور صفاتی حضرت ابو الجوز
 تامل فی الجود اور اعلاء کلمہ اللہ اور احیاء سنت رسول اللہ میں وحی آسمانی اور کلام نبوی
 اور جمہیر اہلسنت و جماعت از سلف تا خلف متفق اور متحد ہیں کیونکہ ہمیں مجال اختلاف اور
 انحراف کا نہیں کیونکہ یہ عین ایمان ہی اس کا خلاف دین و ایمان کا خلاف ہی پہر اب غور
 کیا جائیگا کہ جب یہ امر مانند آفتاب کی وضوح ہو گیا کہ کتاب تقویۃ الایمان نصیف مولو کے
 اسمعیل صاحب مغفور و مرحوم کی یا اور کوئے رسالہ مولوی خورم علی وغیرہ کا جنہیں فہم
 شرک اور بدعت اور اثبات توحید ذاتی اور صفاتی اور اعلاء کلمہ اللہ اور احیاء سنت
 رسول اللہ کا بیان موافق قرآن مجید اور احادیث حمید کے ہوئے وہ سراسر مطابق مذہب
 اہلسنت و جماعت کے ہو اس پر عمل کرنا اور اس کو موافق عقیدہ رکھنا عین ہدایت ہے
 مخالف اس کا مخالف اہلسنت و جماعت کا ہی مجیب تقویۃ الایمان کو اور رسالہ النصیحة
 کو مٹا لے لیا اور میں اول ہی آخر تک آیات قرآن اور صحاح احادیث نبوی مندرج ہیں
 فقرارہ و نہر عین ایمان اور انحراف اور اعراض و نہی عین کفر سے مولو سے خورم علی آفر
 تحریر رسالہ میں و بیان سائل میں اکثر تابع تحریر اور تقریر مولانا صاحب کے ہیں اور تحریر
 و تقریر مولانا صاحب کے تقویۃ الایمان میں مثل تحریر و تقریر امام رازی ہی مفسر تفسیر کبیر کے
 سے اور مسائل اور احکام مندرجہ تقویۃ الایمان موافق کتب سلف اہلسنت کی ہیں اور جو
 یہ مضمون حالی مقصود عظیم متفق علیہ جماعت انبیاء اولیاء اور علماء اولین و آخرین کا یعنی
 مضمون دفع شرک و بدعت اور اثبات توحید ذاتی و صفاتی اور اعلاء کلمہ اللہ اور
 حیاء سنت رسول اللہ اشرف مقاصد دینی قرار پایا پہر غور کیا جائیگا کہ جو کتاب محتوی اور
 مامل اس مضمون شریف کو ہو وہ کس مرتبہ کو اشرف اور لائق تعظیم و تکریم ہوگی اور تقویۃ
 الایمان میں اول ہی آخر تک یہی مضمون شریف مندرج ہے الحمد للہ کہ شرافت اس کتاب کی
 عالی درجہ میں علی الرحمہ مخالفان ثابت ہو گئی اب جو منکر اور مخالف ہو تقویۃ الایمان کا
 زہم آیا اس پر انکار اور خلاف مضمون شریف توحید ذاتی اور صفاتی حضرت واجب
 اور جبر لازم آیا یہ انکار وہ شامل ہوا شدہ اور اخلط کفار اور منافقین میں

خداوند ہمارے دین تقویۃ الایمان
 تقدس سے لے کر ایک کیسے
 حق میں ایک کیسے
 راقب تہذیب و اخلاق و ہادی
 سے فوکان کو در اندازہ ہے
 سہ کار و در کن در خارج
 اور ایسی ہی کتاب شریف
 میں جو علماء الدین و علماء
 اس کو
 اس کا کلمہ اللہ احیاء سنت
 سند میں نقل ہو چکی
 میں احادیث و صحاح
 ہذا احادیث و صحاح
 میں جو شخص ثبات
 جو کہ اس میں عین ایمان
 وہ بات خود دین سے

بر مولوی اسماعیل صاحب

بر مولوی محمد علی صاحب

بر مولوی محمد علی صاحب

بر مولوی محمد علی صاحب

بر مولوی محمد علی صاحب

بر مولوی محمد علی صاحب

مولانا محمد اسماعیل صاحب اور مولوی خرم علی صاحب حق پرست اور کتابوں میں ادنیٰ شریک
 اور بحث کی برائی ہی اور آیتیں قرآن شریف کی ہیں اور سکا ترجمہ ہی پر جو کوئی اور نکتہ
 اگر اسی کی کری یا اس کے کتابوں کو برا کہے وہ خود گمراہ ہی اور بڑا سے فقط جواب درست
 اور جو کوئی مولوی اسماعیل صاحب کی کامل کو کافر کہتا ہے وہ خود کافر ہے اور مصداق
 حدیث من عادی لی ولیا فقد بارزنا بالمحاربة فقط **الحمد لله** **بسم الله الرحمن الرحيم**
 زبان بیا رکسان شنیدہ ام کہ پیشتر از وجود باجو و مولانا مرحوم باوجود کثرت علماء و صوفیان
 کہ دم تقرب با خدا تالی میزدند قلت غازیان بدین درجہ بود کہ بروز جمعہ الوداع در
 جامع دہلوی دالان و ہم خالی میبودند صرف برکت ذات و الاصفات مولانا صاحب
 نمازیان بکثرت آمدند و خوب میماندم و مرا تجربه است کہ در خانہا و شرفا و علماء و صوفیان
 مرا ہم کہ در میبود است علی الاعلان جاری بودند و دیگر اشراک لہ در از حق میپنداشتند
 و یا از استحسان او در نیکی داشتند و ظاہر است کہ چکر دند و بیوہ رانحاج کنانیند و بدرجہ
 شہادت رسیدند پس کیستہ بچو عالم با عمل اربعی حجت مختصت کند کافر باشد و من بعض
 علماء و فقیہا من غیر سبب ظاہر خیف علیہ الکفر اہ و من خاصہ فقیہا فی حادثہ
 و بین القضیہ لہ و ہما شریعا فقال المخاصم این اشندی مکن کہ با من ترویج
 علیہ الکفر و اذ کان القضیہ یلک و شیدا من العلم او روی حدیثا صحیحا فقال
 آخر این بیچ نیست اور دہا فہذا الکفر فقط واللہ تعالی اعلم و علیہ السلام **الحمد لله**
 جواب حضرت استاد ذی سیدی مفتی محمد صدر الدین صاحب جامعہ تقریفات سب حضرات
 حق پر اور ما ذابعد الحق الا الضلال اور مولوی اسماعیل صاحب حاجی اور مہاجر اور مجاہد
 اور شہید اور حافظ اور عالم اور محسن الدین شیخ اور مصداق شیخ اس آیت کریمہ
 کے اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِکَ یَرْجُوْنَ
 رَحْمَۃَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَفُوٌّ رَّحِیْمٌ **الحمد لله** اور مولانا کافر کہنے والا خود کافر ہی

دفعہ اول از فہرست
 در وقت عصر تا اذان
 از اخصای دین سنن
 بنیہ و بین
 الوفاہ تم تدریج
 قی مالک در فی حدیث
 المسئلہ معنی و حوالہ
 قی التافہی و حوالہ
 الخلفہ مذاکرہ فی حدیث
 عرض فی الحدیث و حوالہ
 استواری الحدیث و حوالہ
 امامت و لا نہ عن معنی
 فہرست القاضی بنیہ
 المدخلہ المتعین فی المتفق
 و اگر خدای تعالی
 حق ما در بعضی احکام

وقد سمعت من اجل مصنفه انه كان عالما عاذا تادسها فكتفروا ولا يزالون الا به
من الاستراود الفجار الراقم احقر الانام مبر حسن شاه قادري  مدو المحققين و
زبد الساترين من العلماء وقمر الانعام مولانا محمد اسماعيل صاحب رحمته الله عليه حق برهمن او
كتابون من اوتكسك شرك او زبدت كي براني هو اور آيات قرآن شريف كا ترجمه
پر جو كوسے او نكوسيت كراهي كي كرى يا او نكلى كتابو نكوبرا كيه و خود كراه هو عباد ابا
من ذلك ذالراقم صوفى شاه بناتوسے - آنكه حضرت علما دين و جواب ابن سوال انا
فرموده اند باعقا و فقير محمد حق است اما سه كرنه بنيد پرو زشير چشم به چشمه آفتاب را
چنگاه ولا يلقته الى مقومات المتعصبين فانهم خائفون في الدين ولنا العبد
المستكين جافط عمر الدين هوشيار پوري عفا الله عنه بسم الله الرحمن الرحيم برناظر
ابن پرچو قواس پوشيده مبادو كتاب تقوية الايمان و فنيحه مسلمين برود و ذرر و شرك
و بدعت و اثبات توحيد و سنت بنى نظير اند و مولوسے اسماعيل صاحب مغفور و مرحوم ك
كمالات ايشان اظهار من الشمس و در راه خدا شهيد شده اند و در حق شهيد او خدا تعالى
ميقرائند ولايتو لو امن ليقول في سبيل الله اموات ابل احياء و لكن لا تشعرون
و اين فقيد از استاد و پير خویش كرام اسم سامى شان عبد الغنى است صيغت و ثناء و مولوسے
صاحب و صوفى بكوش خویش شنیده است بن حق چنين عالم ربانى بگمان بودن بنام
و از خدا تعالى خوف بايد نمود كه آخر فتن است امروز باشد با فردا پس كسى كه چنين كفت
و چنين بويوم را بدگويد او خود كراه است بلكه خوف ايمان هم نسبت الره قم كترين عباد الله
محمد قدرت الله و مولوسے يك ماه محرم الحرام سنة الحجرة ماحرر على هذا القدر من معمول
و مقبول عند الشرح على لسان فحول الا فاضل من الماس كيف لا و قل كان مولانا اسماعيل
عليه الرحمة الله الجليل مصداقا لقوله صلى الله عليه وسلم خير الناس من ذلك ف
مع ولغاته البشيرة الد الله على المردين سيما النجاة المباركة المشهورة بين الالعيان
الموسومة بتقوية الايمان ولا ريب ان هذه النسخة الكريمة مملوكة من توحيد
هت الانام و سنة سيد المرءين عليه السلام ولا غيبة لمن انكم ما فيها من المسائل

قال مالك والادراك
الماربع سنين فنيكم
عدا كماله الطاهر
مدنى موضع الضرورة
ينبغي ان لا تاس بغير
ما اطلع انا من الوجود
من جديده
مصحف فاضل
مبارك و جليل
لا يجوزنى سجنيا باذنه
يدور و اذنه
فنيقه انما منى بافكار
غريب الوطن
شوق دار و جديده
اسم و ابن لا يجوز

غلام محی الدین

بوکرہ والہ

نظام الدین

فتح گڑھ

بارک احمد

محمد و آلہ

محمد بن بارک احمد

محمد حسین

بتا لوے

احمد احمد

الحکم

عبدالمجید

حسین

محمد نواز

محمد نواز

محمد نواز

محمد نواز

محمد نواز

محمد نواز

محمد نواز

محمد نواز

محمد نواز

محمد نواز

محمد نواز

محمد نواز

محمد نواز

محمد نواز

محمد نواز

محمد نواز

محمد نواز

محمد نواز

اب بھی وہی حکم حق موجود ہیں
خود سمجھ لیں گے اس لئے ذرا
بدعتی کا کٹ کر سرکرت
مشرکوں کے رد میں ہی یہ کتاب

پر نہیں یہ پانچویں جہان
ختم کر اب شیخ محمد الدین
نافع پر خاص عام مسلمین
کٹ کر کثرت کا ہو کامیاب

وہی اب قرآن شریف میں عیان
پر نہیں یہ پانچویں مرد و دین
ہی مبارک نام بھی المومنین
بین لایل اسکی مثل آفتاب

تاریخ طبعہ جامع معقول و منقول مولوی غلام العلی منصور

بیاض صفحہ از رنگ سواوش
نشان لوح جرجہ ہشتین گشت
طبعش شیخ محی الدین تاجر
سحر کہ چون عرفہ ریزی جہین گشت

فراغ از طبع مخی المومنین گشت
تضمین سیل چون شریار
شدہ مجموعہ و یکجہودین گشت
قصود را خیال سال طبعش

مبارک اہل بیان اگر حاصل
طراز شمع شمع برین گشت
الوان سیل ریزہ ریزہ
بہ توفیق الہی محی الدین گشت

سرور و فضل انجمن گفت کہ محی الدین محی المومنین گشت

فہرست مطالب کتاب مبخ المومنین

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۳	بیان فریب اون ملا و نکاح و دشمنان	۹	نقل بقال کی
۵	دین بین	۱۰	سوال جواب فاسق رہی مسلمان کا
۵	قصہ ابراہیم اور سلیمان اور موسیٰ		اور تہمت لگانی اوسکے کا اور پر
۸	عبدالوار و نکاح شہ پر		پر ہیزگاروں کے
۸	نقل چار ناز یون کی	۱۲	قصہ بنی اور اندھی کا نظم بین
ایضاً	نقل ایک سپاہی کی	۱۴	نقل ایک مرد و کہ جو کہ مسجد میں لڑا
ایضاً	بیان ایک سائیکل کا بموجب آیات		کرنا تھا
	رخچیں کے	ایضاً	نقل ایک مغل کے لڑکے کے
۹	نقل بکری کے بچے اور بھڑے کے	۱۵	قصہ وجود و نکاح

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۱۶	نقل ایک شخص پوربی کی	۳۵	جواب چوتھی تہمت بدعتوں کا جو کہتے ہیں
ایضاً	نقل ایک ہندو اور مسلمان کی	۳۶	جواب پانچویں تہمت بدعتوں کا جو کہتے ہیں
ایضاً	بیان اقسام شرک در بدعت کا یہ ہے	۳۷	جواب چھٹی تہمت بدعتوں کا جو کہتے ہیں
۱۷	بیان تہتر فرقوں کا	۳۸	جواب چھٹی تہمت بدعتوں کا جو کہتے ہیں
۱۹	بیان ان افراطیوں اور رجعتیوں کا جو کہ بدعتی لوگ موحدون پر کرتے ہیں	۳۹	جواب چھٹی تہمت بدعتوں کا جو کہتے ہیں
۲۰	ابیات متضمنہ رد بدعت کتاب سید مرتضیٰ صاحب کے جو کہ عالمگیر ناوشا کے وقت میں تصنیف ہوئی تھی	۵۱	بیان طریق جو از زیارت قبور کا
۲۷	نصیحت واسطی خیر خواہی مسلمانوں کے	ایضاً	بیان بیچ کر امت زیارت قبور کا
۳۰	نقل ایک بادشاہ کی	ایضاً	بیان حرمت زیارت قبور کا
۳۱	جواب پہلی تہمت بدعتوں کا یعنی اس بات کا جو مشہور کرتے ہیں کہ موحدون کو انبیاء علیہم السلام کو ہم پڑی برابر جانتے ہیں	۵۲	بیان اس بیچ زیارت قبور کا جو کہتے ہیں کہ موحدون کو ہم پڑی برابر جانتے ہیں
۳۲	جواب دوسری تہمت بدعتوں کا جو کہتے ہیں موحدین انبیاء علیہم السلام کو اموات سمجھتے ہیں	ایضاً	بیان اس بیچ زیارت قبور کا جو کہتے ہیں کہ موحدون کو ہم پڑی برابر جانتے ہیں
ایضاً	جواب تیسری تہمت بدعتوں کا جو کہتے ہیں موحدین فیض انبیاء کو قائل نہیں اور انکے ذات پاک کو چشمہ فیض اور وسیلہ بنجاب بار سے تعالیٰ نہیں سمجھتے	۵۳	جواب ساتویں تہمت کا جو کہتے ہیں کہ یہ لوگ میت کے ثواب سے منع کرتے ہیں
		۵۵	جواب اسی تہمت کا جو کہتے ہیں کہ یہ لوگ میت کے ثواب سے منع کرتے ہیں
			جواب اسی تہمت کا جو کہتے ہیں کہ یہ لوگ میت کے ثواب سے منع کرتے ہیں

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۵۶	جواب آہوین تہمت بدعتیوں کا اسبات میں کہ موحدین سنتین نازک نہیں پڑتی	۷۷	بیان قبروں پر پہول ڈالنے کا
۵۷	بیان تہمت قرآن خوانی کی بائیں	۷۸	بیان گیارہویں تہمت بدعتیوں کا جو کہتی ہیں کہ ہر لوگ قبروں پاس دین سے منع کرتے ہیں
۵۸	بیان گیارہویں تہمت بدعتیوں کا جو کہتی ہیں کہ ہر لوگ قبروں پاس دین سے منع کرتے ہیں	۷۹	بیان تہمت قرآن خوانی کی بائیں
۵۹	بیان نذر و تیار کا	۸۰	بیان تہمت قرآن خوانی کی بائیں
۶۰	بیان عرس کا دن مقرر کرنے میں	۸۱	بیان تہمت قرآن خوانی کی بائیں
۶۱	بیان عرس کا دن مقرر کرنے میں	۸۲	بیان تہمت قرآن خوانی کی بائیں
۶۲	بیان برسی کی فاتحہ دینا کا	۸۳	بیان تہمت قرآن خوانی کی بائیں
۶۳	بیان برسی کی فاتحہ دینا کا	۸۴	بیان تہمت قرآن خوانی کی بائیں
۶۴	بیان برسی کی فاتحہ دینا کا	۸۵	بیان تہمت قرآن خوانی کی بائیں
۶۵	بیان برسی کی فاتحہ دینا کا	۸۶	بیان تہمت قرآن خوانی کی بائیں
۶۶	بیان برسی کی فاتحہ دینا کا	۸۷	بیان تہمت قرآن خوانی کی بائیں
۶۷	بیان برسی کی فاتحہ دینا کا	۸۸	بیان تہمت قرآن خوانی کی بائیں
۶۸	بیان برسی کی فاتحہ دینا کا	۸۹	بیان تہمت قرآن خوانی کی بائیں
۶۹	بیان برسی کی فاتحہ دینا کا	۹۰	بیان تہمت قرآن خوانی کی بائیں
۷۰	بیان برسی کی فاتحہ دینا کا	۹۱	بیان تہمت قرآن خوانی کی بائیں
۷۱	بیان برسی کی فاتحہ دینا کا	۹۲	بیان تہمت قرآن خوانی کی بائیں
۷۲	بیان برسی کی فاتحہ دینا کا	۹۳	بیان تہمت قرآن خوانی کی بائیں
۷۳	بیان برسی کی فاتحہ دینا کا	۹۴	بیان تہمت قرآن خوانی کی بائیں
۷۴	بیان برسی کی فاتحہ دینا کا	۹۵	بیان تہمت قرآن خوانی کی بائیں
۷۵	بیان برسی کی فاتحہ دینا کا	۹۶	بیان تہمت قرآن خوانی کی بائیں
۷۶	بیان برسی کی فاتحہ دینا کا	۹۷	بیان تہمت قرآن خوانی کی بائیں
۷۷	بیان برسی کی فاتحہ دینا کا	۹۸	بیان تہمت قرآن خوانی کی بائیں
۷۸	بیان برسی کی فاتحہ دینا کا	۹۹	بیان تہمت قرآن خوانی کی بائیں
۷۹	بیان برسی کی فاتحہ دینا کا	۱۰۰	بیان تہمت قرآن خوانی کی بائیں
۸۰	بیان برسی کی فاتحہ دینا کا		

کونے صاحب قصد چاہئے اس کتاب کا نصاب کا نفاذ و موقوفہ
 اس کتاب کا نصاب کا نفاذ و موقوفہ
 اس کتاب کا نصاب کا نفاذ و موقوفہ

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۱۰۳	جواب سوال تیسرے کا بیچ بیان	۱۲۶	جواب سوال دوسرے کا بیچ بیان
۱۰۴	نام رکبہ و عبد البقی و عبد الرسول و غیرہ کے	۱۲۹	جواب سوال سری کا بیچ بیان
۱۰۵	استفتا و علماء دہلی اور پنجاب کا بیچ بیان ضرب الاقدام کے	۱۳۱	استفتا و در فیض ارواح انبیاء اور اولیاء علیہم السلام کے
۱۰۶	استفتا و بیچ بیان فہم کے	۱۳۲	جواب سوال چہرہ کا بیچ بیان
۱۱۳	بیان خیراتی جو مئی المگوٹی کا وقت سنہ اشہد ان محمد رسول اللہ کے اور اثبات بدعت اس فعل کے	۱۳۳	استفتا و متعلقہ حاشیہ بیچ بیان
۱۱۵	استفتا و متعلقہ حاشیہ بیچ بیان	۱۳۴	جواب سوال چہرہ کا بیچ بیان
۱۲۱	استفتا و متعلقہ بیچ بیان	۱۳۵	جواب سوال چہرہ کا بیچ بیان
۱۲۲	جواب سوال پہلی کا بیچ بیان	۱۳۶	جواب سوال چہرہ کا بیچ بیان
	عرض احوال اسکے اور پر خاتم النبیین کا	۱۳۷	جواب سوال چہرہ کا بیچ بیان
	عالم برنج مین	۱۳۸	جواب سوال چہرہ کا بیچ بیان

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۱۰۳	جواب سوال تیسرے کا بیچ بیان	۱۲۶	جواب سوال دوسرے کا بیچ بیان
۱۰۴	نام رکبہ و عبد البقی و عبد الرسول و غیرہ کے	۱۲۹	جواب سوال سری کا بیچ بیان
۱۰۵	استفتا و علماء دہلی اور پنجاب کا بیچ بیان ضرب الاقدام کے	۱۳۱	استفتا و در فیض ارواح انبیاء اور اولیاء علیہم السلام کے
۱۰۶	استفتا و بیچ بیان فہم کے	۱۳۲	جواب سوال چہرہ کا بیچ بیان
۱۱۳	بیان خیراتی جو مئی المگوٹی کا وقت سنہ اشہد ان محمد رسول اللہ کے اور اثبات بدعت اس فعل کے	۱۳۳	استفتا و متعلقہ حاشیہ بیچ بیان
۱۱۵	استفتا و متعلقہ حاشیہ بیچ بیان	۱۳۴	جواب سوال چہرہ کا بیچ بیان
۱۲۱	استفتا و متعلقہ بیچ بیان	۱۳۵	جواب سوال چہرہ کا بیچ بیان
۱۲۲	جواب سوال پہلی کا بیچ بیان	۱۳۶	جواب سوال چہرہ کا بیچ بیان
	عرض احوال اسکے اور پر خاتم النبیین کا	۱۳۷	جواب سوال چہرہ کا بیچ بیان
	عالم برنج مین	۱۳۸	جواب سوال چہرہ کا بیچ بیان

وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا

تَنْصِيحُ الْمُسْلِمِينَ ۱۲۸۴

دَرْمَنَ مَرْصُومِ طَبْعِ كَرْدِ

جہنم میں ہو انکو منکر کی شہادت
 بنی کو نبی جانتی ہیں و مابے
 بڑے پیر کو مانتی ہیں و مابے
 شفاعت کر امت کا منکر جو کافر
 مسلمان پر نہمت لگا تا ہی کافر
 سمجھا نہیں حق کو حق جو پوچھند
 ابو جہل کا ہی وہ کافر ہے ٹھنڈ
 حسن بند کرا ب زبانِ قلم کو
 عجیب کیا زیادہ مثرات ہوا انکو
 دعا کر خدا سی کہ اسی بت اکبر
 کہہ انکو تو مضبوط راہ بنی
 نزدیک درو مویشا سیون سے
 بجا ناخدا یا سہی ملحد دن سے

وٹابی کا معنای رحمان والا
صاحب کو حق ملنے پہنچے ہے
وٹابی کا معنای رحمان والا
بنی کی طریقے کا منکر ہے کافر
وٹابی کا معنای رحمان والا
وہ بہکانا ہی لوگوں کو جو ہی خستہ
وٹابی کا معنای رحمان والا
کہاں تک تو سمجھا دیا مفسد کو
وٹابی کا معنای رحمان والا
صدق محمد شفیع رورشت
وٹابی کا معنای رحمان والا
ہی مردانیوں کے جھلسا زبون
وٹابی کا معنای رحمان والا

کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
ولی کو ولی جانتی ہیں وہاں ہے
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
بڑی پیر بد کہی جو وہ کافر
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
خلل الی اسلام میں جو ہو کفر
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
نہیں فائدہ ہو گا کچھ حاسد و نکو
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
مسلمان عاجز نہیں اپنا کرم کر
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
یزید ہی شیر رونگ بو چلیوں سے
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

بسم الله الرحمن الرحيم

ابی تصدق کرین گناہ پر
 صدق کرین الٰہی خیر الوداع پر
 اسی خوش نشینی راضی ہے
 بعض انکار و وس علی جزا ہے
 خود دل لگا اعتقاد و مانے
 سوا ہیہ حق کی سوا ہیہ مانے
 اسی میر غفاری
 وہ بدکار کافر و کفر
 ہر دو صنف پوچھو میں دین

تصدق شفع الامم مصطفیٰ
وہابی کا معنای رحمان والا
خوشی کا سبب ہوئی مصطفیٰ
وہابی کا معنای رحمان والا
پیہ پیہ و بنی بین پیہ پیہ و صحابہ
وہابی کا معنای رحمان والا
کر کر پیہ پیہ قبر کویت تو زہار
وہابی کا معنای رحمان والا
غیر کے یا غیر کے ہو بدل

نقص و سبب صحابہ اہل صحابہ پر
لکچہ اور ہی سمجھتا ہے شیطانوں
اور ہنوں سے یہ ہی دین و سن ہوا
لکچہ اور ہی سمجھتا ہے شیطانوں
لرین قل یا قید انکو لہا ہے
لکچہ اور ہی سمجھتا ہے شیطانوں
لہا اسکو پوجین نہ آکر کے کا
لکچہ اور ہی سمجھتا ہے شیطانوں
و پوجین مزار اونچی حق میں

[illegible]

نہیں انکو ایمان ایسی برابری	کفر کی چور کہاں میں ہیں شیر نما	پلاؤ متوجہ کو دورین بہادر
نمازین اگر وقت ہوں کچھ مقرر	وہابی کا معنای رحمان والا	کچھ اور ہی سمجھتا ہی شیطان والا
جسوجاہی بخشی وہ مالک سے غفار	زمین زمان کا وہ پیکار	مگر جب کہ ملان بخش ہو گیار
تو پھر دوزخی ہی نہو کوئی کابر	وہابی کا معنای رحمان والا	کچھ اور ہی سمجھتا ہی شیطان والا
غصے سے کہ ملاؤں دین بویا	غضب انکی فتویٰ سی شیطان یا	سمجھتے شیخ جیلان بہت گویا
کسین حکم اقدام کا اسی بویا	وہابی کا معنای رحمان والا	کچھ اور ہی سمجھتا ہی شیطان والا
چنگو حق ملک سب مشرکین کے	نہ حقانیوں کے نہ راہیقین کے	نہ غلامی فخر اول و آخرین کے
نہ اہل شریعت کسی اہل بن کے	وہابی کا معنای رحمان والا	کچھ اور ہی سمجھتا شیطان والا
پیدل گفتگو حق میں بحث گزرتی	حق دین اسلام کی منکر تھی	حق پیر و ملاؤں احداث دین
حق مشرکین ملک سب ملحق تھے	وہابی کا معنای رحمان والا	کچھ اور ہی سمجھتا شیطان والا
بڑی بہائی تلوار کے میں ہر پیر	طوائف مرید اوتھے ہو پیر	نیز انکی منہ ہی کہلا کر دوسرا
جبر سے جینوں سے لیتے ہیں کد	وہابی کا معنای رحمان والا	کچھ اور ہی سمجھتا ہی شیطان والا
بریں چچو لین سالیانہ مقرر	مریدوں بلیدوں بد ذات بد	نہیں شرم انکو نہیں نگہ
نہیں ان میں ایمان کچھ ذرا	وہابی کا معنای رحمان والا	کچھ اور ہی سمجھتا شیطان والا
مرید اونکی جو میں کہیں اونکو نام	متباری گناہ بخشو انکی سب ہم	نہیں قبر اور حشر کا ٹکڑ کچھ ہم
ہمیں ہونگے مختار جنت کے اوسم	وہابی کا معنای رحمان والا	کچھ اور ہی سمجھتا ہی شیطان والا
نہیں گہر میں پردہ ذرا پیر سے	ہو بیٹھو نگو نہیں شرم اون	کچھ اور ہی سمجھتا ہی شیطان والا
نہیں کرنا الفت میرا درخت سے	وہابی کا معنای رحمان والا	کچھ اور ہی سمجھتا ہی شیطان والا
وظیفہ پیر میں پیر پر وعدے کا	خدا کے سوا شیخ پیر و ولی کا	مثل مندوں رام نہیں جتے کا
کسین سنتی اور کتے ہیں سب	وہابی کا معنای رحمان والا	کچھ اور ہی سمجھتا ہی شیطان والا
فراغت یہ جب پاٹھ پوجا پیر	مرید و نگو ہو حکم گدی بچا پیر	کہا کٹ کی تسبیح کو وہ دم لایر
جو پہاڑی میں آوی او یہ ہزار	وہابی کا معنای رحمان والا	کچھ اور ہی سمجھتا ہی شیطان والا
خبر انکو اتی میں باہر ہی اوتے	کہ منٹے کو گہر میں لگا ہی بلا	سے جبے شری و نڈن میں سکا

نہیں انکو ایمان ایسی برابری
نمازین اگر وقت ہوں کچھ مقرر
جسوجاہی بخشی وہ مالک سے غفار
تو پھر دوزخی ہی نہو کوئی کابر
غصے سے کہ ملاؤں دین بویا
کسین حکم اقدام کا اسی بویا
چنگو حق ملک سب مشرکین کے
نہ اہل شریعت کسی اہل بن کے
پیدل گفتگو حق میں بحث گزرتی
حق مشرکین ملک سب ملحق تھے
بڑی بہائی تلوار کے میں ہر پیر
جبر سے جینوں سے لیتے ہیں کد
بریں چچو لین سالیانہ مقرر
نہیں ان میں ایمان کچھ ذرا
مرید اونکی جو میں کہیں اونکو نام
ہمیں ہونگے مختار جنت کے اوسم
نہیں گہر میں پردہ ذرا پیر سے
نہیں کرنا الفت میرا درخت سے
وظیفہ پیر میں پیر پر وعدے کا
کسین سنتی اور کتے ہیں سب
فراغت یہ جب پاٹھ پوجا پیر
جو پہاڑی میں آوی او یہ ہزار
خبر انکو اتی میں باہر ہی اوتے

مسلمان پر یہ بھی خاص حق درو	وہابی کا معنای رحمان والا	کچھ اور یہی سمجھتا ہے شیطان والا
عبث انکار الزام ہے کیسوں پر	یہ سب نلی گہر کے میں کسی برتر	نہ سمجھا دین مردانگو دیوث اکثر
منگتے ہیں کچھ کو دیکھو دیکھو	وہابی کا معنای رحمان والا	کچھ اور یہی سمجھتا ہے شیطان والا
کہیں شکرین منکرین تم شیطان	علامت الہی کی دوہین لانا	اول شکر دویم ازاد بخشی سمجھا
شفاعت کا منکر کہیں منکر جو	وہابی کا معنای رحمان والا	کچھ اور یہی سمجھتا ہے شیطان والا
شفاعت سے منکر وہابی نہیں ہر	گرامت سے منکر وہابی نہیں ہر	وہابی سے منکر وہابی نہیں ہر
اما سون سے منکر وہابی نہیں ہر	وہابی کا معنای رحمان والا	کچھ اور یہی سمجھتا ہے شیطان والا
کلام خدا قول فعل پر غمبیر	صحابہ کا اجماع قیاس صحیح	عمل کرنا ہی واجب لازم ہے
جو منکر سوان چار ہے وہ بدتر	وہابی کا معنای رحمان والا	کچھ اور یہی سمجھتا ہے شیطان والا
مصحح غیر منسوخ جو ہیں حدیث	صحیح میں ہیں یا غیر میں یا شکی	یہ جب تک کہ کسی مسئلے کی ہر بات
ستم میں جلیں غیر یہی یہ بات	وہابی کا معنای رحمان والا	کچھ اور یہی سمجھتا ہے شیطان والا
بیان اسکا تفصیل سوسن شاک	مخالف خدا یا نبی یا صحابہ	جو ہیں ناشکی اوںکو ہر ہر
نہیں ہنری اسکو مطلق وہابی	وہابی کا معنای رحمان والا	کچھ اور یہی سمجھتا ہے شیطان والا
خلان اسکو کچھ ہے وہی تبا	نہیں ہنری یہ موجد سپاہ	کوئی بھی ناشکی کری رو سیا
کیسی نہ انہیں نے ہم بات کو ہے	وہابی کا معنای رحمان والا	کچھ اور یہی سمجھتا ہے شیطان والا
کر اب محی الدین اختتام سخن	کہان تک علامت کرے گا تو انکو	جسی چاہی اللہ ہدایت اوستی
سوا اس کے ہادی نہیں سمجھو	وہابی کا معنای رحمان والا	کچھ اور یہی سمجھتا ہے شیطان والا
دعا کر خدا سے کہ انہی میری ستا	ہمیشہ رہوں شرک بدعت سے تیرا	سوا تیرے کوئی نہیں بخشنی ہر
مجھ بخشد تجھو میرے رب غفار	وہابی کا معنای رحمان والا	کچھ اور یہی سمجھتا ہے شیطان والا

۱۲

اشتبہار

راضی ہو کہ کوئی صاحب بدون اجازت احقر البریک کے قصد طبع کا نفاذ نہ فرمے

مسلمان ہر پہ پہنچے جو در	و مانی کا معنای رحمان والا	کچھ اور یہی سمجھتا ہے شیطان والا
عبت انکا الزام ہے کیسوں پر	یہ سب انکی گہرے مین کسی بر	نہ سمجھا دین مردانکو دیوتا کثر
مکھتے مین کچھ کو دیکھو ویکھو	و مانی کا معنای رحمان والا	کچھ اور یہی سمجھتا ہے شیطان والا
کہیں منکرین منکرین تم شیطان	علامت مانی کی دو مین لانا	اول شاہ دویم ازرا دینی سمجھا
شفاعت کا منکر کہیں تکو جیو	و مانی کا معنای رحمان والا	کچھ اور یہی سمجھتا ہے شیطان والا
شفاعت سے منکر و مانی نہیں مین	گرامت سے منکر و مانی نہیں مین	و لیون سے منکر و مانی نہیں مین
اما منکر و مانی نہیں مین	و مانی کا معنای رحمان والا	کچھ اور یہی سمجھتا ہے شیطان والا
کلام خدا قول فعل پر مینبر	صحابہ کا اجماع قیاس صحیح	عمل کرنا ہی واجب لازم ہے
جو منکر ہو ان چار کے و و بدتر	و مانی کا معنای رحمان والا	کچھ اور یہی سمجھتا ہے شیطان والا
صحیح غیر منسوخ جو مین حدیث	صحیح مین مین یا غیر مین یا	یہ جب تک انسی مسئلے کی ہر بات
ستم مین جلیں غیر یہی سمجھتا	و مانی کا معنای رحمان والا	کچھ اور یہی سمجھتا ہے شیطان والا
بیان اسکا تفصیل سے سننا	مخالف خدا یا نبی یا صحابہ	جو مین ناشی اونکو ہی ہر
نہیں مانتی اسکو مطلق و مانے	و مانی کا معنای رحمان والا	کچھ اور یہی سمجھتا ہے شیطان والا
خلاف اسکو کچھ ہے وہی سمجھتا	نہیں مانتی یہ موجد سپاہ	کوئی بیجا نشی کری رو سیہ
کیسی نہ انین کے ہم بات کو ہے	و مانی کا معنای رحمان والا	کچھ اور یہی سمجھتا ہے شیطان والا
کر اب محی الدین اختتام سخن	کہان تک ملائت کر گانا انکو	جسی چاہی اللہ ہدایت اوچی
سوا اوسکے مادی نہیں سمجھتا	و مانی کا معنای رحمان والا	کچھ اور یہی سمجھتا ہے شیطان والا
دعا کر خدا کی اسی میری ستا	ہمیشہ رہوں شرک بدعت سے	سوا تیرے کوئی نہیں سمجھتا
عجب بخشد بخو میرے رب غفار	و مانی کا معنای رحمان والا	کچھ اور یہی سمجھتا ہے شیطان والا

۵

استہار

راضی ہو کر کوئی صاحب بدون اجازت احقر البریک کے قصد طبع کا لفظ ماموس